وجادلہم بالتی ہی احسن

زبدۃ الاقاویل
فی
ترجیح القرآن علی الاناجیل

من تصنیفات

عمدۃ المناظرین زبدۃ المباحثین مولوی فقیر محمد صاحب مالک
سراج الاخبار جہلم و مصنف حدائق الحنفیہ و رسالہ آفتاب محمدی وغیرہ

در سنہ ۱۳۱۳ ہجری

بمطبع سراج المطابع جہلم طبع شد

Marfat.com

135396

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الاسلام و وفقنا علی رد مطاعن اهل الظلام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ هو سید الانام وعلی آلہ واصحابہ الذین هم خیر الکرام **اما بعد** بندہ درگاہ رب الصمد **فقیر محمد** ولد حافظ محمد سفارش چشتوی اپنے دینی بہائیون کی خدمت بابرکت مین عرض رسان ہی کہ مدت سے اہل اسلام پر عیسائیون کا اعتراض تہا کہ قرآن شریف مین کوئی تعلیم روحانی نہین سب جسمانی ہی ہرچند علمائی اسلامیہ نے ایسے ایسے اجمالی جواب دے ہی کہ جسسے مخالفین کا اعتراض محض بے بنیاد اظہر من الشمس ثابت ہوگیا مگر چونکہ اکثر عیسائی جو چاہ تعصب مین سرتاپا مستغرق ہین اونہون نے ہٹ دہرمی و دہوکہ دہی کو دین عیسوی کا ایک خاصہ سمجہہ کہا ہی ہرگز باز نہین آتی ہین اور بار بار وہی پوچ اعتراض کئے جاتے ہین کہ قرآن مین کوئی روحانی نصیحت نہین ہی بلکہ پادری فنڈر صاحب نے تو یہانتک جرأت کی ہی کہ کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۰، سے لیکر ۲۶، تک بعد نقل اخلاقی نصائح انجیل کے یہہ دعوی کیا ہی کہ ایسی نصائح قرآن مین ہرگز نہین ملسکتے حالانکہ یہہ دعوی پادری صاحب کا مثل حباب کے محض لچر تہا کیونکہ قرآن سے جا بجا ثابت ہوتا ہی کہ ہمین سطرح کے روحانی نصائح مثل صبر و حلم و راستبازی و قناعت و توکل و شکر و محبت خدا و صفائی قلب و تزکیہ نفس و مذمت حب دنیا و مال و افعال ذمیمہ اور مدح اخلاق و اوصاف حمیدہ وغیرہ بصراحت تمام مذکور ہین جیسا کہ سورہ نحل مین مذکور ہی ونزلنا علیك الکتاب تبیانا لکل شیٔ وهدیٰ وبشریٰ للمسلمین چنانچہ برطبق اسکی علمائی اسلامیہ نے علاوہ مایحتاج بہا ہور دینیہ کے اکثر علوم عقلیہ کا استخراج بہی قرآن سے کیا ہی یہانتک کہ علم طب و ہیئت و ہندسہ و نجوم اور جبر و مقابلہ وغیرہ کو بہی قرآن سے ثابت کر دکہایا ہی لیکن سمجہنے کو عقل سلیم چاہیے جیسا کہ ایک بزرگ کا قول ہی ع جمیع العلم فی القرآن لاکن + تقاصر عنہ افہام الرجال۔ پس جسحالتین علوم متذکرہ بالا کا بہی استخراج قرآن سے ثابت ہوا ہی تو کیا مواعظ حسنہ اور روحانی نصائح جو اصل اصول کلام الہی ہین یہی قرآن مین نہونگے حاشا وکلا کوئی عاقل اس بہتان پر کان نہ دہریگا مگر چونکہ مخالفین کی بصارت فہم پر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہی اسلئے اونکو قرآنی روحانی احکام دکہائی نہین

دیتے سو ہتی قرآن پر کسی طرح کا اعتراض نہین آسکتا بقول سعدیؒ ے گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ - پس نے عیسائیون کی یہہ ہٹ دہرمی دیکہکر مصمم ارادہ کرلیا کہ اس اعتراض کو بیخ و بن سے بالکل برکندہ کرنا چاہیے چنانچہ ۱۲۹۴ہجری مین پہلے اناجیل مروجہ کی بے اعتباری دیا دنکا غیر الہامی ہونا ثابت کیا پہر دیگر امور ضروریہ کے بیان کے بعد انجیل کے وہ نصائح جو پادریصاحب نے کتاب مذکور مین لکہکر دعوی کیا تہا کہ ایسے احکام قرآن مین نہین ملتے مع دیگر نصائح ہیچون قسم کے اناجیل سے استیعاباً انتخاب کرکے اونکو چند فصلون پر منقسم کیا اور اونکے ذیل مین اون جیسے بلکہ اونسے بدرجہا بہتر احکام و نصائح قرآن شریف سے اور کچہہ بطور نمونہ ارشادات رسول مقبولؐ اور اقوال صحابہ سے نقل کرکے ہر ایک فصل کے اخیر مین اونکو اناجیل کے احکام پر بطور قول فیصل کے ترجیح کلی ثابت کر دکہلائی ہے اور اسلیئے اس کتاب کا نام **زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل** رکہا - اب ناظرین منصف مزاج سے امید ہے کہ اگر اس کتاب مین کوئی سہو یا نقص دیکہین تو اوسے مجکو معاف رکہکر اصلاح کو کام فرماوین کیونکہ اسکی تالیف سے میری یہہ غرض نہین کہ ناحق کسی پر طعن کرون بلکہ امر حق کو اپنے بہائیون کے آگے بیان کردون تاکہ وہ بہی سوچین و سمجہین اور اس زمانہ کے ناعاقبت اندیشون کے دہوکون سے محفوظ و مصون رہین +

مقدمہ

یہہ مقدمہ پانچ امور پر شامل ہے -

امر اول - اناجیل مروجہ کے بیان مین

ہر ایک مذہب مین کئی کئی فرقے ہوتے ہین چنانچہ اہل اسلام کے مذہب مین بہی ۷۳ ، فرقے ہین اگرچہ وہ مسائل فرعیہ و جزئیہ مین بہت سا اختلاف رکہتے ہین لیکن کسی فرقہ نے آجتک قرآن شریف کی نسبت یہہ نہین کہا کہ یہہ قرآن خدا کی کلام نہین یا یہہ کہ یہہ وہ قرآن نہین جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہے حالانکہ ایسا اختلاف قرآن کے حق مین کسیطرح مضر بہی نہین تہا کیونکہ اوسمین جا بجا بتلایا گیا ہے کہ یہہ خدا کی کلام ہے اور اوسکی طرف سے نازل ہوا ہے اور خدا اسکا نگہبان ہے لیکن اناجیل کے حق مین یہہ اختلاف کہ یہہ اناجیل حواریون کی تصنیف نہین یا یہہ کہ یہہ الہامی نہین نہایت مضر بلکہ ساقط عن الاعتبار ہے کیونکہ انمین کسی جگہہ اسبات کا اشارہ تک نہین ہوا کہ یہہ حواریون نے تالیف کی ہین یا الہام سے لکہی گئی ہین بلکہ اسکا خلاف ثابت ہوتا ہے اور نہ اہل اسلام کی طرح انکے ثبوت کے لیئے عیسائیون کے پاس کوئی سند صحیح متصل موجود ہے چنانچہ اس مقام پر اناجیل

Marfat.com

مروجہ کا کچھہ مختصر حال لکھا جاتا ہی کہ وی کتنی اور کس کس کی تالیف و تصنیف خیال کیجاتی ہین - یہہ اونکی پوست کندہ تحقیقات کیجاتی ہی - سو واضح ہو کہ وی دو قسم کی کتابین ہین - ایک وہ جو خاص مسیح کی تعلیم شمار کیجاتی ہین - دوم جو خاص مسیح کے شاگردون وغیرہ کی تعلیم ہے +

کتب قسم اول

اول انجیل متی - یہہ انجیل بزعم عیسائیان متی حواری نی بعد مصلوب ہونی مسیح کی ۳۷ سنہ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین تالیف کی ہی اور اسکی ۲۸ باب ہین - عیسائی اسبات مین کہ اول یہہ انجیل کس زبان مین تصنیف ہوئی ہی بہت ہی مختلف الرای ہین اکثر متقدمین کا یہہ قول ہی کہ متی نے صرف عبری زبان مین لکھی تھی اور اسکا ترجمہ یونانی مین کسی غیر معلوم الاسم شخص یا یعقوب خداوند کی بہائی نی کیا ہی چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۴ مین لکہتی مین کہ ۱ بلرمن ۲ گرو ٹیئس ۳ کسابن ۴ بشپ ۵ والٹن ۶ تاملاٹن ۷ ڈاکٹر کیو ۸ ہمنڈ ۹ مل ۱۰ ہرورڈ ۱۱ اووون ۱۲ کیمل ۱۳ اپی کلارک ۱۴ سائمن ۱۵ ٹلی منٹ ۱۶ پریٹس ۱۷ ڈوپن ۱۸ کالمٹ ۱۹ میکالس ۲۰ اریئنس ۲۱ مار البر ۲۲ گراونٹر ۲۳ ارجن ۲۴ سرل ۲۵ اپی فانیس ۲۶ کریزاسٹم ۲۷ جیروم - اور اور علمای متقدمین و متاخرین کی نزدیک مختار قول پیپس کا ہی کہ یہہ انجیل عبری مین لکھی گئی تھی انتہی اور تفسیر اسکاٹ کی دیباچہ انجیل متی مین لکھا ہی کہ بعض قدیم مصنف کہتی ہین کہ اونسی (متی) پہلے عبرانی زبان مین لکھی کہ وہ اوس ملک کا محاورہ تہا اور آخر کو یا تو اونسی آپ یا کسی ہم عہد نی اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پی پیس جو پولیکارپ کا رفیق تہا اور جسنی خود یوحنا کو دیکھا تہا کہتا ہی کہ متی نی عبرانی زبان مین لکھا اور ہر ایک اپنی مقدور کی موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہناسیوس کہتا ہی کہ یعقوب خداوند کی بہائی نی اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا - انتہی بعض کا یہہ گمان ہی کہ خود متی ہی نی دونون زبانون مین لکھی ہی لیکن اب وہ نسخہ عبری زبان کا بالکل صفحہ جہان سی مفقود ہو گیا ہی اب صرف یونانی ترجمہ اوسکا ساری دنیا مین پایا جاتا ہی عیسائی یہہ بہی کہتی ہین کہ اسمین متی نی سب اپنا دیکھا ہوا حال لکھا ہے لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہی کیونکہ اسکی مصنف نی کسی جگہہ کوئی ایسی عبارت اسمین نہین لکھی جو اوسکی مشاہدہ پر دلالت کری حالانکہ قدیم سی دستور ہی کہ جو کوئی اپنا دیکھا ہوا حال لکھتا ہی تو اوسکو ایسی عبارت سی لکھتا ہی کہ جسسی ہر کوئی سمجھہ لے کہ اس شخص نے اپنا دیکھا ہوا حال لکھا ہی جیسا کہ اکثر عہد عتیق کی کتابون خصوصاً حواریون کی خطوط مین اس دستور کو مرعی کیا گیا ہی - علاوہ اسکی یوسف و مریم کی خوابون و مجوسیون کے آنی اور اونکی ساتہہ آسمانی تارے کی ہونی اور مسیح کی ولادت کی وقت اونکی زیارت کر کی جلدی گہر چلے جانی اور یوسف کی مریم و مسیح کو یہودیہ سی مصر مین

کا ہمعصر تہا خصوصاً پالیکاپ کا رفیق تہا - دوم ان چارون بزرگون نی اپنی تصنیفات مین کہین اسبات کا صراحۃً و اشارۃً ذکر نہین کیا کہ متی نی اپنی انجیل یونانی مین بہی لکہی تہی سیوم اونکی بعض بیانات و روایات (جو بطور خود اونہون نی اپنی خطوط مین بلا کسی حوالہ کی لکھی) انجیل متی

لیجانے اور پہر لے آنے اور مسیح کے یحیی سے اصطباغ لینے اور جنگل مین مسیح کی نسبت شیطان کے امتحان کرنے اور مسیح کے لیے آسمان پہٹ کر خدا کی روح کبوتر کی مانند اوسپر داخل ہونے اور پطرس اور اندریاس اور یوحنا کے مسیح کے ساتہ ہو لینے کے حالات اور مسیح کی وہ تعلیم جو اس انجیل کے باب ۵ و ۶ و ۷ مین ہے اور ان ایات کے جو باب ۸ سے لیکر باب ۹ کی آیت ۹ تک درج ہوئی ہین یقیناً سنکر لکہی گئی ہین کیونکہ اُسوقت تک متی مسیح سے ملا نہین تہا دیکہو متی باب ۹ آیت ۹ +

دوم انجیل مرقس۔ اس انجیل کو مرقس نام ایک شخص نے جو پطرس حواری کے ہاتہ سے عیسائی بنا تہا اور مسیح کو اوسنے ہرگز نہین دیکہا تہا سنہ ۵۶ سے لیکر ۶۵ تک کسی سنہ مین اور غالباً سنہ ۶۰ یا ۶۳ مین بقول چند عیسائیان لاٹن زبان مین تصنیف کیا تہا پہر یونانی زبان مین ترجمہ ہوئی لیکن اکثر کا یہہ قول ہے کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی ہی زبان مین لکہی گئی ہے اور اسکے سولہ باب ہین۔ یہہ شخص سنا ہوا حال لکہتا ہے اور بہ نسبت دیگر انجیل نویسون کے اسنے بہت ہی مختصر حال مسیح کا لکہا ہے جیسا کہ اسکے حجم سے ظاہر ہے۔ عیسائی اسکے الہامی ہونیکی کوئی وجہ بجز اسکے بیان نہین کر سکتے کہ اس انجیل کو پطرس حواری نے جو صاحب الہام تہا دیکہکر اسکی صحت پر اپنی مہر کر دی ہے۔ لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے کیونکہ اول تو کسی جگہہ مرقس نے اپنی انجیل مین صراحتاً یا کنایتہً نہین لکہا کہ مینے یہہ انجیل پطرس کو دکہا کر اسپر مہر کرا لی ہے۔ اگر اوسنے ایسا کیا ہوتا تو اسکو زیادہ معتبر ہونیکے لیے وہ ضرور اس امر کا تذکرہ کرتا بلکہ ہماری اس خیال کی تائید کلیمنس الگزنڈرینس کے بہی ایک قول سے اسطرح ہوتی ہے کہ وہ ایک جگہہ لکہتا ہے کہ پطرس نے جب اوسکی خبر پائی تو نہ منع کیا نہ تقویت دی۔ دیکہو اظہار عیسوی صفحہ ۲۸۳ دوم ایرینیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس کے لکہی ہے پس ظاہر ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکہی اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۲۸۳ مین لکہا ہے کہ ٹی بیس اور جیروم کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پطرس نے اس انجیل کو دیکہا اور بمدد روح القدس اوسے تسلیم کیا مین کہتا ہون کہ ٹی بیس کے قول مین پسند کرنیکا کوئی ذکر نہین صرف اتنا بتایا ہے کہ مرقس پطرس کا ساتہی تہا۔ البتہ جیروم نے لکہا ہے کہ پطرس نے اوسے کلیسیا مین پڑہنے کا حکم دیا مگر ارینیوس کا قول مقدم ہے کہ وہ دوسری صدی کا ہے اور جیروم چوتہی کا علی ہذا کلیمنس الگزنڈرینس کا

سوم انجیل لوقا۔ اس انجیل کو لوقا شاگرد پولوس نے سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ مین لکہا۔ اسکے ۲۴ باب ہین یہہ بہی سنا ہوا حال لکہتا ہے جیسا کہ اسکے شروع باب اول ہی سے ظاہر ہے۔ اور بعض علمائے مسیحیہ نے اس انجیل کے دیباچہ کی شرح مین لکہا ہے کہ اس انجیل مین بہت باتین ایسی ہین جو دیگر اناجیل مین پائی نہین جاتین جنمین سے پہلے اون حالات کا بیان ہے جو مسیح کی پیدائش سے پہلے اور عین اوسوقت کی تہے۔ اس بیان کے لیے معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے کوئی نوشتہ رکہا تہا جسکا مضمون غالباً مسیح کی مان سے ملا ہوگا کیونکہ بعض حالات صرف وہی بتا سکتی تہی دیکہو شرح فقرہ بائبل رومن مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ع نامہ ٹراکٹ سوسائٹی

اسکے الہامی ہونے کی عیسائی بڑی دجہہ بیان کرتے ہین کہ پولیس نے جو صاحب الہام تہا اس انجیل کو دیکہہ لیا ہے۔ لیکن یہہ دعوی بہی بیدلیل ہے اور اونہین وجوہ سے جو انجیل مرقس کی نسبت بیان ہوئی ہین یعنی یہہ کہ لوقا نے کسی جگہہ اس انجیل مین یہہ نہین لکہا کہ میری انجیل کو پولوس نے دیکہہ لیا ہے حالانکہ اگر پولوس نے دیکہہ لیا ہوتا تو لوقا اپنی انجیل کا اعتبار بڑہانیکے لئے شروع تمہید مین جہان اوسنے اور باتین لکہی تہین اسبات کو تو ضرور ہی بڑی فخر کے ساتہہ بیان کرتا۔ علاوہ اسکے اور کئی ایک دلائل ہین جو اعجاز عیسوی مین صفحہ ۳۲۳ سے لیکر ۳۲۸ تک بیان ہوئی ہین پولوس کا اس انجیل کو دیکہہ لینا ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ اگر بالفرض پولوس نے دیکہہ بہی لیا ہو تو اوسکا دیکہہ لینا کیا لائق سند ہے جو اپنی تعریف آپ ہی نامہ ۱ قرنتیان ۹۔ ۲۰ و ۲۱ مین بطرح جبر کرتا ہے۔ کہ مین یہودیون کے ساتہہ یہودی اور بے شریعت والون کے ساتہہ بے شریعت بنا تاکہ اونکو نفع مین لاؤن۔ پہر نامہ ۲ قرنتیان ۱۲۔ ۱۶ مین فرمایا۔ پر اگر مان لیوین کہ مینے تمپر بوجہہ نہین ڈالا لیکن شاید مینے ہوشیاری سے تمہین فریب کرکے پہنسایا۔ انتہی۔ پس جس شخص کا یہہ حال ہو تو ایسے فریبی و رکابی مذہب کے دیکہہ لینے سے مخالف کے نزدیک ایک غیر الہامی کلام کسطرح سے الہامی ہو سکتی ہے +

چہارم انجیل یوحنا۔ اس انجیل کو بزعم عیسائیان یوحنا حواری نے سنہ ٦٨ یا ٦٩ یا ٧٠۔ اور بقول اکثر ٩٧ یا ٩٨ عیسوی مین تصنیف کیا اور اسکے اکیس باب ہین اور یہہ انجیل تینون اناجیل سے بڑی ہے اور بعضے حالات اسمین ایسے درج ہوئے ہین جو تینون انجیل نویسون مین سے کسی نے نہین لکہے چنانچہ مسیح کی الوہیت جسمین مسیح کی حقیقی تعلیم کی کایا پلٹ ہوئی ہے انہین حضرت کی مخترعات سے ہے جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل ہذا مین لکہا ہے کہ "چونکہ یہہ صحیفہ متی اور مرقس اور لوقا کے صحیفون سے پیچہے لکہا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نے نہین لکہا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتون کی شروع اور اوسکی نصیحتون اور یہودیون سے مباحثون اور شاگردون کے ساتہہ گفتگو خاصکر وہی جو عشاء ربانی کے مقرر کرنے کے بعد ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہے"۔ انتہی۔ بلکہ اس انجیل کی اخیر آیت ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب اناجیل ناقص ہین کیونکہ کسی نے جناب مسیح کا پورا حال نہین لکہا۔ اور بزعم عیسائیان یہہ سب بنا دیکہا ہوا حال لکہا ہے لیکن وہ روایات جو انجیل متی کے بیان مین مذکور ہوئی ہین مشاہدہ سے مستثنیٰ ہین۔

ان چارون اناجیل مین جناب مسیح کا حال ابتدائے حمل سے صعود آسمان تک بجز ایام جوانی کے بطور تاریخ مرقوم ہے اور کلام حضرت مسیح کی اسمین صرف اوسیقدر ہے جو مثالون اور تعلیم کے طور پر درج ہوئی ہے باقی سب مضمون

کی کلام ہے - عیسائیون کا دعوی ہے کہ یہہ چارون اناجیل جنمین سے دو حواریون اور دو اونکے شاگردون نے تصنیف کی ہین الہام سے لکہی گئی ہین اور سند اونکے دعوی کی فقط یہی ہے کہ ہر انجیل کے سرے پر اوسکے مصنف کا نام لکہا ہے اور وہ صاحب الہام تہے لیکن یہہ دعوی ہرگز ثبوت کو نہین پہونچسکتا - انجیل مرقس و لوقا کا عدم الہامی ہونا تو اونکے بیان مین بہی ثابت ہوچکا ہے - لیکن اب کلیتاً ان چارون اناجیل کا عدم الہامی ہونا مفصلاً کئی دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے -

دلیل اول - سب عیسائی اسبات پر متفق نہین کہ یہہ چارون اناجیل انہین مصنفین کی تصانیف سے ہین بلکہ بہت سے عیسائی بڑے زور شور سے اونکی تصنیفات سے انکار کرتے ہین چنانچہ مظاہر حق کی صفحہ ۱۱۱ مین جو جان ڈیون پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب مسمی بہ عذر از طرف محمدؐ و قرآن کا ترجمہ ہے لکہا ہے کہ یہین صاحب اپنی تذکرہ مسیح کے صفحہ ۰ مین لکہتے ہین کہ اناجیل اربعہ مین سے ہر انجیل پر ایک شخص مشہور کا نام درج ہے جسکا حال تذکرہ حواری اور تاریخ انجیل مین مرقوم ہے لیکن یہہ خوب تحقیق نہین کہ یہہ چار شخص مصنفین اناجیل اربعہ تہے اس قول کا سے کہ یہہ متی کی انجیل ہے اور یہہ مرقس اور یہہ لوقا اور یہہ یوحنا کی اسسے یہہ مراد نہین کہ قدمائے علمائے عیسوی یہہ اعتقاد تہا کہ یہہ آیات من اولہا الی آخرہا متی اور مرقس و لوقا اور یوحنا کی تصنیف کی تہین بلکہ اس قول سے یہہ مراد ہے کہ یہہ آیات ان حوارین سے مروی ہین اور اونکی طرف منسوب کی گئی ہین - انتہی - مین کہتا ہون کہ یہہ صاحب اپنے بیان مین مندرجہ ذیل وجوہ سے بہت ہی سچے ہین -

(۱) - ان اناجیل مین انکے مصنفین نے کسی جگہہ ایسی کوئی عبارت نہین لکہی جس سے صریحاً یا اشارتاً معلوم ہو کہ ان اناجیل کے یہی مصنف ہین جنکا نام ہر انجیل کے سرے پر مرقوم ہے جیسا کہ قدیم الایام سے اب تک مصنفین کا دستور ہے بلکہ بخلاف اسکے انہین اناجیل سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ انکے مصنف نہین چنانچہ انجیل متی ۹ - ۹ مین لکہا ہے پہر جب یسوع وہان سے آگے بڑہا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا اور اوسے کہا میرے پیچہے آ وہ اوٹہہ کے اوسکے پیچہے چلا - انتہی - اور حواریون کے نام کی فہرست جو متی باب ۱۰ مین مرقوم ہے اوس سے ظاہر ہے کہ یہی متی محصول لینے والا حواری ہے جسکی طرف عیسائی اس انجیل کو منسوب کرتے ہین - پس دیکہو اگر مصنف اس انجیل کا یہی متی ہوتا تو ہرگز ایسی عبارت نہ لکہتا بلکہ اسطرح پر لکہتا کہ مسیح نے مجہے محصول کی چوکی پر دیکہا اور مجہے کہا میرے پیچہے آ مین اوٹہہ کے اوسکے پیچہے چلا - پس اسسے معلوم ہوا کہ یہہ متی اسکا مصنف نہین بلکہ مصنف اسکا کوئی اور شخص غیر معلوم الاسم ہے - پہر انجیل متی کے باب ۱۶ مین مسیح کا قول بحق حواریان اسطرح پر مرقوم ہے

تب یسوع نے اونسے کہا کہ خبردار فریسیون اور زادوقیونکی خمیر سے پرہیز کرو۔ ۷۔ اوہنون نے آپس مین گمان کرکے کہا کہ
اُسکا سبب یہہ ہی کہ ہمنے روٹیان ساتھہ نہ لین۔ ۸ مگر مسیح نے یہہ معلوم کرکے اونسے کہا کہ ای کم اعتقادو تم اپنے دلمین کیون
گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے کے سبب سے ہی ۱۲ تب وی سمجھے کہ اوسنے اونہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون اور زادوقیون
کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا۔ دیکھو اگر یہہ انجیل متی حواری کی تصنیف سے ہوتی کہ جو انہین حواریونمین سے تہا جنسے
حضرت مسیح خطاب فرمارہے ہین تو وہ آیات مذکورہ مین حواریونکو بصیغہ غائب ہرگز نہ لکہتا بلکہ بجای لفظ (اونسے
اور اُنہون نے) اور (تب وی سمجھے) اور (اونہین) کے اسطرح پر لکہتا۔ ہمسے۔ ہمنے۔ تب ہم سمجھے۔ ہمین۔ پس معلوم ہوا کہ یہہ
انجیل متی حواری کی تصنیف نہین ہی۔ اور وہ جو اسکے جواب مین اظہار عیسوی کے صفحہ ۵۶ مین لکہا ہی کہ مسیح اور
حواریونکا بہی اکثر یہی قاعدہ تہا کہ وہ اپنے تئین صیغہ غائب سے بیان کرتے تہے۔ دیکھو متی باب۸ آیت ۲۰ باب۱۱ آیت ۱۹
باب۱۸ آیت ۱۱۔ لوکا باب۱۲۔ آیت ۸۔ یوحنا باب۵۔ آیت ۲۳-۲۵-۲۶-۲۷۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ بیشک مسیح نے کہین جگہہ
اپنے تئین بصیغہ غائب ابن آدم کے الفاظ وغیرہ سے ظاہر کیا ہی مگر صدہا دفعہ اپنے تئین بصیغہ متکلم بہی بیان فرمایا ہی
نمونہ کے طور پر دیکھو متی باب۵۔ آیت ۱۷-۱۸-۲۲-۲۶-۲۸-۳۲-۳۴-۳۹-۴۴ باب۶۔ آیت ۱۶-۲۵ باب۷
آیت ۲۱-۲۴ باب۸۔ آیت ۱۶-۳۳-۳۴ مرقس باب۷۔ آیت ۱۴۔ باب۹۔ آیت ۳۹ باب۱۔ آیت ۱۴-۱۸۔ لوکا باب۶۔ ۴۶۔
باب۷ آیت ۴۰-۴۵ باب۹۔ آیت ۱۸-۲۳ باب۱۱۔ آیت ۲۹۔ یوحنا باب۲۔ آیت ۴۔ ۱۹ باب۵۔ آیت ۱۷-۲۵-۴۲ وغیرہ
وغیرہ۔ اسیطرح حواریون نے بہی اپنے اپنے خطوط مین جابجا اپنے تئین بصیغہ متکلم بیان کیا ہی چنانچہ اونکے پڑہنے سے ظاہر
ہوتا ہی بخلاف متی کے کہ اوسنے اپنی تمام انجیل مین بجز اس مقام کے کہین ایکدفعہ بہی اپنے آپکو بصیغہ غائب یا متکلم بیان
نہین کیا جس سے صاف ثابت ہی کہ وہ اس انجیل کا مصنف نہین چنانچہ اسیواسطے فاسٹس جو چوتہی صدی مین تہا
لکہتا ہی کہ انجیل متی جو متی کی طرف منسوب ہی اوسکی تصنیف نہین اور پروفیسر بارجر متی و رشیو زادر شلیمش بہی اس
انجیل کو نہین مانتے تہے چنانچہ ان علماء کا انکار پادری عماد الدین نے بہی ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۵ مین مان لیا ہی اور یہہ جو کہکر
اپنا دل خوش کرلیا ہی کہ (فاسٹس چوتہی صدی کا آدمی ہی اور غیر مشہور بے اعتبار تہا اوسکی بات کا کیا اعتبار ہی جبکہ اول دوم
سوم و چہارم صدی کے سب عالمون نے اس انجیل کو مان لیا ہی) بالکل وہم ہو کہ دہی ہی کیونکہ ۳۲۵ سنہ سے پہلے کوئی عیسائی کیٹی واسطے تحقیقات
کتب مقدسہ کے قائم نہوئی تہی جسنے اول و دوم تو کجا سوم صدی کے بہی سب علما کا انجیل متی کی تسلیم پر اتفاق ثابت ہو سکتا ہی
اور جبکہ پہلی ہی کمیٹی چوتہی صدی مین قائم ہوئی ہی تو فاسٹس کا جو اسی صدی کا ہی کیون اعتبار نہ کیا جاے صرف ٹکلون سے اوسکو
غیر معتبر کہدینا کافی نہین ہوسکتا جبتک پہلے اوسکی غیر معتبری مورخین سے نہ ثابت کرلین۔ یہی جواب پروفیسر بار وغیرہ کی نسبت ہی

Marfat.com

اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل متی مین لکھا ہے کہ خیر یہہ حال (یعنے آیا متی نے انجیل عبری یا یونانی مین لکھی تھی) شائد کوئی بخوبی دریافت نہین کر سکیگا مگر قوی دلیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ صحیفہ جو آجکل ہمارے پاس ہے یونانی زبان مین بے تبدیل ہے وہ خدا کا کلام اور اعتبار کے لائق ہے۔ ان دلیلون مین سے بعضی یہہ ہین (۱) کہ وہ اور انجیلون سے موافقت رکہتی اور کوئی بات ایسی نہین ہے کہ جو اوسمین نہ کہا سکتی ہو (۲) اوسکا محاورہ اصل یونانی نہین مگر کسی ولایتی نے لکھا اور کیسا ولایتی کہ بیشک یہودی اور وہ بھی اون دنون کے یہودی کے سوا اور کوئی اوسکو نہین لکھہ سکتا (۳) وہ پاک اور خداوند کے لائق ہے پس کسی دغاباز کے برے دل کے خزانہ سے ایسی متبرک کتاب نہین نکل سکتی (۴) بڑی دلیل یہہ ہے کہ وہ پہلے ہی سے عیسائیون کے پاس تھی اور سب اوسکو پڑہتے اور خدا کا کلام مانتے تھے۔ انتہی ملخصاً۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلی دلیل کی کمزوری بے بنیادی تو اسی امر کی دلیل سوم و چہارم سے ایسی اظہر من الشمس ہے جو ہاتہ کنگن کو آرسی کیا حاجت کے مصداق ہے علاوہ اسکی موافقت سے یہہ کسیطرح لازم نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوے۔ دوسری دلیل بھی اسبات کو بالکل ثابت نہین کر سکتی کہ اسکا مصنف متی ہی ہے بلکہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اسکا مصنف کوئی یہودی شخص ہے سو یہی ہم بھی کہتے ہین کہ کسی یہودی نو مسیحی نے اسکو متی کی روایات سے لکھا ہے۔ تیسری دلیل صرف اسبات کو ثابت کرتی ہے کہ کسی نیک شخص کی تصنیفات سے ہے اور نیک شخص کے ہونے سے یہہ کسیطرح لازم نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوے۔ چوتھی دلیل سے غایت درجہ صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بہت پرانی ہے اور اسکے پرانا ہونے سے یہہ کسیطرح لازم نہین آسکتا کہ اسکا مصنف ضرور متی حواری ہی سمجھا جاوے انجیل یوحنا باب ۲۱۔ آیت ۲۴ مین لکھا ہے۔ یہہ وہ شاگرد ہے کہ جسنے ان کامون کی گواہی دی اور ان باتون کو لکھا اور ہمکو یقین ہے کہ گواہی اوسکی سچی ہے انتہی۔ پس یہہ الفاظ (وہ شاگرد اور اوسکی گواہی) یوحنا کے حق مین صیغہ غائب سے اور یہہ لفظ (ہمکو یقین ہے) صیغہ متکلم سے جو اس انجیل مین واقع ہوئے ہین اسبات پر صاف دال ہین کہ لکھنے والا اس انجیل کا کوئی اور سوائے یوحنا حواری کے ہے ورنہ وہ ایسی عبارت اپنے حق مین ہرگز نہ لکھتا بلکہ جیسے اوسنے اپنے خطون مین اپنے نام کی تصریح کی ہے خصوصاً مکاشفات مین جابجا اپنے تئین متکلم اور کاتب بیان کیا ہے اسیطرح اگر وہ اس انجیل کا مصنف ہوتا تو اپنے تئین صیغہ متکلم سے تصریح نام خود لکھتا اس سے صاف ثابت ہوا کہ یہہ انجیل جو اوسکے محاورہ تحریر کے صریحاً برخلاف ہے اوسکی تصنیف نہین ہے شائد اوس طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے تصنیف کی ہے جسکی بابت اسٹادلن اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ

Marfat.com

انجیل یوحنا بلا ریب اور یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے جیسا کہ کاتہلک ہرلڈ کی جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۴۴ء کی صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور لکہا ہے کہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو اونکی جواب مین ارینیوس نے یہہ کہین نہین کہا کہ پولیکارپ سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے حالانکہ ارینیوس پولیکارپ کا شاگرد تہا اور پولیکارپ یوحنا کا مرید۔ پس اگر یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولیکارپ ضرور خبردار ہوتا اور وہ ارینیوس کو بتلاتا۔ چنانچہ اسی واسطے برٹسنیڈر جو بہت بڑا محقق عالم عیسائیون مین ہے اوسکا بہی ابتدا مین یہی خیال ہے کہ یہہ سب انجیل اور نامہ یوحنا کی تصنیف سے نہین بلکہ شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدیئے ہین۔ ان اقوال کی صحت کو پادری عمادالدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۷۵ مین تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہہ جو اپنی عادت کے موجب کہا ہے کہ "یہہ کہنا کہ مدرسہ سکندریہ کے کسی طالب علم نے یہہ انجیل لکہی ہے کیسی نادانی اور جہالت کی بات ہے کیونکہ اسکندریہ کا مدرسہ اس انجیل کی تصنیف کے بعد جاری ہوا ہے کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی فاضل ہو چکے تہے صاحب سکندریہ کا مدرسہ مرقس کاتب انجیل نے جاری کیا تہا اور تیسری صدی کے اخیر مین علم اور دینداری کی ترقی اوس مدرسہ مین ہوئی تہی جن دنون ارجن وہان کا مدرس اول تہا"۔ بالکل دروغ بیفروغ ہی نہین بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکو دین عیسوی کی کچہہ بہی خبر نہین ہے اور صرف اٹکل پچون اور غلط باتون سے ہدایت المسلمین مین بہرتی کر کے لوگون کی ٹہوکر کا باعث ہوئے ہین۔ کیونکہ انجیل یوحنا بقول اکثر ۹۵ء کے قریب تصنیف ہوئی ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ جلد ۲ کے صفحہ ۱۸۴ دیباچہ انجیل یوحنا مین لکہا ہے "مگر اکثرون کی رائے یہہ ہے کہ پٹمس سے لوٹ آنے کے بعد افسس مین یوحنا کی وفات سے تہوڑے دن پیشتر قریب ۹۵ء کے تصنیف ہوئی ہے"۔ انتہی۔ اور مرقس کی وفات ۶۴ء مین ہوئی چنانچہ تفسیر مذکور کی جلد اول صفحہ ۲۳۹ دیباچہ انجیل مرقس مین لکہا ہے کہ "یوسیبیوس اور اپیفانیوس اور جیروم نامی جو کلیسیا کے قدیم بزرگ ہین اونسے ہمین دریافت ہوتا ہے کہ وہ (مرقس) روم سے مصر کے اسکندریہ شہر کو آیا جہان اوسنے انجیل سنا کر ایک کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور نیرو بادشاہ کے عہد ۶۴ء مین وفات پائی"۔ انتہی۔ اور کتاب طلوع آفتاب صداقت کے صفحہ ۱۴ مین لکہا ہے کہ "انجیل کے مصنف مرقس نے اس شہر (اسکندریہ) مین انجیل کی منادی کی اور مسیحی دین کے علم الہی اور عقیدہ کی ترقی کے لئے ایک بڑا مدرسہ ایجاد کیا بعد ازان یہہ مدرسہ نہایت مشہور رہا اور اوسکے مدرس تیزفہمی اور علم کے سبب اکثر ملکون مین ممتاز ہوئے ۲۳۰ء مین ایک شخص آریجن نامی اس مدرسہ کا مدرس تہا"۔ انتہی۔ ان تینون بیانات کے ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ انجیل یوحنا کی تصنیف سے کم سے کم چالیس سال پہلے اسکندریہ کا مدرسہ قائم ہوا تہا اور قائم ہونے کے بعد ہی اوسکو رونق

Marfat.com

ترقی ہوگئی تہی - پس اسٹاڈلن کا قول قریب الفہم اور صحیح معلوم ہوتا ہی اور آپکی جہالت وخلاف بیانی کی خوب قلعی کہلتی ہی - اور پہر پادری موصوف نے جو یہہ لکہا ہی کہ "اسٹاڈلن کوئی فرضی یا مجہول نام ہی جسکو دنیا مین نہ کوئی عالم جانتا ہی نہ کوئی جاہل" - اسکا جواب یہہ ہی کہ کسی جاہل کے نہ جاننے سے کوئی مشہور شخص مجہول نہیں ہوسکتا - سنو اسٹاڈلن وہ عیسائی عالم ہی جسے ہارن صاحب مفسر نے اون عالمونمین شمار کیا ہی جو یوحنا کی انجیل مین اوس عورت کے زنا کے قصہ کی صحت کے قائل ہین اور کتاب اسٹاڈلن جسکا نام ہارن صاحب نے لکہا ہی ۱۸۰۶ء مین بمقام گٹن گائی واقعہ جرمن مین چہپی ہی - دیکہو تفسیر ہارن صاحب جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ - ذکر انجیل یوحنا دفعہ ۴ صفحہ ۳۱۶ متن وحاشیہ - اگر کوئی کرسچن پادریونکو خوش کرنیکے لئے یہہ الزامی اعتراض پیش کرے کہ قرآن شریف مین بہی تو بہت سی ایسی آیات ہین کہ جنمین خدا تعالی اپنے تئین صیغہ غائب سے بیان کرتا ہی - سو ایسا اعتراض قرآن شریف پر ہرگز وارد نہین ہوسکتا کیونکہ اوسمین صدہا جگہہ خدا تعالی نے اپنے تئین صیغہ متکلم سے بہی بیان کیا ہی بخلاف متی اور یوحنا کے کہ اونہون نے اپنی اپنی انجیلونمین ایک جگہہ بہی صراحۃً کیا بلکہ کنایۃً اپنے تئین صیغہ متکلم سے بیان نہین کیا اگر وہ تمام انجیل مین ایک جگہہ بہی ایسا کرتے تو مین کبہی یہہ اعتراض نہ کرتا +

(۲) - انجیل لوکا کے شروع باب مین لکہا ہی - نسخہ مطبوعہ ۱۸۳۹ء جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تہے ہم سے بیان کیا ویسا ہی بہتیرے اون باتونکو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے - مجہے بہی مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتداء سے ان سب باتونکو اچہیطرح دریافت کرکے تیرے لئے ترتیب سے لکہون انتہی - دیکہو اس انجیل کی اس تمہید سے صاف ظاہر ہی کہ جیسے یہہ انجیل حواریون کی روائت سے لکہی گئی ہی اسیطرح اور اناجیل بہی حواریون کی روایات سے لکہی گئی ہین اور خود حواریون نے کوئی انجیل نہین لکہی وہ صرف مسیح کے حالات کے راوی تہے - اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ لوکا مین زیر لفظ (بہتیرے) لکہا ہی کہ "اسسے متی اور مرقس مراد نہونگے کیونکہ دو کو بہت نہین کہتے" بالکل ہنسی کی بات ہی اور کوئی وجہ اونکے مستثنیٰ ہونیکی نہین ہی بلکہ جبکہ وہ دونون انجیل لوکا سے یقیناً پیشتر تصنیف ہوچکی تہین تو پہر حق بات یہہ ہی کہ ان دونون کے مصنف اور دیگر راقمان حالات مسیح انہین شامل ہین اور ان سب کیطرف لوکا کا اشارہ ہے +

(۳) جسطرح اہل اسلام حدیث رسولخدا صلعم کی سند سلسلہ وار بشہادت ثقات آنحضرت صلعم تک پہونچاتے ہین جو ثبوت صحیات کے لئے ایک یقینی اور متفق علیہ قاعدہ ہی عیسائیون کے پاس کوئی سند متصل ان اناجیل کو اونکے مصنفین تک پہنچانے کے لئے نہین ہی صرف گمان اور اٹکل ہی سے کہتے ہین کہ یہہ اونکی تصنیف ہین جنکے نام ہر ایک انجیل کے سرے پر لکہے ہین

چنانچہ صاحب کتاب طلوع آفتاب صداقت نے کتاب مذکور کے باب دوم مین صفحہ ۱۳۲ سے ۱۴۶ تک اناجیل مروجہ کے ثبوت اور اونکے معتبر ٹھہرانے مین ادھر اُدھر سے بہت کچھ ہاتھ پانو مارے اور زبانی جمع وخرچ پورا کرنے مین کوئی دقیقہ اپنی طرف سے فروگذاشت نہین کیا مگر جب غور سے دیکھا جاوے تو ہمان آش در کاسہ کا معاملہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ مصنف مذکور نے اس سارے باب مین سنہ ۱ع سے لیکر جو حواریون کا زمانہ ہے سنہ ۴۰۰ع تک جبکہ دین مسیحی کثرت سے پہیل گیا اناجیل مروجہ کی نسبت گواہیون کے چار زمانے قرار دئے ہین جنکا خلاصہ یہہ ہے۔ پہلا زمانہ سنہ ۷۰ع سے سنہ ۱۷۰ع تک جو ربوتی آباؤن کے زمانہ سے مشہور ہے۔ دوسرا زمانہ سنہ ۱۷۰ع سے سنہ ۳۰۳ع تک جو مسیحی دین کے ثبوت مین یونانی مصنفون کا زمانہ ہے تیسرا زمانہ سنہ ۳۰۳ع سے سنہ ۳۹۷ع تک جو الگ الگ ملکون اور جماعتون کی گواہی کا زمانہ ہے۔ چوتھا زمانہ سنہ ۳۰۰ع سے سنہ ۴۰۰ع تک سو پہلے زمانہ مین جو سنہ ۷۰ سے سنہ ۱۲۰ع تک ہے صرف اتنی گواہی ملسکتی ہے کہ اس زمانہ مین چار اشخاص یعنے کلیمنز رومی۔ اگناتیوس۔ برنباس پولیکارپ جو رسولون کے ہم عہد اور شاگرد تھے وے اپنے خطوط مین جو اب تک موجود ہین بعض الفاظ ومضامین اقتباس کی راہ سے ایسے لائے ہین جنکا وہی مضمون ہے جو آجکل انجیل مین دیکھہ پڑتا ہے۔ دوسرے زمانہ مین جو سنہ ۱۲۰ع سے سنہ ۱۷۰ع تک کے درمیان ہے یہہ گواہی ہے کہ یوستینوس شہید جو سنہ ۱۰۰ع کے قریب پیدا ہوا تہا اپنی کتاب مین اپنے زمانہ کے مسیحیون کی کتب دینی کے پڑہنے کا دستور اسطرح پر لکھتا ہے کہ دے کتابین جنکو یسوع کے رسولون نے لکہا اور یہودی انبیاء کی کتابین بہی بلاناغہ مجلسون مین مقررہ وقت کے مطابق سنائی جاتی ہین تیسرے زمانہ مین جو سنہ ۱۷۰ع سے سنہ ۳۰۳ع تک کے درمیان ہے یہہ گواہی ملتی ہے کہ شہر سکندریہ کے دینی مدرسہ مین جو مرقس کا قائم کیا ہوا تہا سنہ ۲۳۰ع مین ارجن نامی مدرس تہا اوسنے توریت وانجیل کی ایک بہتری شرح تصنیف کی تہی اگرچہ اب وہ دنیا سے جاتی رہی ہے مگر اوسکی بعض باتین اقتباس کے طور پر دیگر مصنفین کی تصنیفون مین ملتی ہین چنانچہ یوسیبیوس اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ توریت مین یریحا شہر کے ضبط ہونیکا یہہ حوال لکہا ہے کہ کاہنون کی ترہیون کی آواز سے شہر پناہ گر گئی پس اس ماجرے کی شرح کرکے ارجن یون لکہتا ہے کہ۔ الی آخرہ۔ یہان سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ عیسائیون کے پاس صرف یہی اٹکل پچو سلسلہ حواریون تک اپنی کتابون کی سند پہونچانیکا ہے جسکو وہ بمصداق برعکس نہند نام زنگی کافور۔ کے سلسلہ بلاناغہ ومتصل سے تعبیر کرتے ہین حالانکہ یہہ سلسلہ ایسا بیوقعت وکمزور ہے کہ رہا سہا اعتبار بہی اناجیل مروجہ کا کہوتا ہے اور اسبات کا خود عیسائیون کی ہی زبان سے اقرار کراتا ہے کہ انکے پاس اپنی کتب کو اونکے مصنفین تک سند پہنچانیکا کوئی سامان موجود نہین ہے کیونکہ پہلے زمانہ متذکرہ بالا سے جو سنہ ۷۰ع سے سنہ ۱۲۰ع تک ہے غایت درجہ صرف اتنا ثابت ہو سکتا ہے کہ اناجیل مروجہ کے بعض مضامین وروایات متقدمین عیسائیون

کی بعض تحریرات سے ملتے جلتے ہین حالانکہ اس تطابق کی وجہ صرف یہی ہے کہ چونکہ حواریون کے زمانہ مین اور اونکے بعد مدت تک عیسوی تعلیم زبانی ہوا کرتی تھی اور اوسوقت زبانی روایتین ایسی مشہور ہوا کرتی تھین کہ بقول پے پیاس مندرجہ تاریخ یوسیبیوس اونکو تحریر پر ترجیح دیجاتی تھی اسلئے مذکورہ بالا متقدمین مسیحی بعض روایتون کے قلمبند کرنے مین جو بطور خود اونہون نے اپنے اپنے خطوط مین درج کین اناجیل مروجہ کے بعض بیانات مین مطابقت ہوگئی - پس اس تطابق کو سلسلہ سند سے کیا تعلق ہے اور اسسے اس سوال کا کہ آیا اناجیل مروجہ کے سرورق پر جن اشخاص کے نام مرقوم ہین واقع مین یا افواہًا ہی سہی انکے وہی مصنفین ہین) کہان سے جواب ملسکتا ہے - ہان اگر مذکورہ بالا مسیحی مشائخ اپنے اپنے خطوط مین اسطرح پر لکھتے کہ یہہ یہہ روایت ہمنے فلان فلان انجیل سے نقل کی ہے - یا متی مرقس لوکا و یوحنا کی انجیل مین اسطرح پر لکھا ہے تو اسصورت مین اسکو البتہ سلسلہ سند سے کچھہ علاقہ ہوسکتا تھا - لیکن ایسی بات تو اون خطوط مین صراحۃً کیا بلکہ اشارۃً وکنایۃً بھی کہین نہین ہے - اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۵۰ مین لکھا ہے کہ "پولیکارپ اپنے ریپان سے اونیز مین دو بار متی کا نام لیکر حوالہ دیتا ہے پہلا یہہ کہ متی گواہی دیتا ہے کہ ہمارے خداوند نے کہا کہ آدم کا یہہ قول موسی نے لکھا تھا کہ یہہ میری ہڈی مین سے ہڈی اور میرے گوشت مین سے گوشت ہے اسلئے مرد اپنی ماں اور باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا" - اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو اس عبارت مین لکھا ہے کہ "متی گواہی دیتا ہے" جسکے یہہ معنی ہین کہ متی روایت کرتا یعنی زبانی شہادت دیتا ہے نہ اپنی انجیل مین لکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ اگر پالیکارپ کے نزدیک متی کی لکھی ہوئی یہہ گواہی مراد ہوتی تو وہ ضرور اسطرح پر تحریر کرتا "کہ متی لکھتا ہے" جیسا کہ اسی عبارت مین اوسنے آدم کے قول نوشتۂ موسی کی نسبت لفظ لکھا کا استعمال کیا ہے - پس صورتین جو لوگ انجیل متی کو متی کی روایات سے لکھا ہوا خیال کرتے ہین اونکے لئے پولیکارپ کا ایسا لکھنا کسطرح حجت نہین ہوسکتا - دوم - اگر خواہ نخواہ مان لیا جاوے کہ پولیکارپ کے قول مذکور سے متی کا انجیل مین لکھا ہوا مراد ہے تو اسسے لازم آتا ہے کہ انجیل متی مین بعینہٖ یہہ عبارت موجود ہو حالانکہ اوسکے باب ۱۹ کی آیت ۵ مین بجز ایک چھوٹے سے فقرہ کے سب کی سب عبارت مفقود ہے - پس مطابقت کہان ہوئی - یا انجیل متی مین اس مقام پر تحریف کا قائل ہونا پڑیگا - علاوہ اسکے جن مشائخ کی کلام سے اناجیل مروجہ کے بعض مضمون ملجاتے ہین اسیطرح جعلی اناجیل کے بعض مضامین بھی اونکی تحریرات سے ملجاتے ہین مثلاً جسٹن شہید کہ جنکی کلام سے اناجیل مروجہ پر سند پکڑی جاتی ہے وہ ایک جگہہ اپنی تصنیف مین لکھتا ہے کہ جب مسیح اصطباغ کیلئے یردن مین آئے تھے تو ایک آگ روشن ہوگئی تھی - یہہ قصہ اناجیل مروجہ مین کہین نہین ہے لیکن اپی فانیس کہتا ہے کہ عبرانیون کے انجیل مین یہہ قصہ مذکور ہے - اب فرمائیے اگر مشائخ کی بعض کلام کی مطابقت سے اناجیل مروجہ کو مستند قرار دیا جاوے

Marfat.com

تو عبرانیون کی انجیل نے کیا قصور کیا ہی جو اوسکو جعلی قرار دیا جاتا ہی حالانکہ اناجیل مروجہ کیطرح اوسکی بعض مضامین بہی مشائخ مسیحی کی کلام سے ملجاتے ہین - دوسری زمانہ مین جو ۱۲۰ سے ۲۰۰ تک ہی یوستینوس کی تحریر سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت عیسائیون کے پاس یسوع کے رسولون کی لکہی ہوئی کتابین موجود تہین لیکن چونکہ مسیح کے رسول جو مصنف اناجیل خیال کئے جاتے ہین علاوہ متی و یوحنا کے پطرس اندریاس یعقوب - برتہولما - تہوما وغیرہ بہی ہین اور اونکی اناجیل بہی اونکی زمانہ سے ابتک موجود ہین گو اب اونکو جعلی قرار دیا جاتا ہی اور پہر متی و یوحنا کی مروجہ انجیل کے سوا اور اناجیل بہی اونکی تصنیف سے بیان کیجاتی ہین جیسے متی کی انجیل عبرانی اور انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم - اسلئے یوستینوس شہید کی مجمل تحریر سے یہہ کسطرح جزماً کہہ سکتے ہین کہ اوسنے اپنے قول (مسیح کے رسولون کی کتابون) سے صرف متی و یوحنا کی انجیل مروجہ ہی کی طرف اشارہ کیا ہی بلکہ اغلب ہی کہ اوسنے متی کی انجیل عبرانی و انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم اور دیگر حواریون کی اناجیل سے مراد رکہی ہوگی اسصورت مین یوستینوس کی تحریر بالا کوئی کسیطرحکا فائدہ نہین دے سکتی - پس جبکہ ان دو زمانون مین عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کی اونکی مصنفین تک سلسلہ پہونچانیکے لئے کوئی سند متصل موجود نہین ہی تو تیسرے زمانہ مین اُرجن اور اسکی مثل دیگر مشائخ کی شہادت بالکل سند منقطع اور غیر معتبر ہے جس سے کسیطرح یقین حاصل نہین ہوسکتا کہ اناجیل مروجہ کے مصنفین واقع مین وہی اشخاص ہین جنکے نام اونکی سرون پر مرقوم ہین بلکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو اناجیل کی نسبت تذبذب ابتدا سے خود عیسائیون کے اقوال سے مترشح ہی چنانچہ تذکرہ عیسیٰ کے مقدمہ مطبوعہ ۱۸۶۵ء مین ایک فاضل عیسائی ارلسطرینیان کا قول اسطرح پر منقول ہے - بہرحال یہہ یقینی ہی کہ ابتدا ہی مین عیسیٰ کی کلمات عراما ئی زبان مین لکہی گئے تہے اور شروع ہی مین اونکی افعال بہی قلمبند ہوئی تہے یہہ ایسی تحریرین تہین کہ تشخیص کر کے یقیناً لکہی گئی ہون علاوہ ان انجیلون کے جو ہم تک آئی ہین اور بہی کئی ایک تہین جنمین مشاہدین کی روئتین تہین ایسی تحریرون کی قدر کم ہولی تہی اور حفاظ مثل پے پیاس کے زبانی روایتون کو بڑی ترجیح دیتے تہے کیونکہ ہنوز لوگون کا یہہ اعتقاد تہا کہ دنیا قریب ختم ہونے کے ہی تو آیندہ کی کتابین تصنیف کرنیکی پروا کم کرتے تہے صرف اپنے دلونمین اوسکی زندہ تمثال رکہنا کافی جانتے تہے اسی سبب سے انجیل کی کتابون کا ایک سو پچاس برس تک کم اعتبار رہا اور اونمین اور تاریخ کرنے اور کئی طور پر تطبیق دینے اور بعض کو بعض سے تکمیل کرنے مین کچہہ باک نہ کرتے تہے جن جارہ کے پاس ایک کتاب ہے وہ چاہتا ہی کہ جو کچہہ اسکے دل کو عزیز ہی وہ اسمین سب ہو دے یہہ چہوٹے چہوٹے رسالے مستعار جاتے تہے تو ہر ایک

Marfat.com

شخص اپنے نسخہ کے حاشیہ پر جو الفاظ اور تمثیلین کہین پاتا اور اوسکو دل کو بہلی لگتین نقل کر لیتا کوئی مستقل لائق اعتبار کتاب نہ تہی - یوسیتیوس بھی اکثر اوس کتاب پر حوالہ کرتا ہے جسمین وہ حواریون کی تذکرہ کہتا ہے اسکی علم مین انجیل کی تحریرین ایسی تہین جو ہماری پاس کی انجیلون کی نسبت اور ہی طرح پر تہین اور وہ انکا کبہی متن مستند کی طور پر حوالہ نہین دیتا اور کلیمنز کی موضوعی تحریرونمین جو فرقہ ابیونی کی اصل مین انجیلون کی حوالون کی یہی صورت ہی مضمون سب کچہہ تہا مگر عبارت کچہہ نہ تہی دوسری صدی کی نصف ثانی مین جبکہ رد و تہین ضعیف ہو گئین تو وہ کتابین جنپر حواریون کا نام تہا قطعی الحکم ہو گئین اور شرع کے حکم مین ہو گئین - انتہی -

الغرض جبکہ دو سو برس تک حواریون اور اونکی شاگردون اور دیندار دو عالمون کی گواہیان برابر نہ پائی جاتین جنسی یہہ ثابت ہو کہ یہہ اناجیل مروجہ فلان فلان اشخاص نے لکہین اور اپنے اپنے فلان فلان رفیق و شاگردون کی حوالہ کین اور اونکی ذریعہ سی دست بدست رایج ہوتی چلی آئین بلکہ جو بزرگ اس دو سو برس کے عرصہ مین گذری ہین مثلاً برناباس اور کلیمنز رومی اور اگناشس اور پولیکارپ وغیرہ اونکی کلام مین ان اناجیل کی کوئی سند نہین پائی جاتی تو پہر اسکی بعد کی شہرت اور مقبولیت اگلی فقدان اسناد کی نقصان کو پورا نہین کر سکتی - علاوہ اسکی یہہ زیادہ تر تعجب کی بات ہی کہ باتفاق جملہ عیسائیان سب سی پہلے انجیل متی تصنیف ہوئی ہی - پہر انجیل مرقس و لوقا بہی ۶۳ سنہ ع سی پہلے تصنیف ہو چکی تہین اور سب سی اخیر انجیل یوحنا بقول معتبر ۹۸ سنہ ع مین تصنیف ہوئی جسسی ظاہر ہی کہ تینون اناجیل کم سی کم ۳۵ - ۴۰ سال پہلے انجیل یوحنا سی تصنیف ہو چکی تہین مگر یوحنا نی اپنی انجیل مین کہین صراحتہً یا کنایتہً اونکا ذکر نہین کیا حالانکہ اگر ان تینون اناجیل کا وجود یوحنا کی انجیل سی پہلے کا ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ وہ اپنی انجیل مین کہین اونکا ذکر نہ کرتا - پس اسسی اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ مین ان اناجیل کا تصنیف ہونا بیان کیا جاتا ہی اوسوقت مین انکا کوئی وجود نہ تہا چنانچہ اسی سبب سے انکی سنہ تالیف مین اسقدر اختلاف فاحش ہی جو یقیناً اسبات کو ثابت کرتا ہی کہ اٹکل پچو انکو متی وغیرہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہی - پادری عماد الدین نی اعتراض اختلاف سنہ تالیف کی اوٹہانی مین بڑی ۶ ہتہ پانو مار کر ہدایت المسلمین مین دو نظیرین الزامی پیش کی ہین - ایک یہہ کہ قرآن کی نزول مین بہی تو اختلاف ہی کوئی بیس کوئی ۲۳ کوئی ۲۵ برس بتلاتا ہے - دوم محمد صاحب باوجودیکہ بادشاہ تہی اور لوگ اونکی حالات سی بخوبی واقف تہی تب بہی کوئی نہین بتلا سکتا کہ اونکی پاس کتنی عورتین تہین کوئی ۹ کوئی ۱۴ کوئی ۱۸ بتلاتا ہی" انتہی - پہلی نظیر کا جواب یہہ ہی کہ اگر قرآن شریف ایک ہی وقت مین سب کا سب نازل ہو جاتا جیسی کہ اناجیل اربعہ اپنی اپنے وقت مین ایک ہی دفعہ

لکھی گئی ہین تب پادریصاحب کی قلم فرسائی کچھہ قابل لحاظ بھی ہوتی لیکن جسصورتمین قرآن شریف ایک
ایک دو دو یا کم وبیش آیات آسمان سے ایک مدت العمر مین نازل ہوا ہے تو اسصورتمین اگر کسی عالم نے زمانہ نزول
مین اختلاف کیا تو کونسی قباحت لازم آگئی حالانکہ متفق علیہ قول یہہ ہے کہ قرآن شریف ۲۳ سال مین نازل
ہوا ہے بخلاف اناجیل کے کہ اونکی تالیف مین کسی عیسائی کو ایک سنہ کا یقین نہین سب اٹکلی گپین اوڑاتے
ہین جیسا کہ ہرنصاحب کی تفسیر سے مصرح ہے - دوسری نظیر کا مین کیا جواب دون یہہ تو ایک ہنسی کی بات ہے
کیونکہ ہمارا دعوی ہے کہ تم اپنی دینی کتابین جنپر تمہارے دین عیسوی کی بنیاد ہے ثابت کرو کہ کس کس سنہ مین
تالیف ہوئی ہین اور آپ ہم سے یہہ الزامی سوال کرتے ہین کہ تم محمد صاحب کی عورتین تبلاؤ کہ کتنی تہین جو ایک بالکل
فضول و غیر ضروری بات ہے سبحان اللہ اعتراضون کے مجیب ہون تو ایسے ہی ہون اسی تحقیق الایمان اور
ہدایت المسلمین کی حقیقت بخوبی کہل گئی سچ ہے پہوٹی دیگچی کا عیب قلعی سے کب تک چہپا رہے ایکدن ضرور
ظاہر ہو جاتا ہے حالانکہ یہہ نظیر آپکو اسوقت پیش کرنی مناسب ہوسکتی تہی کہ جب ہم انجیل لوکا کے باب ۸ آیت ۲
و ۳ - اور انجیل یوحنا کے باب ۱۲ - آیت ۵ پر یہہ اعتراض کرتے کہ کوئی عیسائی ٹہیک نہین کہہ سکتا کہ حضرت مسیح کے ساتھہ
کتنی عورتین پہرا کرتی تہین اور اونمین سے کتنی اپنے مال سے خدمت کیا کرتی تہین اور آپکو کتنون سے محبت تہی خدا
ایسے دہوکون سے ہر ایک کو بچائے +

(۴) - ان اناجیل مروجہ کے سوا چوہتر کتابین اور بہی ہین جو اناجیل ورنامجات کے نام سے مشہور ہین اور جن لوگون
سے ان اناجیل مروجہ کا تصنیف ہونا خیال کیا گیا ہے وہ اناجیل وغیرہ بہی اکثر انہین لوگون کیطرف منسوب ہین
اور صدہا برس تک عیسائیون مین مروج رہی تہین - عیسائیون نے اونکو غیر الہامی قرار دیکر متروک العمل کر دیا اور پہر
طرفہ تر یہہ بات ہے کہ اون کتابون کو جس قاعدہ اور طریقہ سے غیر الہامی اور جعلی قرار دیکر متروک العمل
قرار دیا گیا تہا وہ بہی بقول فاضل پیٹس کے ایک عجیب و غریب کرشمہ کا تہا چنانچہ فاضل مذکور اپنی کتاب بائنوڈیکرز
مین لکھتا ہے کہ جب بہت سی انجیلین مجتمع ہو گئین تو کونسل نائس نے اونکی الہامی و غیر الہامی کی تمیز کرنے کے لئے یہہ
تصفیہ کیا کہ گرجا مین میز کے نیچے کل کتابین گڈ مڈ کر کے رکہدیجائین اور تمام بشپ اسطور سے دعا کرین کہ اے خداوند
جو کتابین الہامی ہین وہ میز پر چڑہ جائین اور جو غیر الہامی ہین وہ نیچے پڑی رہ جائین اور ایسے ہی وقوعہ
ہوا - انتہی - دیکہو آئیسس انویلڈ صفحہ ۲۵۱ جلد ۲ مطبوعہ نیویارک ۱۸۷۷ء مؤلفہ ایچ پی بلاوٹسکی -
اس حالتمین کسطرح یقین آسکتا ہے کہ جن اناجیل کو مروج کیا گیا ہے یہی الہامی ہین حالانکہ ممکن ہے کہ واقع مین

یہہ غیر الہامی ہون اور جنکو غیر الہامی قرار دیا گیا ہے وہ الہامی ہون چنانچہ اسی لئے ہماری رسولخدا نے فرمایا ہے لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما اوتی موسی وعیسی رواہ البخاری۔ اور وہ جو بعض عیسائی یہہ کہتے ہین کہ اناجیل مروجہ پر عیسائیون کا اجماع ہوا ہے کہ یہہ الہامی ہین اور اناجیل غیر مروجہ غیر الہامی ہین اور اجماع بڑی بھاری دلیل انکی حقیت کی ہے۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ عیسائی عالمون کی کونسلین کمیٹیان جنکو اجماع امت کہا جاتا ہے بالکل قابل اعتبار نہین اور دینی کتب کے الہامی اور غیر الہامی قرار دینے مین انکا اتفاق غیر معتبر ہے کیونکہ صورت واقعہ اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ کئی ایک کتابین متعدد عیسائی کمیٹیون کے ذریعہ سے کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تہین اور سینکڑون برس تمام کلیسا اونہین بالاتفاق واجب التسلیم جانتی رہی تہین پہر غیر الہامی وجعلی قرار دیگئین چنانچہ سب سے پہلی کمیٹی جو قسطنطین کے حکم سے سنہ ۳۲۵ء مین شہر نائس مین منعقد ہوئی تہی اوسمین ایک کتاب جوڈتہ بہی کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تہی پہر سنہ ۳۶۴ء مین ایک اور کمیٹی لوڈیسیا نام سے قائم ہوئی جسنے علاوہ کتاب جوڈتہ کے توریت وانجیل مین اور سات کتابین حسب ذیل واجب التسلیم قرار دین۔ کتاب آستر۔ نامہ یعقوب نامہ پطرس نامہ دوم وسوم یوحنا۔ نامہ یہودا۔ نامہ پولوس عبرانیونکو۔ اور اس حکم کو جابجا مشتہر کرادیا۔ پہر سنہ ۳۹۷ء مین ایک اور کمیٹی قائم ہوئی جسکو کارتیج کہتے ہین جسمین علاوہ اگستائن کے جو بڑا عالم تہا ایک سو چبیس اور بڑے بڑے عالم تہے اس کمیٹی نے پہلی کمیٹیون کے حکم کو بحال رکہکر یہہ اور سات کتابین الہامی قرار دین۔ کتاب وزدم۔ کتاب ٹوبیاس کتاب باروق کتاب ایکلیزیاسٹیکس کتاب مقابیس اول و دوم۔ مکاشفات یوحنا۔ اسکے بعد اور تین کمیٹیان مقرر ہوئین کہ جنکو کمیٹی ترلو اور کمیٹی فلورنس اور کمیٹی ترنٹ کہتے ہین۔ ان کمیٹیون نے کمیٹی کارتیج کے حکم کو بحال رکہا۔ پس یہہ کتابین بارہ سو برس تک عیسائیون مین واجب التسلیم رہین یہانتک کہ فرقہ پروٹسٹنٹ نے جو سنہ ۱۵۳۰ء مین قائم ہوا ہے کتاب باروق۔ کتاب ٹوبیاس کتاب جوڈتہ۔ کتاب وزدم۔ کتاب ایکلیزیاسٹیکس۔ مقابیس کی دونون کتابونکو رد کردیا اور لغو سمجہا اور کتاب آستر کے چند بابون کو بہی الحاقی بتادیا اور اوسکے سولہ باب مین سے اب نو باب اور دسوین کی بعض آیات کو مانتے ہین اور باقی سب کو جعلی بتاتے ہین۔ اب نہائت غور کا مقام ہے کہ جب ایسی بڑی بڑی کمیٹیون کی رائے جسے تمام دنیا کی کلیسا نے صدہا برس تک واجب التسلیم جانا غلط نکلی تو پہر کس فرقہ اور کس کلیسا کی رائے کتابون کے الہامی و غیر الہامی قرار دینے کی نسبت قابل اطمینان ہو سکتی ہے بلکہ یہہ بات یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کے الہامی قرار

دینے کے لئے کوئی کامل دلیل نہین ہے اور ہر ایک گروہ اپنے قیاس اور اٹکل سے ایک ایک کتاب کو مانتا ہے اور یہہ امر بھی ثابت ہو گیا کہ کلیسا کا ماننا کچھہ بھی قابل سند نہین ہے +

دلیل دوم - اگر بالفرض والتقدیر یہان بھی لیا جاوے کہ یہہ اناجیل مروجہ حواریون اور اونکے شاگردون کی تصنیفات سے ہین تو بھی انکا الہامی ہونا ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ سب عیسائی بالاتفاق یہہ عقیدہ رکھتے ہین کہ حواریون و پیغمبرون کی سب تحریر الہامی نہین ہوتی چنانچہ جامعین تفسیر ہنری و سکاٹ اپنی تفسیر مذکور کی جلد اخیر مین لکھتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور سنیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکھین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھی الہامی ہو اور واضح رہے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب در موقع پر الہام کئے جاتے تھے - انتہی - اور پادری عماد الدین نے تو ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۶ مین اس عقیدہ کو صرف تسلیم ہی نہین کیا بلکہ اسکے سچے اور درست ہونے پر بڑا فخر کیا ہے - پس اب مین کہتا ہون کہ جب حواریون کی تحریر دو قسم کی ہوئی ایک الہامی دوسری غیر الہامی تو اب ہم کونسے قاعدہ سے معلوم کرین کہ یہی اناجیل الہامی ہین شاید یہہ غیر الہامی ہون اور الہامی وہ ہون جنکو جعلی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اونہین سے بھی بعض اناجیل وغیرہ کے مولفین ہی کیطرف منسوب ہین اور اونہین کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین - اسصورت مین عیسائیون پر واجب ہے کہ اناجیل مروجہ مین سے کوئی ایسی آیت نکالدین کہ جسمین اونکے مصنفین نے صاف صاف لکھا ہو کہ ہمنے اپنی اپنی انجیل الہام سے لکھی ہے جیسا کہ قرآن شریف مین جابجا مذکور ہے کہ یہہ منزل من اللہ اور الہامی ہے اور جبتک عیسائی اپنا دعوی اسطرح پر ثابت نہ کرلین تب تک اونکا کوئی عذر قابل لحاظ نہین ہے +

دلیل سوم - جب حواریون و مصنفین اناجیل کے چال وچلن کیطرف جنکو مسیحی صرف اپنے اسلاف سے سنکر یقین کئے بیٹھے ہین خیال کیا جاتا ہے تو وہ ایسے نہین تھے کہ اونسے خطا و سہو کا واقع ہونا ممکن نہو بلکہ اونکے حالات سے جو انہین اناجیل مین مرقوم ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ وے ایماندار ہی نہین تھے اور حضرت مسیح عروج آسمان تک اونکی بے ایمانی و سخت دلی کے شکوہ گذار رہے - دیکھو متی ۱۷ - ۲۰ - اور ۱۶ - ۲۳ - مرقس ۱۶ - ۱۴ - اور سمجھدار تو ایسے تھے کہ اکثر اوقات جناب مسیح کی بات کو بھی نہین سمجھہ سکتے تھے دیکھو متی باب ۱۵ - آیت ۶ سے ۱۲ تک مرقس باب ۷ - آیت ۱۴ سے ۱۹ تک لوکا باب ۹ - آیت ۴۴ - ۴۵ و باب ۱۸ - آیت ۳۱ سے ۳۴ تک یوحنا باب ۲ - آیت ۱۹ سے ۲۲ تک باب ۱۱ - آیت ۱۱ سے ۱۳ تک - بعض عیسائی کہا کرتے ہین کہ حواری پہلے ضرور بے ایمان تھے مگر جب مسیح آسمان پر چڑھ گئے اور روح القدس اونکے پاس آیا تو وے ایماندار بلکہ صاحب الہام ہو گئے - لیکن یہہ عذر اونکا کئی دلیلون سے باطل و محض بے بنیاد

بلکہ انجیل کے سراسر خلاف ہے۔ اوّل یہہ کہ اناجیل مین کسی جگہہ نہ صراحۃً نہ کنایۃً یہہ مذکور ہوا ہے کہ بعد عروج مسیح کے حواری ایماندار ہوگئے اور اگلی جہالت اونکی جاتی رہی حالانکہ یہہ بات بہی نہین اناجیل مین مذکور ہونی چاہئے تہی۔ دوّم جب دبرو حضرت مسیح کے وے ایماندار نہوئے تو اسصورت مین تعلیم سہ سالہ وصحبت جناب مسیح بالکل ناقص ٹہری بلکہ وجود باوجود آپکا مخل خیرات وحسنات ثابت ہوا حالانکہ یہہ عیسائیون کے نزدیک بہی مسلم نہین سوّم حواری تو پہلے بہی ایکدفعہ روح القدس سے مستفیض ہوچکے تہے اور جو جو تاثیر اونکو دوسری روح القدس کے دینے سے حاصل ہوئی تہی وہی پہلی دفعہ بہی مسیح نے اونکو عنائت کی تہی مثلاً دیوؤن کو نکالنا۔ بیمارونکو اچہا کرنا۔ کوڑہیونکو تندرست کرنا۔ مُردونکو جلانا وغیرہ۔ دیکہو متی باب ۱۰۔ آیت ۱ سے ۲۰ تک۔ چہارم بعد مستفیض ہونے روح القدس دوسری دفعہ کے بہی وہی نافرمانی خدا اور جناب مسیح کی اونسے ظہور مین آئی ہے چنانچہ کتاب اعمال کے باب ۱۱ مین آیت ۴ سے ۱۰ تک جناب اعظم الحوارئین پطرس کا قول اسطرح پر مرقوم ہے۔ مین دعا مانگ رہا تہا اور حالت وجد مین آسمان سے ایک چادر کی مثل چیز مجہہ تک آئی اوسمین زمین کے جانور جنگلی اور چارپائے اور ہوا کے پرندے دیکہے اوسوقت مجہے آواز آئی کہ جسکو ہم حلال کہین تو حرام مت کہہ غرضیکہ تین مرتبہ اسیطرح آواز آئی مگر مینے نہ مانا۔ انتہی ملخصاً پہرنامہ گلیتان باب ۲ مین آیت ۱۱ سے ۱۴ تک جناب پولوس اسطرح فرماتے ہین۔ جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے روبرو اوسکے مقابلہ کیا کیونکہ وہ ملامت کے لائق تہا اسلئے کہ وہ پیشتر اوسکے کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سے آئے غیر قومونکے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو مختونون سے ڈر کے پیچہے ہٹا اور الگ ہوگیا اور باقی یہودیون نے بہی اسیطرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بہی دیکہ اونکی ریا مین شریک ہوا جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے تو مینے سبہون کے سامنے پطرس کو کہا انتہی۔ دیکہو اسجگہہ جناب پولوس مقدس حسب عقیدۂ عیسائیان الہام سے جناب اعظم الحوارئین پطرس کو اور برنباس کو مکار اور ریاکار اور انجیل سے پہرے ہوئے بیان فرماتے ہین۔ جب اعظم الحوارئین کا یہہ حال ہے تو دوسرے حواریون کی تو کچہہ بات ہی نہین۔ پنجم خود عیسائیون کے پیشوا اور بڑے بڑے عالم وفاضل اسبات کے قائل ہین کہ حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بہی غلطی کی ہے چنانچہ وارڈ صاحب نے اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکہا ہے کہ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم سے ہوا تہا لکہتے ہین کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے اور برنشس کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا یروشالم کے غلطی کہائی ہے انتہی۔ ایسے ہی اور بہی بہت سے قول ہین مگر چونکہ پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۷ مین مان لیا ہے کہ ضرور حواریون سے غلطی

ہوئی ہی بلکہ صفحہ ۱۲۹ مین لکھا ہی کہ روح القدس سی مستفیض ہونا اور صدور کرامات دلیل نبوت بلکہ ایمان کی نہین ہی۔ پس جب یہہ حال ہی تو ہم کونسی دلیل سی یقین کرین کہ جو کچھہ اونہون نی مسیح کا حال یا اونکی تعلیم کو قلمبند کیا ہی وہ سب صحیح اور الہام سی لکھا ہی بلکہ برخلاف اسکی انکی مصنفین نی بہت سی روایتین اور کئی ایک حوالی جناب مسیح اور اپنی طرف سی ان اناجیل مین ایسی لکھے ہین جو صریحاً غلط ہین جس سی صاف پایا جاتا ہی کہ اونہون نے اونکو الہام سی نہین لکھا اور نہ مسیح ہی نی ایسا فرمایا ہوگا ورنہ اگر یہہ الہام سی لکھتے یا مسیح نی فرمایا ہوتا تو ہرگز غلط نہ نکلتا چنانچہ اسجگہہ بطور نمونہ چند مثالین ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

(۱)۔ انجیل متی باب ۲۔ آیت ۲۳ مین مسیح کی نسبت لکھا ہی کہ۔ وہ جو نبیون نی کہا تھا پورا ہوا کہ وہ ناصری کہلائیگا۔ انتہی۔ یہہ حوالہ بالکل جھوٹا ہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین مسیح کی حق مین یہہ کہین نہین لکھا کہ وہ ناصری کہلائیگا۔ اس انجیل کی مصنف نی محض واسطی معتقد کرنی لوگون کی ایسا لکھدیا ہے +

(۲)۔ مسیح کا قول یہہ دیکر بجواب اوس طعن کی کہ وہ مسیح کی شاگرد دن پر بسبب عدم حرمت یوم سبت کی جو اونسی ظاہر ہوا تھا کرتی تھی انجیل متی باب ۱۲۔ آیت ۵ مین اسطرحپر منقول ہی۔ کیا تمنی توریت مین نہین پڑھا کہ کاہن سبت کی دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہین کرتی تو بہی بیگناہ ہین انتہی۔ توریت مین اس روائت کا نشان تک کہین نہین بلکہ اسکی عوض بہت سی جگہہ تعظیم یوم سبت کی تاکید اور ابدیت بنی اسرائیل کے حق مین خواہ کاہن ہون یا غیر کاہن لکھی ہی یہانتک کہ حرمت کا تارک واجب القتل ہے جیساکہ خروج کی باب ۳۱۔ آیت ۱۴ اور گنتی کی باب ۱۵۔ آیت ۳۵ مین مصرح ہی

(۳)۔ انجیل متی باب ۱۶ مین حضرت مسیح کا قول اسطرحپر منقول ہی۔ ۲۷ کیونکہ ابن آدم اپنی باپ کی جلال مین اپنے فرشتون کی ساتھہ آویگا تب ہر ایک کو اوسکی اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ ۲۸ مین تم سی کہتا ہون کہ اونمین سی جو یہان کہڑی ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتی دیکھہ لین موت کا مزانہ چکھینگے۔ پہر انجیل متی باب ۲۴۔ آیت ۳ سی ۳۴ تک۔ اور انجیل مرقس باب ۱۳۔ آیت ۴ سی ۳۰ تک اور انجیل لوکا باب ۲۱۔ آیت ۷ سی ۳۲ تک مین لکھا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ مسیح نی فرمایا کہ جب مین بادلونمین بڑی قوت اور جاہ و جلال سی ظاہر ہو کر آؤنگا اوس وقت آفتاب سیاہ ہوجاویگا اور چاند اپنی نور کو نہ دیگا اور ستاری گر پڑینگی اور قوت آسمان کی ٹوٹ جاویگی تبتک اس زمانہ اور پشت کی لوگ نہ گذرینگی انتہی۔ پہر انجیل متی باب ۲۶۔ آیت ۶۴ و ۶۵ مین لکھا ہی۔ کہ حضرت مسیح نی صلیب پر چڑہنی سی پہلے سردار کاہن کو فرمایا تہا کہ تم مجہی بادلون مین آسمان سی اوترتی دیکھوگی۔ انتہی یہہ تینون روایتین بالکل خلاف واقع برآمد ہوئی ہین کیونکہ اٹھارہ سو سال سی زیادہ عرصہ گذر گیا ہی کہ جناب مسیح حسب بیان آیات مندرجہ

بالا کے ابھی تک تشریف نہین لائے اور مخاطبین بلکہ اونکی ذریات مین سے کسی کی خاک تک بھی باقی نہین رہی پس اگر جناب مسیح نے ایسا فرمایا ہوتا یا یہہ اناجیل الہام سے لکھی جاتین تو ہرگز ایسی غلطی فاحش انمین واقع نہوتی - ہدایت المسلمین اور اظہار عیسوی کے مصنفون نے ان آیات کو سچا ثابت کرنے اور اپنے اوپر سے ندامت رفع کرنیکے لئے بہت کچھہ ہتہ پانو مارے ہین مگر کچھہ نہو سکا اور ہوتا بھی کیون اناجیل کے خود مفسر اس مقام پہ حیران و لاچار ہین چنانچہ اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر جلد ا کے صفحہ ۱۹ مین بعد اٹکلی تاویلات دور دراز اور تباہی یروشلم پر ان آیات کو محمول کرنے کے لاچار ہوکر اسطرح پر لکھتے ہین کہ - "تو بھی یہہ باتین پوری تکمیل قیامت کے دن پائینگی" پس جب یہہ باتین قیامت کو پوری ہونگی تو ضرور یہہ آیتین غلط ٹھہرین کیونکہ یہان لکھا ہے کہ جبتک یہہ باتین واقع نہولینگی تب تک اس زمانہ کے لوگ نہ مرینگے حالانکہ اون لوگون کا نام ونشان تک باقی نہین رہا ہے +

(۴) - متی باب ۱۹ - آیت ۲۸ مین حضرت مسیح کا قول حواریون کے حق مین اسطرح پر منقول ہے - یسوع نے کہا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم جو میرے پیچھے ہو لئے جب نئی خلقت مین ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تم بھی بارہ تختون پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کروگے - انتہی دیکھو یہہ خبر بھی صریحًا خلاف واقع برآمد ہوئی ہے کیونکہ یہودا حواری جو انہین بارہ مین سے تہا جنکے لئے یہہ وعدہ ہے بوجہ گرفتار کرانے مسیح کے قطعًا جہنمی ہوگیا ہے +

(۵) متی باب ۱۹ - آیت ۲۹ - اور جسنے گہر یا بہائی یا بہن یا ماباپ یا جورو یا بال بچون یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سوگنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا - مرقس باب ۱۰ - ۲۸ تب پطرس نے اوسے کہا دیکھہ ہمنے سب کچھہ چھوڑا اور تیرے پیچھے ہو لئے - ۲۹ یسوع نے جواب دیا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ ایسا کوئی نہین جسنے گہر یا بہائیون یا بہنون یا باپ یا ما یا جورو یا لڑکے بالون یا کہیتون کو میرے اور انجیل کے لئے چھوڑ دیا ہے ۳۰ جو بالفعل اس جہان مین سوگنا نہ پاوے - گہر اور بہائی اور بہن اور ما اور لڑکے اور کہیت تصدیعون کے ساتھہ اور آنیوالے جہان مین ہمیشہ کی زندگی پاویگا - انتہی - یہہ آیات بالکل غلط ہین کیونکہ انکے بموجب لازم آتا ہے کہ جس شخص نے مسیح کے لئے اپنے ماباپ یا عورت یا بہائی بہن کو چھوڑا ہو اوسکو ضرور دنیا مین ہی سو باپ یا سو مائین یا سو عورتین یا سو بہائی بہن ملین حالانکہ یہہ ناممکن ہے اور نہ کبھی ایسا ہوا ہی ہے - اور اگر کسی کو دنیا مین ایسا انعام ملا ہو تو اوسکا پتہ دین - علاوہ اسکے جو عیسائی قرآن کی بعض آیات وعدہ و وعید پر اعتراض کیا کرتے ہین اونکو غور کرنا چاہئے کہ یہان مسیح اپنی پیروی کے لئے لوگونکو کیسا دنیاوی طمع دیتے ہین +

Marfat.com

(۶)- متی باب ۲۷- ۵۰- اور یسوع نی پہر بڑی شور سی چلّا کر جان دی ۵۱- اور دیکہو ہیکل کا پردہ اوپر
نیچی تک پہٹ گیا اور زمین کانپی اور پتہر تڑک گئی ۵۲- اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون
جو آرام مین تہی اُٹہین ۵۳- اور اوسکی اُٹہنے کے بعد قبرون سی نکلکر اور مقدس شہر مین جا کر بہتونکو نظر آ
دیکہو اگر یہہ باتین صحیح ہوتین تو ہقدر واقعات عظیمہ سوائی انجیل کے اور تواریخ مین بہی درج ہوتی کہ مسیح
جان دینی کے وقت یہہ یہہ باتین ظہور مین آئین حالانکہ سوائی انجیل متی کی قبرون سی پاک لوگون کی لاشین
نکلکر مقدس شہر مین آنے کے بیانات دیگر اناجیل مین بہی مفقود ہین دیگر تواریخ کا تو کیا ذکر ہی +

(۷)- انجیل مرقس باب ۱۶- آیت ۱۷ و ۱۸- اور وی جو ایمان لائینگی اونکی ساتہہ یہہ علامتین ہونگی کہ وی
نام سی دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اوٹہالینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پینگی
کچہہ نقصان نہوگا وی بیمارونپر ہاتہہ رکہینگے تو چنگی ہو جاوینگی- پہر انجیل یوحنا باب ۱۴- آیت ۱۲- مین
سی سچ کہتا ہون کہ جو مجہپر ایمان لاویگا یہہ کام جو مین کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اس سی بہی زیادہ- انتہی
دیکہو یہہ آیتین بہی بالکل غلط ہین کیونکہ اگر مسیح نی ایسا فرمایا ہوتا تو ضرور مومنین مسیح کی ساتہہ علامات
مذکورہ بالا ہوتین حالانکہ صرف مومنین تو بجائی خود بڑی بڑی پادری صاحبان جو باعث تقوی اور دیانت
کے بعینہ مسیح مجسم بنی ہوئی ہین اوصاف مذکورہ بالا سی بالکل عاری ہین- پس معلوم ہوا کہ ضرور یہہ آیتین بعد
الہام کی لکہی گئی ہین یا یہہ کہ حسب فرمودہ جناب مسیح کی کوئی سچا عیسائی نہین- بعض کرسچن کہا کرتی ہین کہ یہہ
حواریون کی نسبت حضرت مسیح نی فرمایا تہا لیکن وہ یہہ نہین سمجہتی کہ یہہ بطور موجبہ کلیہ کی ہی یعنی ہر ایک شخص جو مسیح
پر ایمان لاویگا اوسکی ساتہہ یہہ معجزات ہونگی- دوم حواری تو اس ارشاد سی پہلے ہی جناب مسیح پر ایمان لا چکی تہی
بلکہ روح القدس بہی اونکی پاس تہا دیکہو متی ۱۰- ۲۰- پہر اونکی حق مین ایسا فرمانا کہ جو مجہپر ایمان لاویگا
محض بے معنی اور بالکل خلاف محاورہ ہی +

135396

(۸)- مرقس باب ۸- آیت ۱۲ قول مسیح بمطابق طالبان معجزہ یون مرقوم ہی- اوسنی (مسیح نی) اپنی دل سی آہ
کہینچکر کہا کہ اس زمانہ کی لوگ کیون نشان چاہتی ہین مین تم سی سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کی لوگونکو کوئی نشان
نہ دیا جائیگا انتہی- اور متی باب ۱۲- آیت ۳۹ کی اخیر مین اسطرح پر لکہا ہی- "پر یونس نبی کی نشان کی سوا کوئی نشان
انہین دکہایا نہ جائیگا"- اگر یہہ آیات سچی اور الہامی ہین تو بموجب انکی چاہیی کہ سب معجزات مسیح کی جو تقریباً
پندرہ سولہ اناجیل مین مرقوم ہین جہوٹی اور بناوٹی ہین کیونکہ آیات مذکورہ بالا مین مسیح نی صاف فرمایا ہی کہ

(اُ)س زمانہ کی لوگونکو کوئی معجزہ نہ دکہاونگا - پس ضرور یا تو آیات مذکورہ بغیر الہام لکہی گئی ہین یا معجزات بنا دی گئی ہین ورنہ معاذاللہ مسیح دروغگو ٹہرتے ہین +

(۹) - لوکا باب ۲۳ مین آیت ۳۹ سی ۴۳ تک مسیح اور اون دو بدکارون کی گفتگو جو اُسکی ساتہہ پہانسی دیے گئے اسطرحپر منقول ہے - اور ایک اون بدکارونمین سی جو صلیب پر لٹکائی گئے تہے اوسی طعنہ دیکر کہتا تہا کہ اگر تو مسیح ہے تو آپکو اور ہمکو بچا - دوسرے نے اوسی ملامت کرکی جواب دیا کیا تو بہی خدا سی نہین ڈرتا - اور اوسنی یسوع سی کہا اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت مین آوے مجہے یاد کیجیو - یسوع نے اوسی کہا مین تجہسی سچ کہتا ہون کہ آج تو میرے ساتہہ بہشت مین ہوگا انتہی ملخصاً - مسیح کا یہہ وعدہ غلط ثابت ہوا کیونکہ مسیح تو مصلوب ہوکر تین دن رات قبر مین رہے جسکی بابت ڈاکٹر فانڈر حل الاشکال کے صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین لکہتا ہی کہ مسیح موت کی بعد جہنم مین گیا اور وہان کی روحونکو تعلیم دی اسکی بعد آسمان پر اُٹہایا گیا اور خدا کی دہنی ہاتہہ جا بیٹہا دیکہو مرقس ۱۶ - ۱۹ - پس جبکہ مسیح تین روز تک بہشت مین نہ گئے تو وہ بدکار اوسی روز مسیح مصلوب کے ساتہہ کسطرح بہشت مین داخل ہوا ہوگا - اگر قول فانڈر صاحب صحیح سمجہا جاوی تو بجائی بہشت کی مسیح کی ہمراہ دوزخ مین البتہ اُسی روز داخل ہو سکتا ہی +

(۱۰) - انجیل یوحنا کی اخیر آیت ۲۵ مین لکہا ہی - پر اور بہی بہت سی کام ہین جو یسوع نی کئی اور اگر وی جدا جدا لکہی جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین - دیکہو یہہ محض شاعرانہ مبالغہ اور غیر الہامی آیت بلکہ صریح کذب ہی کیونکہ اگر فرض کیا جاوی کہ مسیح نی اپنی ۳۳ سال کی زندگی مین سو ہزار عجیب کام کئی تاہم اونکی قلمبند شدہ حالات کی کتاب ایک مکان کی کونی مین سما سکتی ہین کجا یہہ کہنا کہ تمام جہان مین نہ سما سکین کیا اتی بہی زیادہ کوئی جہوٹا مبالغہ ہوگا +

(۱۱) - اعمال باب ۷ - ۱۵ - اور یعقوب مصر مین گیا وہان وہ اور ہمارے باپ دادی مر گئے - ۱۶ - اور وی اونکو سکم مین لیگئے اور اوس مقبرہ مین جسکو ابرہام نی بنی حمور سکم کی باپ سی روپئے دیکی مول لیا تہا گاڑا - انتہی - یہان لوکا نے تین غلطیان کی ہین - ایک یہہ کہ سکم کی اوس زمین مین جو بنی حمور سکم کی باپ سی خریدی گئی تہی اونہین یعقوب کو گاڑا نہین گیا تہا بلکہ یوسف کو گاڑا تہا - دوم وہ زمین ابرہام نی نہین بلکہ یعقوب نی سو قسیتہ دیکر مول لی تہی چنانچہ یہہ دونون باتین پیدایش ۳۳ - ۱۸ - اور یشوع ۲۴ - ۳۲ سی ظاہر ہین - سوم یعقوب مکفیلہ کی مغارہ مین جسی ابرہام نی گورستان کی ملکیت کی لئی عفرون حتی سی ممری کے مقابل مول لیا تہا گاڑا تہا جیسا کہ پیدایش ۵۰ - ۱۳ مین ہی - اور ان غلطیونکو مفسرین اناجیل نی بہی تسلیم کرلیا ہی +

دلیل چہارم - قطع نظر اسکی کہ اناجیل اربعہ مسیح کے حالات کم و بیش یا پیش و پس بیان کرنے مین آسمان و زمین کا فرق رکہتی ہین خود نفس معاملہ و مطلب مین جا بجا انمین اختلاف فاحش واقع ہوا ہے حالانکہ ان اناجیل کے یکے بعد دیگرے تالیف ہونیکے سبب سے انجیل متی کے بعد ہر ستہ اناجیل کے مؤلفین کو انجیل سابق کے دیکھنے اور بغیر الہام تطابق دینے کا بخوبی موقع حاصل تہا کجا یہ کہ الہام سے انکے لکھے جانیکا دعوی کیا جائے چنانچہ بطور نمونہ چند اختلاف بیان کئے جاتے ہین -

(١) - انجیل متی باب ٨ مین لکہا ہے - ٢٨ جب وہ اس پار گرگسینون کے ملک مین پہنچا دو شخص جنپر دیو چڑہے تہے قبرون سے نکلکر اوسے ملے - انتہی - اسی قصہ کو مرقس باب ٥ - آیت ١ و ٢ - اور لوکا باب ٨ - آیت ٢٦ و ٢٧ مین اسطرح پر لکہا ہے اور وے دریا کے پار گدرینون کے ملک مین پہنچے اور جبوین وہ کشتی سے اوترا ووہین ایک آدمی جسمین ایک ناپاک روح تہی قبرون سے نکلتے ہوئے اوسے ملا انتہی بعبارت مرقس - دیکھو متی بیان کرتا ہے کہ دو آدمی مسیح کو ملے تہے اور مرقس و لوکا ایک آدمی کا ملنا بیان کرتے ہین اور لفظ گرگسینون اور گدرینون کا اختلاف جو علیحدہ علیحدہ دو شہر ہین اسکے علاوہ ہے

(٢) - متی باب ١٨ - آیت ١ - اوسوقت شاگردون نے یسوع پاس آکے اوس سے پوچہا کہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا کون ہے ٢ یسوع نے ایک چہوٹا لڑکا بلا کے اوسے اونکے بیچمین کہڑا کیا - انتہی - یہی قصہ مرقس باب ٩ - آیت ٣٣ و ٣٤ - اور لوکا باب ٩ - آیت ٤٦ و ٤٧ مین اسطرح پر لکہا ہے - پہر اونکے درمیان یہہ بحث اوٹہی کہ ہم مین سب سے بڑا کون ہے یسوع نے اونکے دلونکا خیال جانکر ایک لڑکے کو لیا اور اپنے پاس کہڑا کیا - انتہی بعبارت لوکا - دیکھو انجیل متی سے تو ظاہر ہے کہ مسیح کے شاگردون نے مسیح سے سوال کیا کہ ہم مین بڑا کون ہے اور دوسری انجیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مسیح سے خود نہین پوچہا تہا بلکہ مسیح نے اونکے دلونکا خیال دریافت کرکے اوسکا جواب دیا تہا +

(٣) - انجیل متی کے باب ٢٠ کی آیات ٢١ و ٢٢ سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کے پاس یعقوب اور یوحنا حواری کی ماں نے آکر درخواست کی کہ میرے بیٹونکو یہہ مرتبہ بخش کہ تیری بادشاہت مین وے دونون تیرے داہنے اور بائین بیٹہین - اور انجیل مرقس کے باب ١٠ - آیت ٣٥ سے ظاہر ہے کہ خود یعقوب اور یوحنا نے آکر مسیح کو کہا کہ ہمکو یہہ مرتبہ دے کہ بادشاہت مین تیرے داہنے اور بائین بیٹہین +

(٤) - انجیل متی مین باب ٢٧ کی آیت ٣١ سے ٣٢ تک اور مرقس مین باب ١٥ کی آیت ٢٠ سے ٢١ تک اور لوکا مین باب ٢٣ کی آیت ٢٦ سے ٣٣ تک لکہا ہے کہ جب مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لئے جاتے تہے تو شمعون نام قرینی کو جو شہر کے باہر سے آتا تہا بیگار پکڑ کر صلیب اوسپر رکہدی کہ یسوع کے پیچہے پیچہے لے چلے اور جب وے اوس جگہہ پر جسے کہتے

نام کہتے تہے پہنچے تو وہان اوسے صلیب دی- لیکن انجیل یوحنا باب ۱۹ مین آیت ۱۶ سے ۱۸ تک یون لکہا ہے- اور
وے یسوع کو پکڑ کے لے گئے سو وہ اپنی صلیب اوٹہاے ہوے اوس جگہہ کو جو کہوپڑی کا مقام کہلاتا ہے نکلگیا وہان
اونہون نے اوسے اور اوسکے ساتہ دو اور کو صلیب پر کہینچا- انتہی دیکہو پہلی تینون اناجیل سے ظاہر ہے کہ تا
مکان کہوپڑی شمعون صلیب کو لیگیا اور انجیل یوحنا سے ثابت ہے کہ اوس مقام تک خود جناب مسیح صلیب اوٹہاے
لے گئے تہے یہ معلوم نہین دونون بیانون سے کونسا صحیح ہے +

(۵) - انجیل متی باب ۲۶- آیت ۳۴- اور لوکا باب ۲۲- آیت ۳۴- اور یوحنا باب ۱۳- آیت ۳۸ مین لکہا ہے کہ
یسوع نے پطرس سے کہا مین تجہہ سے سچ کہتا ہون کہ تو اسی رات کو مرغ کے بانگ دینے کے پہلے تین بار میرا انکار کریگا
انتہی بعبارت متی- چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب پطرس مسیح کا تین دفعہ انکار کر چکا تو جہٹ مرغ نے بانگ دیدی جیسا کہ
متی باب ۲۶- آیت ۷۴ و ۷۵- اور لوکا باب ۲۲- آیت ۶۰ و ۶۱ مین مصرح ہے- لیکن انجیل مرقس کے باب ۱۴- آیت
۳۰ مین لکہا ہے کہ یسوع نے اوسے کہا مین تجہہ سے سچ کہتا ہون کہ آج ہی کی رات مرغ کے دو بار بانگ دینے کے آگے تو
تین بار میرا انکار کریگا- انتہی چنانچہ اسکے بعد مرقس نے باب مذکور کی آیت ۶۶ سے ۷۲ تک مسیح کے قول کو اپنے بیان سے
اسطرح پر تطبیق دی ہے کہ پطرس کے پہلی دفعہ انکار کرنے پر مرغ نے ایک بانگ دی پہر جب وہ دفعہ اور انکار کر چکا تو
مرغ نے دوسری بانگ دی- علاوہ اسکے متی ۲۶- ۷۴- اور مرقس ۱۴- ۷۱ مین پطرس کے مسیح سے تیسری دفعہ کے انکار
مین لکہا ہے کہ تب وہ (پطرس) لعنت بہیجکر اور قسم کہا کر کہا کہ مین اس شخص (مسیح) کو نہین جانتا- انتہی بعبارت
متی- اور لوکا باب ۲۲- آیت ۶۰ مین پطرس کے تیسری دفعہ کے انکار پر یہہ الفاظ لکہے ہین- پطرس نے کہا اے شخص مین
نہین سمجہتا کہ تو کیا کہتا ہے- انتہی- دیکہو کہان قسم کہا کر اور لعنت بہیجکر انکار کرنا اور کہان یہہ کہنا کہ مین نہین سمجہتا
کہ تو کیا کہتا ہے- نہین معلوم ان بیانات سے کس انجیل کا بیان صحیح ہے +

(۶) - انجیل متی باب ۲۸- آیت ۱ مین بعد مدفون ہونے مسیح کے اسطرح پر لکہا ہے کہ جب ہفتہ کے پہلے دن پو پہٹنے لگی تو
مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکہنے آئین- اور انجیل یوحنا باب ۲۰- آیت ۱ مین لکہا ہے- ہفتہ کے پہلے دن
مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی- لیکن انجیل مرقس باب ۱۶- آیت ۲ مین اسطرح پر لکہا ہے کہ ہفتہ
کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوے قبر پر آئین- دیکہو کہان پو پہٹنے اور اندہیرے کے وقت قبر پر آنا اور
کہان یہہ بیان کہ سورج نکلتے ہوے قبر پر آئین +

(۷) - انجیل مرقس باب ۱۶- آیت ۵- اور انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۲ سے ۵ تک مریم مگدلینی وغیرہ کی نسبت لکہا ہے کہ

قبر مین جاکر اونہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکھا- انتہی بعبارتہٖ مرقس لیکن لوکا باب ۲۴ کی آیت ۳ و ۴ مین اسطرح پر لکہا ہے- اور اندر جا کے یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وے اس بات سے حیران تہین دیکہو دو شخص چمچماتی پوشاک پہنے اونکے پاس کہڑے تہے- اور انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۱ و ۱۲ مین اسی قصہ کو اسطرح پر لکہا ہے- لیکن مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئے جبکہ قبر مین جہک کے نظر کی تو دو فرشتے سفید پوشاک مین ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پائینتانے جہان یسوع کی لاش رکہی تہی بیٹہے دیکہے
دیکہو یہان ایک ہی قصہ مین تینون اناجیل کے بیانات مختلف مین +

(۸)- انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۱ سے ۵ تک مریم مگدلینی اور دوسری مریم کا مسیح کی قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہے اور مرقس باب ۱۶ مین آیت ۱ سے ۸ تک مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومی کا قبر پر آنا وغیرہ لکہا ہے اور یوحنا باب ۲۰ مین آیت ۱ سے ۱۸ تک صرف مریم مگدلینی کا قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہے- دیکہو پہلی انجیل والا دو عورتون کا دوسرا تین عورتون کا تیسرا صرف ایک عورت کا قبر پر آنا لکہتا ہے- کیا خوب الہام ہوا بچون کا کہیل ٹہرا +

(۹)- انجیل متی باب ۶- آیت ۱۳ مین لکہا ہے- اور ہمین آزمائش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا- پہر اسی انجیل کے باب ۲۶- آیت ۴۱ مین لکہا ہے- جاگو اور دعا مانگو تا کہ امتحان مین نہ پڑو- پہر لوکا باب ۲۲- آیت ۴۰ مین ہے- اونے (مسیح) اونسے کہا دعا مانگو تا کہ آزمائش مین نہ پڑو- مگر برخلاف اسکے نامہ یعقوب باب ۱ آیت ۱۳ مین اسطرح پر لکہا ہے کہ جب کوئی امتحان مین پہنسے تو وہ نہ کہے کہ مین خدا کی طرف سے امتحان مین پہنسا کیونکہ خدا بدیون سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا- دیکہو متی کے بیان سے خدا آزمانیوالا ثابت ہوتا ہے اور یعقوب اسکی تردید کرتا ہے +

(۱۰)- نامہ اقرنتیان باب ۱۲- آیت ۳ مین ہے- پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سے بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہے- پہر خود وہی نامہ گلیتیان باب ۳- آیت ۱۳ مین لکہتے ہین- مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہے جو کوئی کاٹہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہوا- انتہی دیکہو آپ ہی فرمایا کہ کوئی صاحب الہام شخص مسیح کو ملعون نہین کہہ سکتا ہے- پہر آپ ہی باوجود ادعائے الہام کے مسیح کو معاذ اللہ بادلیل لعنتی و ملعون ثابت کیا +

(۱۱)- انجیل متی باب ۲۰ مین ہے- ۲۹ جب وے اریحا سے روانہ ہونے لگے بڑی بہیڑ اوسکے پیچہے ہولی- ۳۰- اور دیکہو دو اندہے جو راہ کے کنارے بیٹہے تہے جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر- لیکن انجیل لوکا باب ۱۸ مین آیت ۳۵ سے ۳۸ تک اور نیز مرقس باب ۱۰ آیت ۴۶ و ۴۷ مین اسطرح پر لکہا ہے کہ پہر ایسا ہوا کہ جب وہ اریحا کے نزدیک

نزدیک آیا ایک اندہا راہ پر بیٹہا بہیکہ مانگتا تہا اوسنی پکار کی کہا ای یسوع ابن داؤد مجہپر رحم کر- انتہی بعبارت لوکا- دیکہو متی لکہتا ہی کہ دو اندہی راہ پر بیٹہی تہی- لوکا و مرقس لکہتی ہین کہ ایک اندہا بیٹہا تہا- دوم متی و مرقس کی بیان مین ہی کہ جب مسیح اور اوسکی شاگرد اریحا سی روانہ ہوئی تو دو اندہی راہ پر بیٹہی ہوئی پائی اور لوکا لکہتا ہی کہ جب مسیح مع شاگردان اریحا کی نزدیک آیا تو یہہ ماجرا گذرا- اور وہ جو اظہار عیسوی مین پہلی اختلاف کی جواب مین بہ تقلید تفسیر اسکاٹ یہہ تاویل کی گئی ہی کہ دراصل دو ہی اندہی تہی مگر مرقس و لوکا نی اونمین سی صرف مشہور اندہی کا ذکر کردیا اور دوسری گمنام کو چہوڑ دیا- لیکن اس سی حقیقی اختلاف رفع نہین ہوسکتا بلکہ وہ تو جیون کا تیون قائم ہی کیونکہ رفع اختلاف تو جب ہوتا کہ جب ایسی تاویل مناسب کیجاتی کہ اوس سی متی کیطرح مرقس و لوکا کی بیان مین بہی دو اندہون کا ذکر موجود ہونا ظاہر ہوتا- سو اسکو تطبیق نہین کہا کرتی بلکہ سبب اختلاف کہتی ہین- اکثر اختلافات کی تطبیق مین مفسرین اناجیل کی ایسی ہی تاویل دیکہی جاتی ہین کہ بجائی تطبیق کی اونسی صرف سبب اختلاف ثابت ہوتا ہی جس سی خواہ نخواہ اونکی فہم و ذکا پر ہنسی آتی ہے +

کُتب قسم دوم

اول[۱]- کتاب اعمال- یہہ کتاب بزعم عیسائیان لوکا کی تصنیف کی ہی جسمین حواریون کی اعمال بطور تاریخ مرقوم ہین دوم[۲]- نامہ پولوس کا رومیونکو- سوم[۳] نامہ پولوس کا قرنتیونکو- چہارم[۴] نامہ دوم پولوس قرنتیونکو- پنجم[۵] نامہ پولوس کا گلیتیونکو- ششم[۶] نامہ پولوس افسیونکو- ہفتم[۷] نامہ پولوس فلپیونکو- ہشتم[۸] نامہ پولوس قلسیونکو- نہم[۹] نامہ اول پولوس تسلونیقیون کو- دہم[۱۰] نامہ دوم تسلونیقیون کو- یازدہم[۱۱] نامہ اول پولوس طیمطاؤس کو- دوازدہم[۱۲] نامہ دوم پولوس طیمطاؤس کو- سیزدہم[۱۳] نامہ پولوس طیطس کو- چہاردہم[۱۴] نامہ پولوس فلیمون کو- پانزدہم[۱۵] نامہ پولوس عبرانیونکو- واضح ہو کہ یہہ پولوس اول یہودی تہا عیسائی ہونی سی پہلی عیسائیونکو بہت تکلیفین دیا کرتا تہا چنانچہ اسکا ذکر کتاب اعمال حواریونمین بخوبی مصرح ہی بلکہ یہہ خود اپنی نامہ گلیتیون کی باب ۱- آیت ۱۳ و ۱۴ مین اسبات کا مقر ہے- عروج مسیح کی دو سال بعد تائب ہو کر عیسائی ہوا ہی اسنی مسیح کو آسمان پر چڑہنی سی پہلے نہین دیکہا مگر یہہ کہتا ہی کہ مسیح عروج کی بعد اوس وقت کہ جب مین دمشق کیطرف جاتا تہا تو راستہ مین اور دوسری دفعہ یروشلم مین جناب مسیح کو دیکہا ہی اور اپنی تئین مسیح کی رسولونمین قرار دیتا ہی چنانچہ جابجا اپنی نامونمین لکہتا ہی کہ مین اپنی تئین سب سی بڑی رسولون سی کچہہ کم نہین سمجہتا ہون دیکہو نامہ دوم قرنتیان باب ۱۱- آیت ۵ و باب ۱۲- آیت ۱۱- اہلی عیسائی اسکو بمنزلہ حواریون اور پیغمبرون مثل موسی وغیرہ کی سمجہتی ہین- لیکن ہماری نزدیک اسکا قول ہرگز مستند نہین ہی کیونکہ عیسائیون اور

Marfat.com

اہل اسلام کی کتب سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ شخص بڑا مکار تہا۔ اسنے توریت کی نسبت بہت سخت و سست کہا ہے کہ جسکا بیان موجب طوالت ہے اور کچھہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔ آخر کو دوسری بار روم مین آکر لوگون کے ہاتھہ سے مقتول ہوا۔
[16] شانزدہم نامہ یعقوب حواری۔ [17] ہفتدہم نامہ اول پطرس حواری۔ [18] ہژدہم نامہ دوم پطرس [19] نوزدہم نامہ اول یوحنا [20] بستم نامہ ۲ یوحنا۔ [21] بست یکم نامہ ۳ یوحنا۔ [22] بست و دوم نامہ یہودا حواری۔ [23] بست و سوم مکاشفات یوحنا۔

یہہ سب نامجات و کتب اناجیل کے ساتھہ شامل کیے گئے ہین اور اس ساری مجموعہ پر انجیل کا اطلاق کیا گیا ہے لیکن ان سب نامجات وغیرہ کو ساری عیسائی نہین مانتے۔ چونکہ پادری عمادالدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۶ مین قسم دوم کی بعض کتب کے تسلیم و عدم تسلیم کے اختلاف کو مان لیا ہے اسلئے سب عیسائیون کے اقوال کو یہان بیان کرنا کچھہ ضرور نہین صرف اونکے ایک عذر خام کا جو اونہون نے اس اختلاف کے جواب مین لکھا ہے جواب الجواب لکھا جاتا ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہین کہ "بیشک ان نامجات کی قبولیت اور عدم قبولیت مین اختلاف پڑا تہا اور لازم بہی یہی تہا کہ اختلاف پڑتا کیونکہ متفرق نامجات متفرق ملکونمین بعض سولون کیطرف سے بہیجے گئے پہر جسوقت تمام خطوط ہر ہر جگہہ سے جہان جہان بہیجے گئے جمع کیے گئے تو ضرور ہوا اور مقتضائے ایمان بہی تہا کہ اونکی تسلیم مین اختلاف پڑتا اسکی مثال یون ہے کہ اگر کوئی شخص ایک خط لاہور سے آگرہ کو بہیجدے اور ایک پشاور کو پہر دلی مین جاکر ایک خط لاہور کو بہیجدے پہر آگرہ مین جاکر ایک خط دلی کو روانہ کردے اور ایک ملتان کو اب اون سب خطوط پر جہان جہان گئے ہین وہان کے لوگ عملدرآمد کرنے لگین اور بعد مرجانے اوس خط لکہنے والے کے عرصہ دراز کو کوئی اوسکے سب خطونکو ہر ہر ملک سے لاکر ایک کتاب مین جمع کرے تو اب بتلاؤ کہ آگرہ والون کا خط لاہور والے بدون جہگڑے کے کیونکر مانینگے اور دلی والے پشاور والون کا خط بدون دلائل کے بے تسلیم کرینگے" انتہی۔ مین کہتا ہون کہ یہہ عذر محض خام اور بالکل غیر واقع ہے کیونکہ اگر اوس شخص کے تمام خطوط کی ایک ہی تعلیم ہو اور باہم مختلف نہو اور یہہ تعلیم اوس تعلیم سے جو آگے الہامی مانی گئی ہو کسیطرح نقیض اور برخلاف بہی نہو تو پہر اون خطوط کے عدم قبولیت کی کیا وجہ۔ بلکہ اصل حقیقت تو یہہ ہے کہ جب پولوس وغیرہ نے اپنے اپنے خطوط متفرق ملکونمین بہیجے اور وہان کے لوگون نے اون خطوط کی تعلیم توریت و انجیل کے برخلاف پائی تو اونکا انکار کیا چنانچہ یہہ بات اوسوقت کے عیسائیون کے اقوال سے جو ان نامجات کی قبولیت مین مختلف تہے بخوبی صحیح ہے جیسا کہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے کہ پومرن جو شاگرد رشید لوتہر کا اور علمائے کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہے لکہتا ہے کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور کتابون کا حوالہ ایسا مخالف دیتا ہے کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اسلئے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے۔ اور یوسیبوس اپنی تاریخ کی ساتوین جلد کے باب ۲۵

Marfat.com

مین لکھا ہی کہ دیونیتیس کہتا ہی کہ بعض نے ہم سے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور اوسکی رد مین کوشش کی ہی کہ یہہ سب بےمعنی اور بےعقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہی۔ انتہی۔ لارڈنر اپنی تفسیر کی چہٹی جلد کی صفحہ ۱۳۸ مین قول اُرجن کا یون نقل کرتا ہی کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہ کی لوگون نے پولوس کی نامجات کو رد کیا تہا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے۔ پہر اُسی صفحہ مین قول یوسیبیوس کا نقل کرتا ہی کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور اوسکو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا۔ اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکھتا ہی کہ زونیگلس اعمر اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامجات پولوس مین سب کلام پاک نہین اور چند چیزین اونمین غلطی کی ہے۔ انتہی۔ پس دیکہو ان علماء کے اقوال کے بموجب نامجات پولوس وغیرہ کی سب کلام نہ تو موافق توریت اور مطابق الہام اور نہ غلطی سے خالی ہی۔ اب مین ان نامجات کے اون مقامونکو جو توریت و انجیل سے برخلاف ہین بطور نمونہ کے بیان کرتا ہون تاکہ عوام کو بہی معلوم ہو جاوے کہ ان علماء نے کچہہ تحکم اور مکابرہ کی راہ سے ہی انکار نہین کیا بلکہ اونکا انکار محض بسبب برخلاف ہونے اُس تعلیم کے اگلی تعلیم سے ہے۔

(۱)۔ کتاب احبار کے باب ۱۱۔ اور کتاب استشنا کے باب ۱۴ مین بہت سے جانورونکو جو خنزیر بہی اونمین داخل ہے حرام لکہا ہی اور اسیطرح باب ۲۰۔ آیت ۲۵ کتاب احبار مین پاک اور ناپاک جانورونمین تمیز کرنیکی تاکید ہوئی ہی لیکن پولوس مقدس برخلاف اسکی نامہ رومیون کے باب ۱۴۔ آیت ۱۴ مین لکھتے ہین کہ کوئی چیز آپ ناپاک نہین لیکن جو اوسکو ناپاک جانتا ہی اوسکی لئے ناپاک ہی۔ پہر نامہ طیطس کے باب ۱۔ آیت ۱۵ مین لکھتے ہین کہ پاک لوگون کی واسطے سب کچہہ پاک ہی پر ناپاک اور بے ایمانون کے واسطے کچہہ پاک نہین۔ انتہی۔

(۲)۔ کتاب پیدائش کے باب ۱۷ مین ابراہیم اور بنی اسرائیل کی نسبت خداتعالی کا حکم اسطرح پر لکھا ہی۔ ۱۰۔ اور عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان جسے تم یاد رکہو گے یہہ ہی کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے۔ ۱۱۔ اور اپنی بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹہہ دن کا ہو ختنہ کیا جاویگا کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہ زاد کو تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسمونمین عہد ابدی ہوگا ۱۴۔ اور وہ شخص جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگونمین سے کٹ جاوے کہ اوسنے میرا عہد توڑا۔ انتہی اسیطرح توریت کی اور کتابونمین بہی اسکے ابدی ہونیکی تاکید لکہی ہی یہانتک کہ حضرت مسیح کا بہی آٹہوین روز ختنہ ہوا۔ جیسا کہ انجیل لوقا کے باب ۲۔ آیت ۲۱ مین مصرح ہی بلکہ پولوس کے زمانہ تک یہی اوسپر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تیمتہیئوس

شاگرد کا ختنہ کرایا جو اعمال کی باب ۱۶ سی ظاہر ہی۔ لیکن اخیر کو جناب پولوس نامہ گلیتیان کی باب ۵ مین لکھتی ہین۔ ۲۔ اگر تم ختنہ کراؤ تو مسیح سی تمہین کچہہ فائدہ نہوگا۔ ۴ تم جو شریعت کی رو سی راستباز بنا چاہتی ہو تو مسیح سی جدا ہوئی +

(۳) ۔ کتاب خروج کی باب ۲۰ ۔ آیت ۱۰ ۔ اور کتاب استثنا کی باب ۵ ۔ آیت ۱۵ ۔ اور قوانین کی باب ۲۳ ۔ آیت ۳ مین کسقدر روز شنبہ کی عزت کی تاکید ابدالآباد کی لئی لکھی ہی یہانتک کہ جو کوئی اوس دن کام کری واجب القتل ہی۔ اسیطرح کتاب خروج باب ۱۲ ۔ آیت ۱۴ ۔ اور کتاب قوانین کی باب ۲۳ مین حکم عیدون کا بنی اسرائیل کے لئی واجب الرعایت تہا۔ علی ہذا کتاب قوانین کی باب ۶ و ۱۰ ۔ اور کتاب گنتی کی باب ۱۸ مین حکم قربانیون کا ابدالآباد کی لئی بیان ہوا ہی۔ لیکن پولوس ان سب کی نسبت سبکدوشی بیان کرکی نامہ قلسیون کی باب ۲ ۔ آیت ۱۴ مین فرماتی ہین۔ اور حکمون کا دستاویز جو ہمارا مخالف تہا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اوسکو بیچمین سی اوٹہا کی صلیب پر کیلین جڑین انتہی اور حواریون نی بعد مشورہ اور اجتہاد کی انطاکیہ اور شام کی رہنیوالون کی طرف خط لکھا تہا اوس سی صاف ظاہر ہی کہ سوائی چند احکام معدودہ توریت کی ملت عیسوی مین بالکل فراغت ہی جیسا کہ اعمال باب ۱۵ ۔ آیت ۲۸ و ۲۹ مین مصرح ہی +

(۴) انجیل متی باب ۱۹ مین شرعی احکام کی نسبت حضرت مسیح کا ارشاد اسطرح پر منقول ہے۔ ۱۶ ۔ ایک نی آکی اوس سی کہا ای نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷ ۔ اوسنی اوسی کہا کہ تو کیون مجہی نیک کہتا ہی نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہی تو حکمون پر عمل کر۔ پہر متی باب ۷ مین ہی۔ ۲۴ پس جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونہین عمل مین لاتا ہی مین اوسی اوس عقلمند آدمی کی مانند ٹہراتا ہون جسنی چٹان پر اپنا گہر بنایا ۲۶ پر جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونپر عمل نہین کرتا وہ اوس بیوقوف کی مانند ٹہریگا جسنی اپنا گہر ریتی پر بنایا۔ پہر باب ۱۲ ۔ آیت ۳۷ مین ہی۔ کیونکہ تو اپنی باتون ہی سی راستگار گنا جائیگا اور اپنی باتون ہی سی گنہگار ٹہریگا۔ انتہی۔ اور اسی کی مطابق نامہ یعقوب باب ۲ مین ہی۔ ۱۴ ۔ ای میری بہائیو اگر کوئی کہی کہ مین ایماندار ہون اور عمل نکرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اوسی بچا سکتا ہی۔ ۲۴ پس تم دیکہتی ہو کہ آدمی اعمال ہی سی راستباز ٹہرایا جاتا ہی اور صرف ایمان سی نہین۔ انتہی۔ دیکہو حضرت مسیح شریعت کی احکام پر عمل کرنیکی کسقدر تاکید کرتی ہین اور اونکو باعث زندگی یعنی نجات بتاتی ہین اور یہہ کہکر کہ "نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" کس صفائی و صراحت سی اپنی عبودیت کا اظہار کرتی اور اپنی الوہیت و تثلیث کا رد فرماتی ہین۔ مگر برعکس اسکی پولوس شریعت کی احکام کی تعمیل کو ایک بیفائدہ کام بلکہ اونپر عمل کرنیوالونکو لعنتی بتاکر صرف مسیح پر ایمان لانی کو باعث نجات و راستبازی ٹہراتی ہین چنانچہ نامہ رومیونکی باب ۳ ۔ آیت ۲۸ مین فرماتی ہین۔ کیونکہ ہمنی یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ آدمی ایمان ہی سی بے اعمال شریعت کی راستباز

رای - پھر نامہ گلیتون باب ۲ - آیت ۱۶ مین ہی - آدمی نہ شریعت کی کامون سی بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانی سی
ستباز گنا جاتا ہی - پھر باب ۳ - آیت ۱۰ مین فرماتی ہین - کیونکہ وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ کرتی ہین سو لعنت
تحت مین ہین کہ لکھا ہی جو کوئی اون سب باتونکی کرنی پر کہ شریعت کی کتاب مین لکھی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہی +
۵) - انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ مین حضرت مسیح کا ارشاد توریت وغیرہ کی نسبت اسطرحپر منقول ہی "یہہ گمان مت کرو
مین توریت اور نبیونکی کتابونکو منسوخ کرنے آیا ہون مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون" اور اسکے
وجب وائل مین پولوس مقدس کا بھی توریت کی نسبت یہی خیال ہے جیسا کہ نامہ رومیون باب ۳ - آیت ۳۱ مین
رماتی ہین "پس کیا ہم شریعت کو ایمان سی باطل کرتی ہین ایسا نہووی بلکہ ہم تو شریعت کو قائم کرتی ہین" اسکی بعد
یہہ خیال مین تبدیلی ہوئی تو نامہ گلیتون کی باب ۳ - آیت ۲۴ مین اسطرحپر فرمایا "پس شریعت مسیح تک پہنچانی کو
ہمارا اوستاد ٹھہری تاکہ ہم ایمان سی راستباز گنی جاوین" - یعنی شریعت سے جو مراد توریت سی ہی ہمین صرف یہہ فائدہ
ہوا کہ اوسنی مسیح تک ہمین پہنچایا - مگر آخرکار اس فائدہ کو بھی نظرانداز کرکی نامہ عبرانیون کی باب ۷ مین اسطرحپر ارشاد
فرمادیا - ۱۸ پس اگلا قانون (توریت) اسلئی کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹھ گیا ۱۹ کیونکہ شریعت نی کچھ کامل نہ کیا -
پھر اسی کی باب ۸ آیت ۷ مین فرمایا - کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بےعیب ہوتا تو دوسری کی لئی جگہہ کی تلاش نہوتی انتہی
ہارنس صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کی صفحہ ۴۷ مین زیر آیت ۱۸ باب ۵ - انجیل متی لکھتی ہین کہ توریت کی احکام تین قسم کی ہین
ایک اخلاقی دوم رسمی سوم ملکی - سو ان مین سی اول قسم کی حکم تو کبھی بدل نہین سکتی مگر باقی دونون قسم کی احکام منسوخ
ہو سکتی ہین - پھر جلد ۲ کی صفحہ ۲۳ مین بدفعہ ۵ و ۶ لکھتے ہین کہ جسقدر دین عیسوی بڑہتا اور پہیلتا گیا اوسیقدر
آئین موسوی منسوخ ہوتی گئے اور اب وہ وقت قریب آگیا تہا کہ تعلیم موسوی آئندہ کو منسوخ کیجائی اور اوسکا کچھ لحاظ
نہ کیا جائی - پھر لکھتی ہین کہ اکثر یہود جو دور دور سی یروشلم کو آتی تہی وہ پولوس مقدس کو دشمن موسوی کہا کرتی
تہی - پھر جلد ۳ کی صفحہ ۱۳۰ مین زیر آیت ۱۴ باب ۱۴ نامہ رومیان لکھتی ہین کہ پولوس کی کلام سی صاف ثابت ہوتا ہی
کہ آئین انتظام موسوی منسوخ ہوگیا اور ان احکام منسوخ شدہ مین احکام حلت و حرمت حیوانات بہی شامل ہین -
پھر جلد ۵ مین زیر آیت ۱۵ باب ۱ نامہ طیطس لکھا ہی کہ یہہ جو یہود بعض حیوانات کو پاک اور بعض کو ناپاک جانتی تہی پولوس
مقدس فرماتی ہین کہ مسیحی دین سی یہہ قید جاتی رہی اور سب پاک و حلال شمار کئی گئی - پھر اسی جلد مین زیر آیت ۱۱ و ۱۲
باب ۷ نامہ عبرانیان لکھتی ہین کہ آئین موسوی ہمیشہ کی لئی نہ دیا گیا تہا اور اسمین بہت نقص تہے یعنے گناہ کو معافی نہ دلاتا
تہا حتی کہ جو لوگ اوسپر چلتی تہی اونکو بھی نجات نہین دلاتا تہا اور یہہ انسان کو دوزخ سی نہین بچا سکتا تہا اور کوئی

سامان نجات کے واسطے تیار نہ کرسکتا تہا اور یہہ ایک نمونہ کے طور پر تہا اور جب اصل آگیا تو اب نمونہ کی کچھ حاجت نہین
اسی لئے اسکو ایک عمدہ قانون دیا گیا - پہر اسی جلد کے صفحہ ۱۸۲ مین لکھتے ہین کہ آئین موسوی مین ذکر دنیا کی باتون
کا تہا اور ہمین آسمانی باتون کا - اور توریت مین صرف حال کی زندگی کے طریقے بیان ہوئے تہے اور عزت و حشمت دنیوی
کا ذکر تہا اور کوئی تسلی بخش چیز قیامت کے لئے نہ تہی حالانکہ نئے عہدنامہ مین روحانی ذکر اذکار ہین اسلئے یہہ قابل منسوخی
پہر اسی جلد کے صفحہ ۱۸۳ مین زیر آیت ۸ باب ۸ نامہ عبرانیان لکھتے ہین کہ خدا نے پہلے ہی سے پرانے عہدنامہ کو عیبدار اور نا
قابل نجات سمجھکر کچھ مدت کے لئے یہود کو دیا تہا اور چونکہ یہہ کامل اور بے عیب تہا اسلئے ایک بے عیب اور کامل عہدنامہ دیا گیا
چنانچہ یہی عقیدہ ہے گرشن ستورٹ - روزنملر - آرسی - من وغیرہ عالمون کا - پہر اسی صفحہ مین لکھتے ہین کہ اسیطرح
پرانے عہدنامہ مین کچھ نقص ہوگا جو خدا نے دوسرے کا وعدہ کیا اور وہ جواب دیا جائیگا وہ پہلے سے مخالف ہوگا اور
اسکے اوسکے نقص چہپ جائینگے - انتہی - دیکہو مسیح تو توریت کی وہ عزت کرین اور پولوس اوسکو صرف منسوخ اور
متروک العمل ہی قرار نہ دین بلکہ کمزور و بیفائدہ اور عیبدار بتائین حالانکہ ہمین صرف توریت اور اوسکے احکام کی
ہی اہانت نہین ہے بلکہ خود خدا تعالی کی ہے جسنے صدہا سال تک اپنے بندگان کو بیفائدہ اور عیبدار احکام کی تعمیل پر مجبور
رکہا - طرفہ یہہ کہ پولوس مقدس نے تو صرف اسیقدر کہنے پر اکتفا کیا ہے مگر اونکے پیرو بقول مشہور بڑے میان تو بڑے
میان چہوٹے میان سبحان اللہ اسسے بہی زیادہ کلمات تعظیم نسبت توریت اور صاحب توریت کے فرماتے ہین چنانچہ
صاحب اپنی کتاب اعلاالمنامہ مطبوعہ ۱۸۶۳ء کے صفحہ ۳۲ مین لکھتے ہین کہ جناب لوتہر صاحب (جو مصلح دین عیسوی اور
پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ ہین) اپنی ایک کتاب کی جلد ۳ کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین لکھتے ہین کہ ہم نہ سنینگے اور دیکہینگے موسی کو
کیونکہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور ہمکو اوسسے کچھ علاقہ نہین - پہر اپنی ایکدوسری کتاب مین لکھتے ہین کہ ہم نہ
قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن عیسی ہے - پہر لکھتے ہین کہ موسی تو جلادون کا اوستاد
ہے - پہر لکھتے ہین کہ دس حکمون کو عیسائیون سے کچھ علاقہ نہین - پہر لکھتے ہین کہ ان دس حکمون کو خارج کرنا چاہیے کہ تمام
بدعت اسی موقوف ہوجاویگی کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب بدعتون کے ہین - انتہی - اور اسی بین شاگرد رشید جناب لوتہر پوری
تقلید اپنے اوستاد کی کرکے یون فرماتے ہے کہ یہہ دس احکام کلیسا مین نہ سکہائے جاوین - دیکہو کتاب اعلاالمنامہ صفحہ مذکور
تعجب ہے کہ جب ان دس احکام کو (جنمین شرک نکرنا - ماباپ کی تعظیم کرنا - خون نکرنا - زنا نکرنا - ہمسایہ کو پیار کرنا - جہوٹی
گواہی نہ دینا - بہی ہے) عیسائیون سے کچھ تعلق نہوا اور یہہ احکام سرچشمہ بدعت ٹہرائے گئے تو معیاذاً باللہ ہمین صرف
توریت کو ہی باطل و رد نہ کیا گیا بلکہ خود مسیح کو جہٹلایا گیا جو احکام مذکورہ بالا کی پابندی کی تاکید فرماتے تہے جیسا کہ

متی کے باب ۱۹- آیت ۱۸ و ۱۹ مین ہے- اور خیال کرنا چاہیے کہ جب ان احکام کی پابندی عیسائیون پر نہوی تو شرک کرنا اور ما باپ کی تعظیم نہ کرنا- ہمسایہ کو ستانا- چوری و زنا کرنا- جہوٹہ بولنا- خون کرنا معاذ اللہ جائز ٹہرا- سو یہہ مسیح کی تعلیم کو الٹ پلٹ دینا نہین تو اور کیا ہے +

(۶)- کتاب یسعیاہ باب ۶۴- آیت ۴ مین ہے- کیونکہ قدیم سے انسان نے نہ سنا نہ کسی کے کانون تک پہنچا نہ کسی کی آنکہون نے تیرے سوای کوئی خدا نہ دیکہا جو اپنے انتظار کہینچنے والے کے ساتھ ایسا کچہہ کرے- انتہی- اور پولوس نے اس عبارت کو نامہ اول قرنتیون کے باب ۲- آیت ۹ مین اسطرح پر نقل کیا ہے- بلکہ جیسا لکہا ہے کہ خدا نے اپنے پیار کرنے والون کے لئے وہ چیزین تیار کین جو نہ آنکہون نے دیکہین نہ کانون نے سنین اور نہ آدمی کے دل مین آئین- دیکہو یسعیاہ کا مطلب کیا تہا اور پولوس نے الہام سے اوسکو کیا سمجہہ لیا ہے- سچ ہے صاحب الہام ہون تو ایسے ہی ہون +

(۷)- کتاب خروج باب ۲۴ مین ہے- ۹ تب موسی اور ہارون اور ناداب و ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰- اور اونہون نے اسرائیلیون کے خدا کو دیکہا اور اوسکے پانو کے تلے جیسے نیلم کے پتہر کی گچکاری اور اوسکی شفافی جرم آسمان کی مانند تہی ۱۱- اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے اپنا ہاتہہ نہ رکہا اونہون نے خدا کو دیکہا اور کہایا اور پیا- دیکہو اسجگہہ سے صاف ظاہر ہے کہ موسی وغیرہ اکابر بنی اسرائیل نے خدا تعالی کو دیکہا بلکہ اوسکے ساتھ کہایا پیا بہی ہے- لیکن یوحنا اور پولوس اس سے بالکل انکاری ہین دیکہو نامہ اول یوحنا ۴- ۱۲ کسی نے خدا کو کبہی نہین دیکہا- اور نامہ اول تمطاؤس ۶- ۱۶- اور اوسے کسی انسان نے نہ دیکہا نہ دیکہہ سکتا ہے-

پس ان دلیلون سے ثابت ہوا کہ پولوس وغیرہ کی تعلیم قطع نظر توریت کے خود حضرت مسیح کی تعلیم سے بالکل برخلاف اور برعکس ہے اوسیلئے اکثر متقدمین محقق مسیحیون نے کئی صدیون تک بعض نامجات کو الہامی نہین مانا +

امر دوم - اناجیل غیر مروجہ کے بیان مین

اسمین کچہہ شک نہین کہ جن ایام مین اناجیل مروجہ تالیف ہوئین اونہین دنون بلکہ اوسسے پیشتر بہت لوگون نے مسیح کے حالات کو انجیل کے نام سے قلمبند کر دینا شروع کر دیا تہا چنانچہ بشپ مارش و اکہارن وغیرہ کہتے ہین کہ مسیح کے حالات مین ابتداءً ایک تحریر تہی جسکی نقلین متبدلہ مولفین اناجیل کے پاس تہین اونہین نقول سے ان لوگون نے اناجیل ترتیب دین اور کچہہ اپنی طرف سے اضافہ کیا چنانچہ فاضل نورٹن اپنی کتاب کی جلد اول کے دیباچہ مین لکہتا ہے کہ اکہارن نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ ابتداء مسیح کے حالات مین ایک چہوٹا سا رسالہ تہا ممکن ہے کہ اوسی کو اصل انجیل کہا جاوے اور غالباً یہہ رسالہ اون مریدون کے لئے بنایا گیا تہا جنہون نے مسیح کی

Marfat.com

باتین اپنی کانون سی نہین سنی تہین اور نہ اوسکی حالات اپنی آنکہون سی دیکہی تہی - اور یہہ رسالہ بمنزلہ قالب کی
تہا اور اوسمین مسیح کی حالات ترتیب وار نہین لکہی تہے (اب فاضل نورٹن لکہتا ہی) اکہارن کی قول کی بموجب یہہ
رسالہ اناجیل مروجہ کی بہت مخالف تہا اور یہہ رسالہ تمام اون انجیلون کا ماخذ تہا جو پہلی اور دوسری صدی مین
رائج تہین اور انجیل متی اور لوقا اور مرقس کی لئی بہی ماخذ تہین الخ چمبرس نی اکہارن کی قول کو زیادہ تفصیل سے
بیان کیا ہی اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تو اصلی تحریر تہی اور اسکی پہلی نقل سنٹ متی کی استعمال مین تہی اور دوسری
نقل متغیرہ سنٹ لوقا کی استعمال مین تہی اور تیسیری وہ نقل جو دونون نقول مذکورہ سی لی گئی تہی اور سنٹ
مرقس کی استعمال مین تہی - اور چوتہی وہ نقل جو سنٹ متی اور لوقا دونون کی استعمال مین تہی - انتہی دیکہو
چمبرس انسائیکلوپیڈیا جلد ۵ مطبوعہ ۱۸۶۰ء لنڈن بیان گاسپل - اور تفسیر اسکاٹ مین انجیل لوقا باب ۱
کی آیت ۱ تا ۴ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ رسولون اور اورون نی بہی جنہون نی مسیح کو اپنی آنکہہ سی دیکہا اور اوسکی باتین سنا
رہی اور اپنی کانون سی اوسکی نصیحت سنی ہر جگہہ جاکر مسیح کی انجیل سنائی اور ایسا کرتی ہوئی اوسکی زندگی اور موت
اور جی اوٹہنی کا سب حال اور اوسکی نصیحت کا بیان کیا سننی والونمین سی بہت ایمان لائی اور یہہ ارادہ کرکی کہ ان
باتون کی یاد بنی رہی بہتون نی کچہہ کچہہ صحیفون مین لکہا بعضون نی کم بعضون نی زیادہ کتنون نی کچہہ صفائی
سی اور کتنون نی بے ترتیبی اور بے لیاقتی سی - یہہ حال دیکہکر مین جو بہت دنون سی رسولون کا رفیق اور حاضر تولو بر
کا ہم سفر ہوا تمام احوال کو خوب تحقیق کرکی اور اوسمین بہت محنت اوٹہا کر سب شروع سی آخر تک جو کچہہ چاہیئی ترتیب
کی ساتہہ تجہی لکہتا ہون تاکہ تو اونہین بخوبی سمجہے - انتہی - پس اسکی مطابق تہوڑی ہی عرصہ مین اونکی تعداد اناجیل
مروجہ سی دو چند سہ چند تک پہونچگئی تہی جنمین سی بعض اناجیل تو خود حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ ہی
کیطرف منسوب اور اونہی کی مصنفہ سمجہی جاتی ہین اور بعض مریدان حواریون کی - سو یہہ اناجیل و نامجات غیر مروجہ
اگرچہ چوہتر کتابون کی قریب ہین جنکی فہرست اعجاز عیسوی مین صفحہ ۲۴۶ سی ۲۵۹ تک مندرج ہی مگر اونمین سے
مندرجہ ذیل ایسی صحیفے ہین جو اناجیل کی نام سی مشہور اور حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ کیطرف منسوب ہین -
[1] متی کی انجیل طفولیت مسیح - [2] یوحنا کی دوسری انجیل - [3] یعقوب کی انجیل - [4] پطرس کی انجیل - [5] برنباس کی انجیل -
[6] اندریا کی انجیل - [7] مرقس والی مصریون کی انجیل - [8] عبرانیون کی انجیل - [9] فیلپ کی انجیل - [10] برتولما کی انجیل - [11] توما کی انجیل -
[12] متیاس کی انجیل - [13] پولوس کی انجیل - [14] نیقودیما کی انجیل - [15] بارہ رسولون کی انجیل - [16] انجیل ولادت مریم - علاوہ انکی
موشیم مورخ اپنی تاریخ کی جلد اول مین ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کی لکہتا ہی کہ ان دونون فرقون کی

Marfat.com

پاس ایک دوسری انجیل تھی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کے حق مین ہمارے علما مین اختلاف ہے انتہی
بہرحال یہہ اناجیل پہلی صدیون مین عیسائیون کے درمیان اکثر مروج رہین مگر جب چوتھی صدی سے کونسلین قائم
ہوئین تو رفتہ رفتہ اونکا رواج کم ہوکر بعض کو تو غیر الہامی اور بعض کو جعلی قرار دیکر متروک العمل ٹھرایا گیا۔
اور بڑی وجہ اونکی غیر الہامی و ترک کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بعض مین حالات مسیح کو درستی و صفائی سے لکھی گئی ہین
مگر غیر مکمل ہین جیساکہ تفسیر اسکاٹ کی تصریح سے جو ابھی پیچھے گذری مترشح ہے لیکن یہہ وجہ بالکل مخدوش ہے کیونکہ اول
تو جب اونکی درستی تحریر کو تسلیم کرلیا گیا تو پہر بلاوجہ موجہ صرف عدم تکمیل کا عذر اونکو کسیطرح غیر معتبر قرار نہین
دے سکتا۔ دوم اگر مان بہی لیا جاوے تو اس سے لازم آتا ہے کہ چارون اناجیل مروجہ بہی غیر معتبر قرار دیجاوین کیونکہ
وہ بہی بہ نسبت ایکدوسری کے ناقص و ادہوری ہین اور بغیر چارون کی اکٹھا کرنے کے مسیح کی ضروری تعلیم اور حالات بابدی
پوری اور کامل طور پر معلوم نہین ہوسکتی۔ چنانچہ متی اپنی انجیل کے باب اول مین یوسف کا اپنی عورت مریم کو حاملہ
پاکر جانے سے طلاق دینے کا ارادہ کرنا۔ اور پہر خواب مین فرشتہ کے سمجھانے پر اوس ارادہ سے باز رہنا اور ولادت مسیح
تک اوس سے نزدیکی نہ کرنا۔ اور باب ۲ مین چند مجوس کا پورب سے آنا اور ستارہ کا اوس جگہہ تک جہان مسیح پیدا ہوئے تھے اونکے
کے ساتھ ساتھ چلنا۔ اور مجوسیون کا مسیح کو سجدہ کرنا۔ اور یوسف کا معہ حضرت مریم و مسیح ہیرود بادشاہ کے خوف سے
مصر کو جانا۔ اور ہیرود بادشاہ کا غصہ ہوکر بیت لحم اور اوسکے نواح کے لڑکون کو جو دو سال اور اوس سے کم عمر کے تھے قتل
کرنا۔ اور ہیرود بادشاہ کے مرنے کی خبر پاکر یوسف کا معہ مریم و مسیح ملک اسرائیل مین واپس آنا۔ مگر جب سنا کہ ارخلاؤس
اپنے باپ ہیرود کی جگہہ حکمران ہوا ہے تو خوف سے جلیل کیطرف مراجعت کرنا اور شہر ناصرہ مین مقیم ہونا۔ اور باب ۳ مین
یوحنا کا مسیح کو اپنے سے بزرگ سمجھکر بپتسمہ لینے سے منع کرنا۔ اور باب ۵ و ۶ مین مسیح کا پہاڑ پر بیٹھکر لوگونکو نصائح
فرمانا۔ اور باب ۱۳ مین مسیح کا آسمان کی بادشاہت کو اچھے بیج بونے اور اوس سوداگر کی مانند جو قیمتی موتیونکی
تلاش مین ہے اور مچھلیون کے جال کی مانند تمثیلات مین بیان کرنا۔ اور باب ۲۰ مین مسیح کا آسمانی بادشاہت کو
اوس صاحب خانہ کی تمثیل مین بیان کرنا جو تڑکے باہر نکلکر اپنے انگورستان مین مزدور لگادے۔ اور باب ۲۷ مین یہودا
اسکریوطی کا اپنے فعل سے پشیمان ہوکر جو تیس روپیہ مسیح کے پکڑانے کے معاوضہ مین لئے تھے واپس کرکے اپنے آپکو قتل کرڈالنا
اور سردار کاہنون کا اون روپیون سے کمہار کا کھیت پردیسیون کے دفن کرنے کے لئے خرید کرنا۔ اور پیلاطوس کا یہود
کے روبرو (جنہون نے مسیح کے صلیب دینے کی اوس سے درخواست کی تھی) ہاتھ دھونا اور یہہ کہنا کہ مین اس راستباز آدمی
کے خون سے بیزار ہون" لکھتا ہے اور دوسری تینون انجیلون مین ان قصون میں سے اکثر کا نام و نشان تک درج نہین ہے

Marfat.com

اسیطرح لوکا اپنی انجیل کے باب ۱ مین قصہ ذکریا کا اور کیفیت ولادت حضرت یوحنا اور آنا فرشتہ کا حضرت مریم کے پاس
اور حاملہ ہونیکی خوشخبری دینا اور گفتگو اوس معصومہ کی اوس فرشتہ کے ساتھہ اور پہر حاملہ ہونا اوسکا اور بعد حمل کے حضرت
ذکریا کی عورت کے پاس اوسکا تشریف لیجانا اور تقریباً تین ماہ وہان رہنا اور پہر اپنے گہر مین واپس آنا۔ اور باب ۲ مین
یوسف کا معہ مریم بیت لحم کیطرف واسطے اسم نویسی کی جو بحکم قیصر تمام شہرون مین ہوئی تہی جانا اور ولادت مسیح کا وقوع
مین آنا اور ولادت مسیح کی خوشخبری بذریعہ فرشتہ کے اون گڈریونکو ملنی جو اوس ملک مین اپنے گلہ کی نگہبانی کرتے
تہے اور اوسوقت دیگر ملائک کا نازل ہونا۔ اور آٹہوین روز مسیح کا ختنہ کرنا اور بعد انقضائے ایام نفاس کے اونکو یروشلم
مین حسب شریعت موسوی واسطے قربانی گذارنی کے لیجانا اور شمعون کا روح القدس کے الہام سے واسطے دیکہنے مسیح کے آنا اور
اسیطرح ایک نبیہ عورت کا حاضر ہونا جو چوراسی سال سے بیت المقدس کے اندر عبادت الہی مین مشغول تہی اور حاضرین سے
مسیح کے بارہ مین گفتگو کرنا۔ اور بارہ برس کی عمر مین مسیح کا بعد اتمام ایام عید کے مراجعت وطن کے وقت بلا اطلاع والدین
کے اورشلیم مین ٹہر جانا اور ایک منزل آکر اونکے والدین کا اونکو جستجو کرنا اور اسی جہت سے اورشلیم مین پہر آکر مسیح کو
ہیکل مین معلمون کے پاس پانا۔ اور باب ۴ مین مسیح کا شنبہ کے روز مسجد مین کتاب یسعیا کو کہولنا اور وہ مقام پانا
جہان یہہ لکہا تہا کہ خداوند کی روح مجہپر ہے اوسنے اسلیئے مجہے مسیح کیا کہ غریبونکو خوشخبری دون مجکو بہیجا کہ ٹوٹے دلونکو
کو درست کرون۔ قیدیونکو چہوٹنے اور اندہونکو دیکہنے کی خبر سناؤن اور جو بڑیون سے گہایل ہین اونہین چہڑاؤن اور
خداوند کے سال مقبول کی منادی کرون۔ انتہی۔ اور پہر کتاب بند کرکے اور خادم کو واپس دیکر جماعت کو فرمانا
کہ آج اس نوشتہ نے تکمیل پائی۔ اور باب ۷ مین مسیح کا ایک مردہ شخص کو جو ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا تہا زندہ کرنا۔ اور
جس فاسقہ عورت نے فریسی کے گہر مین مسیح کے پانوپر عطر ملا اور پیار کیا تہا مسیح کا اوسکے تمام گناہ کو بخشدینا۔ اور باب ۱۰
مین مسیح کا ستر آدمیونکو مقرر کرکے واسطے تعلیم خلائق کے شہرونکو روانہ کرنا۔ اور باب ۱۳ مین مسیح کو چند آدمیون
کا اسبات کی خبر دینا کہ پیلاطوس نے جلیل کے چند آدمیون کا خون اونکی قربانیون کے ساتھہ ملایا ہے اور مسیح کا اسکو
سنکر لوگونکو نصیحت کرنا۔ اور باب ۱۴ مین مسیح کا واسطے کہانا کہانے کے ایک فریسی کے گہر سبت کے دن تشریف لیجا
اور وہان ایک مستقی کو شفا بخشنا اور صاحب خانہ کو نصائح فرمانا۔ اور باب ۱۵ مین ایک شخص کے دو بیٹون کی تمثیل
اور باب ۱۶ مین ایک دولتمند اور اوسکی خانسامان کی تمثیل۔ اور ایک دولتمند جو لال اور مہین کپڑے پہنتا تہا اور لعازر
نام ایک غریب آدمی کی تمثیل۔ اور باب ۱۸ مین تمثیل قاضی اور تمثیل دو آدمیون کی جنمین سے ایک فریسی اور دوسرا خراج
گیر تہا مسیح نے بیان کرنا۔ اور باب ۱۹ کے شروع مین ایک محصول لینے والے کا قصہ جو مسیح کے ساتھہ واقع ہوا۔ اور باب ۲۰ مین

پیلاطوس کا بعد گرفتاری کی مسیح کو اپنی حکم سی ہیرودیس کے پاس بہیجنا اور اوسکا بعد تمسخر واستہزا کی اونکو پہر پیلاطوس کے پاس بہیجدینا" لکہتا ہی اور ان ہور سی باقی تینون انجیلین ساکت ہین۔

علی ہذا یوحنا اپنی انجیل کی باب اول مین علمائی یہود کا یوحنا سی سوال کرنا کہ تو کون نبی ہی اور اوسکا جواب دینا اور دیگر گفتگو جو درمیان مین واقع ہوئی۔ اور خبر دینا پطرس کا مسیح کی حال سے نتہنائیل کو اور اوسکا پہلی دفعہ انکار کرنا۔ پہر مسیح پر ایمان لانا۔ اور باب ۲ مین مسیح کا پانی کو شراب بنانے کا معجزہ جو پہلا معجزہ ہی اور اسطرح کی یہود سی گفتگو کرنا کہ اس ہیکل کو گرا دو تو مین اوسکو تین روز مین کہڑا کر دونگا اور وہ جواب جو منکرون نی دیا۔ اور باب ۳ مین مسیح کی پاس نیقودیما کا آنا اور جو گفتگو دونون کی درمیان واقع ہوئی۔ اور باب ۴ مین قصہ عورت سمری کا جو متصل کنوئین شہر سوکار کی مسیح سی ہمکلام ہوئی تہی اور اوسکی خبر سی شہر کی لوگون کا مسیح کی خدمت مین حاضر ہونا اور اونمین سی بہتون کا ایمان لانا۔ اور ایک ملازم بادشاہ کی لڑکے کو شفا بخشنے کا قصہ اور اوسکا مع تمام خاندان کے مسیح پر ایمان لانا۔ اور باب ۵ مین ایک مریض کو شفا بخشنے کا قصہ جو ۳۸ سال سی بیمار تہا اور جو گفتگو مریض اور یہود اور مسیح کی درمیان واقع ہوئی۔ اور باب ۶ مین مسیح کا ایک بڑی گروہ کی ساتہ اسطرح پر گفتگو کرنا کہ جسم میرا لائق کہانی اور خون میرا قابل پینے کے ہی اور پہر اوس گروہ کی قیل و قال کرنا۔ اور باب ۸ مین قصہ ایک زانیہ عورت کا جو زنا کی حالت مین پکڑی گئی تہی اور یہود ہیکل مین اوسی مسیح کی پاس لائی تہے۔ اور تمام معجزات و حالات مندرجہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱۔ اور باب ۱۳ مین مسیح کا رومال لیکر اپنی کمر باندہنی اور اپنی مریدون کی پانو دہونی کا قصہ اور باب ۱۴ و ۱۶ مین قصہ بشارت فارقلیط بشرح تمام لکہا ہی اور تینون انجیلیون مین سی کوئی ان قصون کی لکہنے مین مشغول نہین ہوا۔

خصوصاً انجیل مرقس تو بہت ہی مختصر و مجمل ہی بلکہ اسکی بی ترتیبی کی تو خود متقدمین مسیحی شہادت دی رہی ہین جیسا کہ اظہار عیسوی کی صفحہ ۳۸۲ مین لکہا ہی کہ پےپیس کہتا ہی کہ مرقس نی جو پطرس کا مترجم تہا جو کچہہ اوسی یاد تہا ٹہیک ٹہیک لکہا مگر جسطرح کہ خداوند مسیح نی کہا اور کیا ترتیب وار بلحاظ زمانہ کی نہین لکہا کیونکہ اوسنی نہ مسیح سی سنا اور نہ اوسکی پیروی کی تہی لیکن پطرس کا ساتہی تہا۔ انتہی۔ جسمی اسکو کوئی استحقاق الہامی کتب مین داخل ہونیکا حاصل نہین ہی۔ علاوہ اسکی انجیل لوقا کی تصنیف کا منشا جو ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی منعقدہ سنہ ۱۷۹۹ء نی اپنی مختصر تفسیر مطبوعہ لنڈن کی دیباچہ انجیل لوقا مین اسطرح پر بیان کیا ہی کہ اس انجیل کی تصنیف کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بجائی اون ناقص اور غیر مصدقہ بیانات کی جو لوگون مین مشہور ہو رہی تہی لوقا صحیح اور الہامی حالات مسیح کی تعلیم و معجزات اور زندگی کی نسبت بیان کری۔ انتہی۔ اسی صاف ثابت ہوتا ہی کہ انجیل متی اور مرقس جو انجیل لوقا سے

پہلے تصنیف ہو چکی تہین مسیح کے سچے حالات لوگونکو پہونچانے کے لیے کفتی نہ تہین جسکی تلافی و تدارک کے لیے لوکا کو یہہ ضرورت داعی ہوئی - پس اس سے بڑہکر انجیل متی و مرقس کے غیر مکمل ہونیکا اور کیا اقرار چاہیے - اگر یہہ کہو کہ گو مسیح کا حال اناجیل اربعہ مین سے کسی مین پورا درج نہین ہوا مگر ہر ایک مین بقدر ضرورت و ہدایت ضرور درج ہوا ہے تو یہہ عذر بہی بالکل کمزور و پوچ ہے کیونکہ منجملہ ضروری تعلیم و ہدایت دین مسیحی کے ایک اصول مسیح کی الوہیت ہے جسکی تصریح تینون اناجیل مین حسب بیان مفسرین انجیل یوحنا کے بالکل مفقود ہے اور صرف یوحنا ہی اسکا متکفل ہوا ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل یوحنا مین لکہا ہے کہ چونکہ یہہ صحیفہ متی و مرقس اور لوکا کے صحیفون کے پیچہے لکہا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نے نہین لکہا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتونکی شروع اور اوسکی نصیحتون اور یہودیون سے مباحثون اور شاگردون کے ساتہ گفتگو خاصکر وے جو عشاے ربانی کے مقرر کرنے کے وقت ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہے انتہی - پہر تہوڑی دور آگے چلکر لکہتا ہے کہ اور انجیل لکہنے والے مسیح کی تمثیلون اور معجزون اور فقیہون اور فریسیون کے ساتہ مباحثون کا بیان کرتے ہین مگر یوحنا اوسکی گفتگو اوسی کی بابت زیادہ بیان کرتا ہے - اگر کوئی مسیح خدا کے بیٹے کا حقیقی حال اور خدا کی ذات و صفات اور اوسکے پاس پہونچنے کی راہ اور عیسائی دینداری اور تسلی کی حقیقت دریافت کیا چاہے اور سب سے پاکترین نصیحتون پر غور کرنیکا ارادہ رکہے تو اسی کتاب کو دعا کے ساتہ پڑہنا اور اوسکے مضمون پر دل لگانا چاہیے انتہی - اور مختصر تفسیر ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی منعقدہ ۱۷۹۹ء کے دیباچہ انجیل یوحنا مین اسطرح پر لکہا ہے کہ اس انجیل کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی اصلی حقیقت و کام اور چلن کی نسبت صحیح مسیحی راے دنیا کے واسطے مہیا کرے - لہذا یوحنا کو ہدایت ہوئی کہ وہ اپنے بیان کے لیے مسیح کی زندگی کے اون حالات کو منتخب کرے جو نہایت صفائی سے مسیح کی الوہیت کو ظاہر کرتے ہین اور مسیح کے کلام کے اون حصونکو بیان کرے کہ جنمین مسیح نے اپنی موت کی اصلیت کہ وہ دنیا کے لیے کفارہ ہوئی اور اپنی حقیقت کی نسبت صفائی سے بیان کیا - یوحنا کا اون واقعات و حالات کو چہوڑ دینا جو دیگر اناجیل مین لکہے ہین یا اونکو مختصر طور پر بیان کرنا اسپر دال ہے کہ وہ بیانات دست مین آتے اون حالات کے لیے جو دیگر اناجیل مین لکہنے سے رہ گئے تہے اور نہایت ہی ضروری تہے لکہنے کو جگہہ نکل آئی - انتہی - بلکہ یوحنا اپنی انجیل کو مسیح کی الوہیت کے ہی اشارون سے شروع کرتا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ اوسکی اصل و اہم غرض اپنی انجیل کی تصنیف سے صرف مسیح کی الوہیت کا اصول قائم کرنیکی ہے
پس اسکے مطابق پہلی تینون اناجیل بوجہ عدم بیان ضروری تعلیم کے ناقص اور قابل ترک کرنے کے ہین

دوسری وجہ جو انکو متروک العمل اور غیر الہامی و جعلی ٹہرائے جانے کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ وہ اپنے بیانات مین اناجیل

بیانات سے مطابق نہین ہین - لیکن اول تو اسوجہ کہ پیش کرنیسے پہلے عیسائیون پر لازم ہے کہ وہ اناجیل اربعہ کا
الہامی ہونا ایسے دلائل قطعیہ سے ثابت کردکہائین کہ اونمین کسی شک وشبہہ کی گنجائش نہو مگر جبتک وہ اون دلائل و
وجوہات سے جو اس کتاب کے امر اول مین مفصل بیان کئے گئے ہین اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا ثابت نہین کرسکتے تو
اونکے اس عذر خام پر کچہہ التفات نہین کیجا سکتی - دوم - چونکہ بعض اناجیل مروجہ بقول عیسائیان اپنے بیانات و مضامین
مین قرآن سے مطابقت اور اناجیل مروجہ سے مخالفت رکہتی ہین جیساکہ انسائکلوپیڈیا جلد ۱ کے صفحہ ۴۹۱ مین لکہا ہے
کہ برنباس کی انجیل مین مسیح کے حالات دوسری انجیلون کے برخلاف بیان ہوئے اور اوسکے اکثر مضامین قرآن سے
ملتے ہین - انتہی - اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ مین باب ۴ کے صفحہ ۵۸ مین لکہتے ہین کہ برنباس کی انجیل مین مسیح
کا حال الہامی انجیلون کے برخلاف لکہا ہے اور بعض بعض مقام پر قرآن کے مضامین سے مطابقت رکہتی ہے انتہی اور
میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کے ضمیمہ مین لکہتے ہین کہ اونمین اکثر جہوٹے افسانے قرآن کے مطابق مندرج ہین انتہی -
اسلئے ہم کہہ سکتے ہین کہ اصل مین الہامی اناجیل وہی ہین جو قرآن کے مطابق ہین اور تمہارا اونکو غیر الہامی قرار دینا
محض اسی لئے ہے کہ وہ تمہارے اصول موضوعہ کے برخلاف ہین جو ایک مدت کے بعد یوحنا خصوصاً پولوس کی تعلیم سے
استنباط کئے گئے ہین جنہون نے مسیح کی اصلی تعلیم کو بگاڑ کر کچہہ کا کچہہ بنا دیا ہے چنانچہ قرآن شریف کی تفسیر معالم التنزیل
مین جو اخیر پانچوین صدی ہجری کی تصنیف ہے زیر آیت وقالت النصاری المسیح ابن اللہ لکہا ہے کہ عروج مسیح سے
اکاسی برس تک عیسائی لوگ ٹہیک اسلام کے طریقہ پر رہے - قبلہ کیطرف نمازین پڑہتے اور ماہ رمضان کے روزے
رکہتے تہے - یہانتک کہ اونمین اور یہود مین لڑائیان ہوئین اور یہود مین ایک بہادر شخص پولوس نام تہا جسنے
حضرت عیسیٰ کے اصحاب کو قتل کرنا شروع کیا پہر یہود کو کہا کہ اگر عیسیٰ حق پر تہے تو ہمنے کفر کیا اور ہم دوزخی
ٹہرے اسصورت مین اگر عیسائی جنت مین داخل ہوئے اور ہم دوزخ مین تو ہم خسارہ مین رہے - آؤ مین ایک ایسا حیلہ
کرتا ہون کہ اونکو گمراہ کرکے دوزخ کا سزاوار کرون پس وہ یہہ ارادہ کرکے اور اپنے گہوڑے عقاب نام کے جسپر وہ
سوار ہوکر لڑائی کو جایا کرتا تہا پانو کاٹ کر اور پشیمانی سے اپنے سر پر خاک ڈالکر عیسائیون کے پاس چلا گیا اور
کہا کہ مجکو آسمان سے آواز آئی ہے کہ جبتک تو عیسائی نہو گا تیری توبہ قبول نہو سکیگی - پہر اونکے سامنے توبہ
کی اور عیسائیون نے اوسکو اپنے کلیسیا مین داخل کیا جسپر وہ ایک سال تک دنرات کلیسیا مین رہکر انجیل سیکہتا
رہا بعدہ کہا کہ مجکو آسمان سے آواز آئی ہے کہ تیری توبہ قبول ہوگئی عیسائیون نے اوسکو سچ جانا اور اوس سے محبت کرنے
لگے - اسکے بعد وہ بیت المقدس کیطرف گیا اور عیسائیون پر نسطور کو خلیفہ بنا کر اوسکو تثلیث کا مسئلہ سیکہایا پہر

Marfat.com

روم کیطرف متوجہ ہوا اور وہانکی عیسائیونکو لاہوت وناسوت کا بیان پڑہکر یعقوب نام ایک عیسائی کو کہا کہ عیسی
نہ آدمی نہ جسم تہا بلکہ خدا کا بیٹا تہا - پہر ایک شخص ملکا نام کو کہا کہ اللہ قدیم ہی اور عیسی بہی قدیم ہی - پس جب یہہ
اصول اونمین متمکن ہوگئی تو تینون گروہ کو علیحدہ علیحدہ بلاکر ہر ایک سے کہا کہ توہی میرا خالص دوست ہی اور
مینے مسیح کو خواب مین دیکہا ہی اور وہ مجہسے بڑا راضی ہوا ہی - پہر اونمین سے ہر ایک کو کہا کہ مین کل کے دن واسطے
خوشنودی مسیح کے اپنے آپکو قتل کرڈالونگا تم اپنی مذہب کو لوگونمین پہیلاؤ - پہر اوسنے مذبح مین جاکر اپنے آپکو قتل
کردیا اور اسکی تیسری روز ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب کیطرف لوگونکو بلانا شروع کیا اور اونکا آپسمین ایسا اختلاف ہوا
کہ ایکدوسری کو قتل کرنا شروع کردیا - انتہی - اگرچہ عیسائی لوگ اس قصہ کی ساری بیان پر اعتبار نکرینگی اور اسکو
اپنی عقیدہ کی برخلاف سمجہینگے لیکن جب پہلی تینون اناجیل کو جو سنہ ۶۴ء سی پہلے کی تصنیف شدہ خیال کیجاتی ہین
غور سے پڑہکر انجیل یوحنا کو جو سنہ ۹۸ء مین محض الوہیت مسیح کا اصول قائم کرنیکی غرض سے تصنیف ہوئی ہی مطالعہ کیا
جاوی اور اسکے ساتہہی کتاب اعمال مین پولوس مقدس کے حالات کی سیر کرکی اوسکی نامہ قرنتیون کی باب ۹ مین آیت
۲۰ و ۲۱ کو پڑہا جاوی جسمین پولوس مقدس اپنی تعریف خود ہی اسطرحپر کرتی ہین کہ - مین یہودیون کی درمیان
یہودی سا تہا تاکہ مین یہودیونکو نفع مین پاؤن - بیشریعت والونمین شریعت والا بنا تاکہ شریعت والونکو نفع مین
پاؤن اور بیشریعت لوگونمین بیشریعت سا تاکہ بیشریعت لوگونکو نفع مین پاؤن - پہر نامہ ۲ قرنتیون کی باب ۱۲
کی آیت ۱۶ - پر اگرہان لیوین کہ مینے تم پر بوجہہ نہین ڈالا لیکن شاید مینے ہوشیاری سے تمہین فریب کرکے پہنسایا
انتہی - تو سمجہدار آدمی کو معالم التنزیل کے قصہ کی اکثر حصہ کی تصدیق کیلئے بہت کچہہ مدد ملسکتی ہی - پہر جب ساتہہ
اسکی کتاب ہذا کی امر اول مین کتب قسم دوم کی اندر چوتہی سند کی ذیل مین جو کچہہ بیان ہوا ہی اوسکو غور سے پڑہکر پولوس
مقدس کے حالات کی نسبت مفسرین[1] اناجیل وغیرہ کی توضیحات اور دین عیسوی کی پہیلنے کا ذکر معلوم کرنیکی واسطے

[1] تفسیر بارنس جلد ۴ کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین زیر آیت ۲۰ و ۲۱ باب ۹ نامہ اقرنتیان اسطرحپر لکہا ہی کہ شریعت والون سی
مراد یہودی لوگ ہین اور بیشریعت بت پرست جسکی یہہ معنی ہوئی کہ پولوس یہودیون مین یہود کی قوانین کا تابع ہوگیا
اور بت پرستون مین بت پرستی کرنے لگا اور اونکی رسومات کا تابع ہوا - انتہی - اور مختصر تفسیر ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی کی
صفحہ ۲۹۱ مین ان آیات کی نیچے لکہا ہی کہ اگرچہ پولوس شریعت کو ایک طوق سمجہتا تہا جسکو مسیح نے اوتار پہینکا تہا - تسپر بہی
اوسنے اس طوق کو پہن لیا تاکہ یہودیون کو خوش کرکے مسیح کیطرف لاوی اور اونکی وحشت اور بدظنی دور ہو اور اسطرح
سے انجیل کو سن لین - اگرچہ پولوس یہہ نہین چاہتا تہا کہ کوئی قانون مسیح کا توڑکر کسی شخص کو خوش کری تاہم اوسنے
دوسرون تک انجیل پہونچانے کی یہہ سبیل نکالی کہ مسیح کیطرف کچہہ آدمیون کو لے آوی - نیکی پہیلانا اصلی مقصد زندگی تہا

Marfat.com

اعجاز عیسوی کے خاتمہ کو صفحہ ۵۸۰ سے صفحہ ۵۹۶ تک بخوبی پڑھ جاوے تو پھر بہت ہی تھوڑا حصہ قصہ مذکور کا بلا تصدیق رہکر خود بخود اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ آخیر مین مسیح کی الوہیت اور تثلیث وغیرہ کے اصول قائم ہوئے دین عیسوی مین ایک ایسی تبدیلی ہوگئی ہے کہ حضرت مسیح کی اصلی تعلیم پر بالکل ایک نیا چولا پہنایا گیا ہے اور اسی سبب سے دوسری صدی مین عیسائیون سے مندرجہ ذیل علامات اور صدور کرامات کی نعمت عظمی چہین لی گئی جو مسیح نے ایمان لانیوالون کے حق مین بطور موجبہ کلیہ یہہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جو لوگ مجھپر ایمان لاوینگے اونکے ساتھہ یہہ علامتین ہونگی کہ وے میرے نام سے دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اوٹھالینگے اور ہلاک کرنیوالی چیز کے کہا پی لینے سے اونکا کچھہ نقصان نہوگا بیمارون پر ہاتھہ رکھینگے تو وہ چنگے ہو جاوینگے - دیکھو مرقس ۱۶ آیت ۱۷، ۱۸ یوحنا ۱۴ - آیت ۱۲ - پس بجز اسکے کوئی وجہ نہین ہے کہ ان کل اناجیل غیر مروجہ کو بے اعتبار اور غیر الہامی ٹہرایا جائے خصوصاً جبکہ بعض انمین سے انہین ایام مین تصنیف ہوئین جب اناجیل مروجہ لکہی گئین اور انکا لکہا جانا بہی انہین حواریون کیطرف منسوب ہے جنمین سے بعض کی یہہ اناجیل اربعہ خیال کیجاتی ہین اور پہر انہین سے بعض کا درستی وصفائی سے لکہا جانا بہی مسلم ہے اور مدت تک عیسائیونمین مروج بہی ہین گو آخیر مین پولوسی عقائد اور اصلی تعلیم کے تبدلات سے انکا رواج رفتہ رفتہ متروک ہوگیا - اسلئے ہم کہتے ہین کہ اناجیل مروجہ وغیر مروجہ مین سے وہی الہامی ہوسکتی ہین جو قرآن کے مطابق ہین اور قرآن بہی صرف انہین کی تصدیق کرتا ہے خصوصاً برنباس کی انجیل جو علاوہ قرآن کے مضامین سے اکثر مطابق ہونے کے بالکل کہلے وصاف طور پر بتصریح نام آنحضرت صلعم کے مبعوث ہونیکی خبر دیکر آیہ کریمہ مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی مصداق ٹہرتی ہے چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۹ مین زیر آیت ما قتلوہ وما صلبوہ کے لکہتے ہین کہ انجیل برنباس مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر مین برنباس سے یون فرمایا تہا کہ اے برنباس یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اوسکی سزا دیتا ہے میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتھہ محبت کی خدا اسسے ناراض ہوا اور بمقتضائے عدالت

لہذا وہ کسی قانون پر نہین ٹہیرا - انتہی - وقائع پولوس مصنفہ بولینجر صاحب مین جو بزبان فرانسیسی ہے اوسکے باب ۲ مین لکہا ہے کہ کری ساسٹن نے اپنی تفسیر اعمال حواریین مین جو چوتہی صدی مین لکہی ہے بیان کیا ہے کہ بہت لوگ ایسے بہی تہے جو نہ پولوس کو اور نہ اوسکے نامجات کو مانتے تہے - اور فرقہ نظاریہ جو کہ شروع ہی مذہب عیسوی مین عیسائی ہوا تہا پولوس کو نہ مانکر بسبب اوسکی مکاری کے یہہ کہتے تہے کہ وہ اصل مین بت پرست تہا جو یروشلم مین آیا اور وہان پر اس امید سے ٹہرا کہ ایک بڑے کاہن کی لڑکی سے جسپر کہ وہ عاشق تہا شادی کرے چنانچہ اسی سبب سے اوسنے اپنا ختنہ کرایا لیکن جبکہ اپنی دلی مراد کو نہ پہنچا تو اون یہودیون سے جہگڑا برپا کیا اور ختنہ - یوم سبت کی تعلیم اور اور مذہبی معاملات مین برخلاف یہود کے لکہنا شروع کیا - انتہی +

یہہ جاوے کہ اونکی اس نامناسب عقیدہ کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوی تاکہ دوزخ کی عذاب سی بچین اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر چونکہ بعض آدمیون نی مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خدا کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اُسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کو شیاطین مجہپر نہ ہنسین سو اوسنی اپنی مہربانی سی ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کی سبب میری ہنسائی ہوجاوی اور ہر شخص یہہ گمان کری کہ مین صلیب پر کہینچا گیا لیکن یہہ ساری ہتک اور ہنسائی محمد رسول اللہ کی آنی ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آونیگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سی آگاہ کریگا۔ انتہی

دیکہو یہہ انجیل اپنی الہامی اور خدا کی کلام ہونی کے ثبوت مین کسی خارجی دلیل کی محتاج نہین ہی بلکہ سمجہدار اور منصف آدمی کی لئی اسکے الہامی ہونیکی ثبوت مین سو دلیلونکی صرف ایک یہی دلیل ناطق ہی کہ حضرت رسول خدا کے آنی کی پیشخبری جس صراحت سی اسمین پانسو برس پہلی سی درج ہوئی تہی وہ اسیطور سی ظہور مین آئی کہ مخالف کو بہی اسمین کچہہ جای انکار نہین ہی بخلاف اناجیل مروجہ کی کہ وہ کوئی خارجی دلیل بہی اپنی الہامی ہونیکی نسبت نہین رکہتین چہ جاکہ اس انجیل کیطرح اپنی ثبوت مین اندرونی شہادت رکہتی ہون ۔ اب یہانپر پادری ٹہاکرداس صاحب کے اون پانچ شبہات کو رد کیا جاتا ہی جو اونہون نی اظہار عیسوی کی اخیر مین انجیل برناباس پر حسب ذیل وارد کئی ہین

پہلا شبہہ یہہ کہ انجیل برناباس کی نسبت پہلی چار صدیون کی کسی عالم نی ذکر نہین کیا صرف پوپ گلیسی اس کی مشہور فتوی مین اوسکی جعل کا ذکر ہی اور اسکا کوئی حصہ موجود نہین **جواب** معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنی مذہب اور کتابون سی ابہی تک بالکل ناواقف ہین ورنہ ایسا غلط دعوی نہ کرتی۔ دیکہو انسائکلوپیڈیا آف ریلیجس نالج کی صفحہ ۱۹۴ مین برناباس کی انجیل کا ۵۰۰ء کی قریب تصنیف ہونا لکہا ہی۔ اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کی مقدمہ مین باب ۴ کے صفحہ ۵ مین لکہتے ہین کہ ریلنڈ صاحب نی لکہا ہی کہ انجیل برناباس کا ایک ترجمہ ملک افریقہ مین بہی موجود ہی اور شہزادہ یوجین آف سیوای کی کتب خانہ مین بہی ایک قلمی جلد بہت پُرانی زمانہ کی اس انجیل کی اٹلی زبان مین موجود ہی۔ انتہی۔ اور رسالہ ارشاد الناس مین ہر صاحب کے انٹروڈکشن سی اس انجیل کی نسبت یون منقول ہی کہ وہ اوائل سنین مسیحی مین مروج تہی یہہ کتاب بطور احادیث کی ہی اور اصل نسخہ کتب خانہ اٹلی اور لندن مین موجود ہی اور انگریزی مین ترجمہ ہوکر چہپ گیا ہی۔ متاخرین عیسائیون نی اسکو نامہ برناباس کا لقب دیا ہی اسوجہ سی ڈاکٹر اسمتہ اور ڈاکٹر پینی اوسی غلط کہتی ہین انتہی۔ اور سائکلوپیڈیا پینی مطبوعہ لندن ۱۸۳۵ء کی جلد ۳ مین سینٹ برناباس کے بیان مین لکہا ہی کہ جو نامہ برناباس کیطرف منسوب ہی وہ اسوقت تک موجود ہی اور دو حصون مین منقسم ہی پہلے حصہ مین عیسائی مذہب کی تعلیمات اور اعتقادات خصوصاً اوسکی سادگی بلا آمیزش شریعت یہود کی

لہ عیسائی زمانہ عیسوی کی صفحہ ۴۹۲ مین کہا ہے ۱۲

مدلل بیان کی گئی ہے دوسری حصہ مین اخلاقی تعلیمات کا ذکر ہی - یہہ نامہ یونانی زبان مین لکھا گیا تھا مگر لارڈنر کا بیان ہی کہ اول کے چار باب در پانچوین کا کچھہ حصہ یونانی نسخہ مین کم ہی لیکن قدیم لاطینی زبان مین مکمل ہے آرچ بشپ ویک نی اسکا ترجمہ کرایا ہے اس نامہ مین کوئی صریح ذکر عہد جدید کی کسی کتاب کا نہین ہی ہان ایک دو فقری عہد جدید کی ہین جنپر انتخاب کا نشان لگا ہی اور اکثر الفاظ دوسری انجیلون کے بھی استعمال کئی گئے ہین ایک فقرہ سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ بیت المقدس اوسکی لکھنے کی وقت تباہ کیا گیا - لارڈنر کا خیال ہی کہ یہہ نامہ غالباً برنباس کا لکھا ہوا ہی اور اوسکی قدیم ہونی مین کوئی شک نہین ہی اور قریب ۷۱ء ۱ ۲ کی لکھا گیا ہی - انتہی -

بلکہ خود آپکا صرف گلیسی اس کی فتوی سی اس انجیل کو جعلی قرار دینا اوسکی قدامت ثابت کرتا ہی کیونکہ جب گلیسی اس کی فتوی مذکور کا ذکر یوسیبیوس نے کیا ہی جو ۳۱۵ء مین ہوا ہی جیسا کہ اظہار عیسوی کی صفحہ ۳۲۶ مین آپکی عبارت (تذکرہ چوتھی صدی کی کتابون کا جنکا ذکر یوسیبیوس نے کیا ہے) سی ظاہر ہی تو اسقدر ثابت ہوا کہ گلیسی اس یوسیبیوس سی پہلے کا اور غالباً اوائل تیسری صدی کا مسیحی عالم ہی اور پھر اسقدر لازم آیا کہ یہہ انجیل گلیسی اس سی پہلے کی تصنیف شدہ ہی اور اوسکی زمانہ تک وہ برابر مروج اور الہامی مانی جاتی تھی ورنہ اگر وہ پہلے ہی سی عیسائیون نی جعلی وغیر الہامی سمجھہ رکھی ہوتی تو گلیسی اس کی فتوی کی کیا حاجت تھی - علاوہ اسکی آپکا یہہ کہنا کہ پہلی چار صدیون کی دفاتر کتب مقدسہ مین نہین پائی جاتی - خود آپکی ہی قول سی غلط ثابت ہوا کیونکہ یوسیبیوس نے اسکا ذکر کیا ہی اور یوسیبیوس کی کتاب کو آپنی اظہار عیسوی کے صفحہ ۹۹ مین فہرست دفاتر کتب مقدسہ مین شمار کیا ہے +

دوسرا یہہ کہ قدما اسکی حوالہ نہین دیتی اگر اونکی زمانہ مین موجود ہوتی اور الہامی مانی جاتی تو محمد صاحب کا آنا اور ایماندار ونکو غلطی سی آگاہ کرنا اونکی مطالعہ سی پوشیدہ نہ رہتا اور اونکی کتابونمین ایسی شخص کا عام تذکرہ پایا جاتا پر اونکی سکوت کتاب ہذا کی عدم موجودگی پر دلالت کرتی ہی - **جواب** - چونکہ یہہ خبر ایک ایسی ڈھنگ سی اس انجیل مین بیان ہوئی ہی کہ اوسکا پہلا حصہ مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو جو اصل الاصول دین عیسوی قرار دی گئی ہین بالکل باطل کر کی اخیر مین آنحضرت صلعم کی آنے کی بشارت دیتا ہی اسلیئے مسیحی قدما جو پولوسی اعتقادات کی معتقد تھی اس انجیل سی آنحضرت صلعم کی خبر کو اپنی کتابون مین کسطرحسی نقل کر سکتی تھے اگر ایسا کرتی تو اونکو اس خبر کا پہلا حصہ بھی یعنی بطلان الوہیت و کفارہ مسیح بھی خواہ نخواہ ماننا پڑتا اور فرقہ ایبونی و گنوسٹک و ایرین وغیرہ کی نزدیک جو منکر الوہیت مسیح تھی یونسون بغض و تکفیرون بعض کی ملزم ٹھہر سکتی تھے - پس اس الزام سی بچنے کی لئی اونہون نی اس خبر سی بالکل ہی سکوت مناسب سمجھا ورنہ در اصل آپکی قدما آنحضرت صلعم کی آمد کی حالات سی اسطرحسی واقف تھی کہ جیسی کوئی اپنی اولاد کے

حال سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ سورہ بقر مین ہے الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم یعنی اہلکتاب آنحضرتؐ کو اسطرحسے پہچانتے ہین جیسے وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہین۔ اسصورت مین اونکا سکوت اس انجیل کی عدم موجودگی پر کسی طرح دلیل نہین ہو سکتا +

تیسرا یہہ کہ اگر یہہ خبر مسیح نے دی ہوتی اور اپنے حواریون کی نسبت ایسے کلمے کہے ہوتے تو اناجیل اربعہ بہی ایسی سکوت اختیار نہ کرتین اور نہ اونمین مسیح کے مرنے اور زندہ ہونے پر اسقدر زور دیا جاتا مگر کل انجیل مقدس در قدمای کی گواہی ہے کہ مسیح مرکر زندہ ہوا اور اپنے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے سے کبہی پشیمان نہوا الخ **جواب**۔ اول تو حسب تصریح انجیل یوحنا باب ۲- آیت ۲۵ کسی نے مسیح کے پوری حالات نہین لکہی۔ اسصورت مین اناجیل مروجہ کا اس خبر سے ساکت رہنا بہی طرح اس انجیل کی عدم موجودگی یا غیر معتبری کی دلیل نہین ہو سکتا۔ دوم۔ جبکہ بہت سے بیانات و حالات مسیح کے ایسے ہین جو صرف ایک ہی انجیل نے لکہے ہین اور باقی تینون اناجیل اوس سے ساکت ہین تو اسصورت مین ہم پوچہتے ہین کہ کیا اس سے وہ انجیل جسمین وہ حالات درج ہوئے ہین اسبات کی دلیل ہو سکتی ہین کہ وہ غیر واقعی اور غلط ہین۔ اگر ایسی بات ہے تو چارون اناجیل غیر معتبر ہین کیونکہ ہر ایک مین بعض ایسے ایسے بیانات پائے جاتے ہین جو تینون مین درج نہین ہین جنکی مفصل فہرست پیچہے درج کردیگئی ہے۔ خصوصاً انجیل یوحنا کہ اوسمین کسقدر زور شور سے بشارت فارقلیط دیگر اناجیل سے چالیس پچاس سال بعد درج ہوئی ہے اور دیگر اناجیل بالکل اوس سے ساکت ہین۔ اور اگر یہہ بات مسلم نہین تو بیچاری انجیل برنباس نے کیا قصور کیا ہے جو اس خبر کے سبب سے غیر معتبر خیال کیجاتی ہے حالانکہ اسکی تصنیف بہی اوسی زمانہ کی ہے۔ سوم۔ جبکہ مؤلفین اناجیل مروجہ کی تحریرات سہو و خطا سے مصون نہین ہین جسکا نمونہ کتاب ہذا کے امر اول کی دلیل سوم و چہارم مین بخوبی بیان ہوا ہے تو پس ہم کہتے ہین کہ جسطرح مؤلفین اناجیل نے دیگر بیانات مین غلطی کی ہے اسیطرح ممکن ہے کہ مسیح کی موت کی نسبت بہی اونکو دہوکہ ہوگیا ہوگا اور یہہ دہوکہ ہونا بہی بہت آسان تہا کیونکہ بجائے مسیح کے یہودا بعینہ اونکی شکل کا ہوگیا تہا جسکو سچ مچ حضرت مسیحؑ ہی سمجہکر سولی دیدیا گیا تہا۔ چہارم۔ مسیحؑ کے در اصل مصلوب ہونے پر صرف برنباس کی انجیل اور قرآن شریف ہی انکاری نہین بلکہ بہت سے متقدمین عیسائیون کا یہی عقیدہ تہا کہ حضرت مسیحؑ مصلوب نہین ہوئے چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۹ مین زیر آیت فلما احس عیسی منہم الکفر کے لکہتے ہین کہ عیسائیون کا فرقہ ایرینی شروع ہی مذہب عیسوی مین مسیح کے صلیب پر کہینچے جانیکا انکار کرکے کہتا تہا کہ "سمن دی گرینین" اوسکی جگہہ صلیب پر کہینچا گیا ہے۔ اور فرقہ کیرنتہین اور فرقہ کارپوکریشنز جو مسیح کو صرف ایک آدمی زاد جانتے ہتے اونکا بہی یہی یقین ہے کہ مسیح خود نہین بلکہ اوسکے شاگردون مین سے ایک شخص جو بالکل اوسی کی شکل کا

Marfat.com

ہو گیا تہا سولی دیا گیا تہا اور فوشیس صاحب کا بیان ہے کہ اونہون نے ایک کتاب مسمی بہ جُرنیز آف اپی سلز یعنے سفر حوارئین پڑہی جسمین کہ اعمال پطرس یوحنا - اندریاس - تہامس اور پولوس مقدس کا بیان تہا اوسمین بعد بیان طول طویل حالات کے یہہ بہی درج تہا کہ مسیح سولی نہین دیا گیا بلکہ بجائے اوسکے ایک اور شخص سولی دیا گیا تہا - انتہی - اور جسطرح آپکے اور بیان غلط ثابت ہوئے ہین اسطرح آپکا یہہ کہنا بہی غلط ہے کہ مسیح کبہی اپنے آپکو خدا کہنے سے پشیمان نہوا جناب من پشیمان تو جب ہوتے کہ جب اونہون نے اپنے آپکو خدا کہلایا ہوتا بلکہ وہ تو بڑے زور سے اپنی الوہیت سے انکار کر کے اپنے آپکو ایک آدمی قرار دیتے ہین دیکہو انجیل متی ۱۹ - ۱۷ - مرقس ۱۰ - ۱۷ - لوکا ۱۸ - ۱۸ - تو مجہے کیون نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا +

چوتہا یہہ کہ کسی دلیل سے ثابت نہین کہ برنباس جو حواریون کا ساتہی تہا اس کتاب کا مصنف ہے بلکہ کسی عیسائی نے زمانہ حضرت محمدؐ صاحب سے پہلے لکہکر برنباس کے نام سے مشتہر کی اور زمانہ محمدؐ صاحب مین ترمیم ہوئی - **جواب** آپنے ابتک کوئی ایسی دلیل پیش نہین کی جو اس انجیل کے برنباس کی تصنیفات سے ہونیکے منافی ہو بلکہ صرف زبانی انکار کر کے اپنے دل کو خوش کر رہے ہین اور جو شبہات آپنے اس انجیل کی قدامت پر اپنی خام خیالی سے وارد کئے تہے اونکے ایسے دندان شکن جوابات سن لئے کہ اگر شرم و حیا سے ذرا بہی مس ہوئی تو پہر آپ کبہی اونکا نام نہ لینگے - اب آپکا بہ تقلید سیل صاحب و ویٹ صاحب یہہ کہنا کہ زمانہ محمدؐ صاحب مین اسمین ترمیم یعنی تحریف ہوئی - اسکا جواب خود آپکے ہی ہم مذہب محقق مسیحی گاڈفری ہیگنس نے اپنی کتاب اپالوجی کی دفعہ ۱۹۶ و ۱۹۷ مین نہایت معقول اور مدلل طور پر اسطرح سے دیا ہے کہ باوجود ڈاکٹر ویٹ اور سیل صاحب کی عظمت کے مین یہہ کہتا ہون کہ صرف اونکے بیان سے مجکو یقین نہین کہ برنباس کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہے تحریف ہوئی ہے اور جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرح کی اور قوی دلیلین پیش نکرین مین اونکی رائے سے مطابقت نہین کر سکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل اونکے پاس نہین تہی اسلئے کہ اونہون نے اوسکو بیان نہین کیا اور گو درحقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کے الہام ربانی ہونیکا قائل نہین تاہم مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشینگوئی اوسکی اصل مین نہوا ور یہہ بہی مجکو کسیطرح سے یقین نہین ہے کہ وہ خود اپنے الفاظ کے لئے معاون نہوئی ہو جیسا کچہہ اسکے سوا بہت سی پیشینگوئیون کی کیفیت ہوئی ہے جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی ہین تیسری صدی کے بعد انجیلی تواریخون مین تحریف کی مشکلات کو مکیلس اور پادری مارش صاحب نے باصرار بیان کیا ہے تیسری یا چوتہی صدی مین ہماری انجیلی تواریخون کی تحریف کے خلاف جو دلائل ہین وہ اوسی زور کے ساتہہ بلکہ اوس سے کسیقدر زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف کے خلاف بہی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کے بعد یعنی ساتوین صدی مین ہوئی

تہی کیونکہ جسقدر وہ بعد کو ہوئین اوسیقدر ظاہر از یادہ دقت ہوئی ہوگی - اس انجیل کو بہت سے عیسائیون نے محمد کے زمانہ کے بہت قبل تسلیم کیا تہا - یہہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ پڑہے لکہے مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری صدی مین بکثرت تہے ان تحریفونکو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی کہ بیان کی گئی ہین معلوم کیا ہو اسکی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی پادریون نے اون بعض پرانی تحریرات دستی کو زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور کاپٹک مین جنمین عبارتین مذکور موجود نہ تہین نہ دریافت کر لیا ہو دیں سکت پر لحاظ کرنے سے جو ان تحریرات دستی کی وجہ سے عیسائیون کو مسلمانون کے ساتہہ مناظرہ کرنے مین ہاتہ آتی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ یونان اور سیریا اور مصر وغیرہ بیشمار عیسائی خانقاہون سے ایک بہی پیش نہو سکی مسلمانون کی طرف سے مدعی ہوکر مین سب عیسائی پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک ہی تحریری جلد ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتین یہہ جلدین مسلمانون کے ملکونمین بہت رائج ہین جہانکہ عیسائی خانقاہین کثرت سے ہین اور اونمین وہ جلدین اب بہی ضرور ہونگی اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون" - انتہی - پس اگر آپ سچے ہین تو حسب صراحت محقق مذکور صدر جبتک اسبات کا ثبوت نہ دین کہ کس شخص نے کسوقت مین یہہ ترمیم کی ہے اور برنباس کی انجیل کا کوئی قدیمی نسخہ ایسا نہ دکہائین جو آنحضرتؐ سے پہلے کا لکہا ہوا ہو اور اوسمین یہہ پیشخبری درج نہو تبتک آپکا یہہ بلا دلیل دعوی جو عقلاً ونقلاً بالکل باطل ہے کچہہ بہی قابل لحاظ نہو سکیگا +

شبہ

پانچوان حضرت محمد صاحب نے عموماً اس خبر کا حوالہ دیا اور کسی مصنف کا نام نہین بتایا جنہون نے مسیح کے اقوال و افعال قلمبند کئے اور یہہ اسلئے کیا تاکہ فریب چہپا رہے اگر الہامی کتابون کیطرف اشارہ کرتے تو فوراً قلعی کہلجاتی کیونکہ اونمین ایسی خبرین ہرگز نہتین - اور اگر کسی جعلی کتاب کا حوالہ دیتے تو آپکی وحی کی مٹی خراب ہوتی اسلئے اس دوراندیشی نے ایسی احتیاط سے اس خبر کو قرآن مین بیان کیا ہے کہ فریب ظاہر نہ ہووے - **جواب** گو حضرت نے اسلئے کسی خاص انجیل کا نام لیکر اپنی پیشخبری کا حوالہ نہین دیا کہ صرف یہہ ایک ہی خبر آپکی نسبت انجیل برنباس مین موجود نہین بلکہ اناجیل مروجہ کے متعدد مقامات مین صراحتاً وکنایۃً آپکی نسبت خبرین درج ہین چنانچہ ازالۃ الاوہام و بشارات محمدیہ وغیرہ مین اونکو ایسی مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بجز آنحضرتؐ کے اور کوئی اونکا مصداق نہین ہو سکتا - مگر تاہم حسب بشارت وعدہ سے آپنے اپنی پیشخبری کتب سابقہ کی نسبت بحکم ربانی قرآن شریف کے مختلف مقامات مین مبشراً یاتی من بعدی اسمہ احمد - اور یجدونہ مکتوباً عندہم فی التوراۃ والانجیل - اور یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم فرمایا ہے وہ عام طور پر نہین بلکہ خاص طور پر حوالہ سے بہی بڑہکر ہے کیونکہ یہہ آیات برملا عیسائیون ویہود عرب کے سامنے پڑہی جاتی تہین اور

وہ روزمرہ اونکو سنتے تھے - پس اگر خدانخواستہ انجیل اور توریت مین حضرت کی نسبت کوئی خبر اونکی دانست مین مندرج نہوتی تو کیا وہ آپ پر یہہ اعتراض نہ کرتے کہ آپکی آمد کی کوئی خبر کتب سابقہ مین نہین ہے یونہی آپ دعوی کرتے ہین کہ ہماری خبر توریت و انجیل مین ہے اسصورت مین آپکی دعوی رسالت پر بہت سخت صدمہ پہونچ سکتا تہا بلکہ جو لوگ اسلام لائے تہے وہ بہی آپکی نسبت بدظن ہوجاتے جہ جاکہ آیندہ دن دگنی رات چوگنی ترقی ظہور مین آتی - پس اونکا اس معاملہ مین سکوت یا چندان متعرض نہونا بالکل تسلیم دعوی کی دلیل ہے چنانچہ جن یہود و نصاری کو سعادت ازلی یاور و مددگار ہوئی وہ توریت و انجیل مین حضرت کی خبرین دیکھکر فوراً آپ پر ایمان لائے *

الحاصل عیسائیون کے پاس اناجیل غیر مروجہ کو متروک کرنیکی کوئی وجہ معقول موجود نہین ہے اور صرف اٹکل پچو اونہون نے اونکو جعلی قرار دیکر اپنے مطلب کی اناجیل کو الہامی مان رکہا ہے *

امر سوم - نبی آخر الزمان اور قرآن کی ضرورت کے بیان مین

اگرچہ پادری فنڈر صاحب کے دعوی مذکور سے یہان قرآن کی ضرورت کے بیان کرنیکی چندان ضرورت نہ تہی مگر چونکہ بعض نو عیسائی مثل پادری ٹہاکرداس صاحب وغیرہ اپنے خام خیالی سے اسبات پر جمے ہوئے ہین کہ پیغمبر آخر زمان اور قرآن کی کوئی ضرورت نہین تہی اور جو باتین قرآن مین بیان کی گئی ہین اونکی بائبل سے پہلے بخوبی خبر مل چکی ہے اسلئے مختصر طور پر گذارش ہے کہ انبیاء کے سلسلہ یکے بعد دیگرے سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے خدا تعالی بنی آدم کی ہدایت کیلئے جب وہ راہ راست سے بہٹک کر گمراہی مین جا پڑے ہین پیغمبر بہیجتا رہا ہے اسصورت مین جن لوگونکو تواریخ سے ذرا بہی مس ہے وہ بخوبی جانتے ہین کہ آنحضرت ؐ کے مبعوث ہونے اور قرآن کے نزول سے پہلے کل دنیا پر جہالت سے ایک ایسی تاریکی و ظلمت چہائی ہوئی اور ہیبت پہیلی ہوئی تہی کہ اگر اسلام اپنی نورانی شعاعون سے جہان کو روشن نہ کرتا تو ممکن نہ تہا کہ وہ ظلمت دور ہوسکتی بلکہ یقین تہا کہ وہ روز بروز متزائد ہوکر باعث ہلاکت ابدی ہوتی چنانچہ یہود تو بسبب انکار و عداوت مسیح کے مسیح کی نسبت ایسے ایسے خیال فاسد رکہتے اور ناشائستہ اقوال لکہتے تہے کہ اونکے بیان سے قلم لرزتی ہے اور نصاری بسبب محبت مسیح کے اس افراط کو پہونچ گئے تہے کہ حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجہکر شرک کا کوئی دقیقہ اونہون نے اوٹہا نرکہا تہا اور بزرگون کی تصاویر بناکر اونکی پرستش کو دین عیسوی کا رکن اعظم سمجہتے تہے - اور کل اہل عرب ہاتہون کی تراشی ہوئے بت پوجتے اور خیالی جنات کی پرستش کرتے تہے - اور اہل فارس دو خدا اہرمن و یزدان کو مانتے اور اپنی ماہنون کو بہی عورت بنالینا جائز سمجہتے تہے - اور اہل ہند درختون و پتہرونکو سجدہ کرتے تہے - پس ایسے وقت مین نہایت ضروری تہا کہ خدا کیطرف سے کوئی ایسا ہادی آوے کہ اونکے مادہ عقلی کو حجابات سفلی سے پاک و صاف کرکے اونکو ملکی صفات بنادے تاکہ

اونکا خدا کے سامنے یہہ عذر باقی نرہے کہ ہمین عبادت کے سچے طریقہ کی واقفیت نہ تہی اور اسلئے ہم معذور تہے۔ پس اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین مبعوث ہوئے اور اونکی وساطت سے قرآن شریف نازل ہوکر بنی آدم کے دلون سے اونکے سب بیہودہ اور باطل خیالات دور کئے۔ اور اس حالت مین آنحضرتؐ اور قرآن شریف سے جو ضروری اور لابدی کام ظہور مین آئے اونکی مختصر اور بطور نمونہ فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) - جسطرح باوجود بارہ حواریون کی موجودگی اور اونکی مسیحی تعلیم کے پہیلانے کی سرگرمی کے جن لوگونکو پولوس مقدس کے ذریعہ اور وساطت سے ازل مین عیسائی ہونا لکہا تہا اونکے لئے پولوس کا آنا ضروری تہا۔ اسیطرح انبیاء کے اخیر سلسلہ پر باوجود کتب سابقہ کے جن لوگون کو صرف آنحضرتؐ اور قرآن شریف کے ذریعہ ایماندار ہونا اور خدا کی بادشاہت مین داخل ہونا ازل مین مرقوم تہا اونکے لئے آنحضرتؐ کا ہادی ہونا اور قرآن کا آنا ضرور تہا +

(۲) - چونکہ یہود و نصارانے اپنی اپنی کتب الہامیہ مین خدا کے کلام کے ساتہہ کلام بشری کو ملاکر ایسا خلط ملط کردیا تہا کہ الہامی و غیر الہامی کلام مین کسیطرح تمیز نہین ہوسکتی تہی اسلئے نہایت ضرورت ہوئی کہ بنی آدم کو بذریعہ آنحضرتؐ ایک ایسا خالص کلام الہی یعنی قرآن دیا جاوے جسکو کلام بشری سے مس تک بہی نہین ہوئی +

(۳) - خدا کی وحدانیت جسکے پہیلانے کے لئے ہزارون انبیاء آئے تہے اور اخیر مین عیسائیون کے عقیدۂ تثلیث نے جو عقلاً و نقلاً بالکل باطل ہے اوسکو خلط ملط کرکے بالکل شرک بنادیا تہا قرآن نے وحدانیت الہی کو عیسائیون کے بیہودہ اور باطل خیالات کی کدورت سے ایسا متمیز کردیا کہ من کل الوجوہ شرک و بت پرستی کی جڑہی اوکہیڑ ڈالی +

(۴) - مسیح کی بن باپ ولادت کا عجیب و غریب معاملہ جو خلاف عادت تخلیق انسانی ہونے کے باعث کسی کی سمجھ مین نہ آسکتا تہا اور انجیل مین جو اسکے متعلق بیان تہا وہ ایسا غیر مکتفی اور ناکارہ تہا کہ اوس سے کسیطرح کی آدمی کو تشفی نہوسکتی تہی بلکہ حضرت مریم کے ساتہہ یوسف نجار کی شادی ہونیکے بیان نے جو اناجیل مروجہ مین درج ہے مسیح کے بن باپ پیدا ہونے مین ایسا شک و شبہہ ڈالدیا تہا کہ یہود کو بہ نسبت حضرت مریم و مسیح کے طرح طرح کی بدگمانیان کرنے اور کفر بکنے کا موقع ملگیا تہا۔ اسلئے قرآن شریف نے نازل ہوکر ایسی صفائی و عمدگی سے مسیح کی بن باپ ولادت کو بدلائل ثابت کیا کہ مخالفین کے سب تہمات باطل کردئے اور مسیح کی اعلیٰ شان اور اونکا حقیقی احترام جو اونکے شایان تہا بنی آدم کے دلون پر کما ینبغی بڑی وضاحت سے منقش کیا +

(۵) - چونکہ کفارہ کے مہمل و بیمعنی عقیدہ سے جو صرف سراسر خلاف عدالت ہی نہین بلکہ اوسنے انبیائے سابق کی ہزار سال کی تعلیم و تاکید اعمال حسنہ محض اکارت و برباد جانے کے علاوہ اوسکی لغو امید نے لوگون کی یہہ حالت کردی تہی

Marfat.com

اونکی دلون سے گناہ کا ڈر اوٹھہ گیا تہا کیونکہ جب مسیح پر ایمان لانیوالون کی بدلے مین خود سزا یاب ہوگئی تو ایسے مومن مسیح کو گناہ کا ڈر ہی کیا رہا۔ اسلئے بنی آدم کو ان توہمات باطلہ اور خیالات فاسدہ سے نکالنے اور مسیح کو مصلوبیت کی ہتک سے بری کرنے اور اونکی حقیقی شان ثابت کرنے کے لئے آنحضرتؐ و قرآن کا آنا ضروری تہا +

(۶)۔ چونکہ یہودیون نے حضرت مسیح جیسے نبی اور ہادی کا انکار کرکے بڑے درجہ کی بیدینی سے اونکی بڑا دبی کی بلکہ اپنی نادانی سے سچے مسیح کو چہوڑ کر ایک وہمی مسیح کے منتظر ہوگئے۔ اسلئے یہود کو اس سخت غلطی سے نکالنے اور اونپر حجت قائم کرنے کے لئے آنحضرتؐ اور قرآن کا آنا ضروری تہا۔ جنہون نے آکر دنیا کو ثابت کردیا کہ مسیح آچکے اور ہزارون یہودیونکو منوا دیا اور منکرون پر الزام کامل کردیا +

(۷)۔ توراۃ و انجیل مین جو بعض مضامین خدا کی علمیت۔ قدرت۔ حکمت اور قدوسیت کے برخلاف پائے جاتے ہین اون سے لوگون کے خیالات ہٹانے اور خدائے عز و جل کی اعلیٰ قدرت و عظمت اور جلالت جو اوسکے لائق ہے ظاہر کرنے کے لئے قرآن شریف کا نازل ہونا نہایت ضروری تہا +

(۸)۔ انبیائے سابق مثل نوح۔ داؤد۔ یہودا۔ لوط۔ ہوسیع۔ ہارون۔ سلیمانؑ وغیرہ وغیرہ کی نسبت زناکاری و بیحیائی اور بت پرستی اور کل انبیاء کو چور و ڈاکو ثابت کرنے کے مضامین جو توریت و انجیل میں درج تہے اونکی عصمت و پاکیزگی اور عزت قائم کرنیکے لئے جو اونکی شان کے شایان تہی۔ قرآن کے آنے کی ازبس ضرورت تہی +

(۹)۔ یہود و نصاریٰ نے چونکہ توریت و انجیل کو اپنی اپنی تائید مذہبی کے باعث اونہین تغیر و تبدل کرکے اونکو بالکل بے اعتبار بنا دیا تہا اور نیز اونپر برسون تک اونکی قتل و الہامی کتب کے جلانے کے متواتر حوادث و آفات کے نازل ہونے سے توریت و انجیل مین بہت کچہہ نقص واقع ہوکر بائبل غلطیون کا ایک مجموعہ بنگیا تہا اسلئے ضرور ہوا کہ قرآن شریف کے ذریعہ اونکی قصص و احکام وغیرہ کی غلطیونکو درست کیا جاوے +

(۱۰)۔ انبیائے سابق نے جو بالہام ربانی مختلف اوقات مین آنحضرتؐ کے آنے کی بڑے شد و مد کے ساتہہ خبر دی تہی اونکی پیشگوئیون کی تصدیق کے لئے آنحضرتؐ کا آنا ازبس ضروری تہا +

(۱۱)۔ ابتدائے عالم سے مختلف اوقات مین کتنے انبیاء اور ہادی اور برگزیدہ لوگ دنیا پر ظاہر ہوئے اور قطع نظر اسکے کہ وہ سب کے سب حق پر تہے یا نہین اونہون نے بنی آدم کی ہدایت کا بیڑا اوٹہا کر اپنی اپنی شریعتین قائم کین اور الہام کا دعویٰ کرکے اپنی اپنی کتابون کو کلام الٰہی بتایا جیسے توریت۔ انجیل وید۔ کتب بدہ مذہب وغیرہ وغیرہ۔ اور گو اونمین کتب الہامی صرف توریت و انجیل ہی تہین مگر چونکہ یہہ باب ایسا وسیع تہا کہ

کوئی اپنے آپکو سچا ہادی اور اپنی کتاب کو کلام الہی کہکر عہدہ برآ ہو سکتا تہا اور سچے جہوٹے کی تمیز اور کہوٹے کہرے کی علیحدگی نہایت مشکل بلکہ غیر ممکن تہی اسلیئے اس ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے ایک ایسی شہادت و معیار کی نہایت ضرورت تہی جو بذات خود ایسی کامل و مکمل ہو کہ کوئی مخالف اوسکا ابدالآباد تک معارضہ نہ کر سکے - پس قرآن نے نازل ہو کر اس ضرورت کو جیسا کہ چاہئے تہا اس خوبی و خوش اسلوبی سے پورا کیا جو اپنے کلام مین ایک ایسا دائمی معجزہ ہے کہ اوسکی مثل ایک ادنی سی سورۃ کے لانے سے بہی تیرہ[۱۳] سو سال سے مخالفین و معاندین بالکل عاجز و خاسر ہین اور قیامت تک ایسے ہی رہینگے -

علاوہ انکے اور بہت سے امور ایسے تہے کہ جنکے پورا کرنے کے لئے قرآن کی اشد ضرورت تہی لیکن تذکرہ بالا ضرورتین جو بطور نمونہ بیان کر دیگئی ہین منصف مزاج اور اوس شخص کے لئے جسکو ہدایت ازلی اور عقل سلیم شامل حال ہو کافی و وافی ہین +

امر چہارم - تعلیم محمدی کی عمدگی پر محققین مسیحیون کی شہادت

محمدی تعلیم کی عمدگی کے ثبوت مین اگرچہ اس کتاب کے ہوتے کسی دوسری شہادت کی کچہہ بہی ضرورت نہین ہے کیونکہ اسمین دونون تعلیم عیسوی و محمدی کا مقابلہ کر کے ہر ایک قسم کے مضمون کو عیسوی تعلیم پر ایسی طرح سے ترجیح دیگئی ہے کہ ہاتہ کنگن کو آرسی کیا - لیکن تاہم بعض متعصب عیسائیون کو شرمندہ کرنیکی غرض سے ذیل مین چند منصف مزاج مسیحی محققین کے ایسے اقوال بطور نمونہ درج کئے جاتے ہین جو بلا کسی طرحکی غرض نفسانی کے محض انصاف سے محمدی تعلیم کی عمدگی پر شہادت دیتے اور اوسکو تہہ دل سے پسند کرتے ہین -

(۱) - چیمبرس انسائکلوپیڈیا کی جلد ۶ مین لکہا ہے - اسلام کا وہ حصہ بہی جسکے اوسکے بانی کی رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی ایک دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کی مانند مخلوط اور ممزوج ہین - ناانصافی جہوٹ - غرور - کینہ کشی - تہمت - تمسخر - عداوت - فضول خرچی - طمع - حرامکاری - خیانت اور نفاق کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اونکو قبیح اور بد بہی بتلایا ہے - اور بمقابلہ اونکے خیر اندیشی - فیض رسانی - عفت - بردباری - صبر و تحمل - کفایت شعاری - راستبازی - عالی ہمتی - حیا - صلح پسندی - حق دوستی - اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امر الہی کو عمدہ پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کی اصلی نشانی قرار دی ہے - انتہی +

(۲) - اڈوارڈ گبن تاریخ رومۃ الکبری کی جلد ۶ باب ۵۰ مین لکہتے ہین - ہر ایک مذہب مین بانی مذہب کی سیرت سے

اوسکی تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہی چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سے امر حق کی نصیحتین اور اونکی افعال بہت سی نیکی کے نمونے ہین اور اونکی ازواج و اصحاب نے اونکی بہت سے خلوت و جلوت کے آثار جمیلہ محفوظ کر رکھے ہین انتہی

(۳) - ڈاکٹر اے اسپرنگر اپنی کتاب سیرت محمدی کے صفحہ ۹۸ مین لکھتے ہین - محمدؐ تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر تھے - صاحب رائے صائب اور عالی مذاق تھے - گو وہ شاعر کے نام کو ناپسند کرتے تھے مگر بہت کرکے تو شاعر تھے - اور قرآن کی عبارت باہم متشابہ اور مضامین عالی اسکی عمدہ فضائل ہین اونکے خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تھا - اونکو نکلتے ہوئے آفتاب - برستے ہوئے پانی - اور اُگتی ہوئی روئیدگی مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تھا اور بجلی کی کڑک اور آواز آب اور پرندون کے نغمہ حمد الہی مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلون اور پرانے شہرون کی خرابات مین خدا ہی کے قہر کے آثار دکھلائی دیتے تھے - انتہی +

(۴) - لنڈن کی کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین ایک آرٹیکل جسکا عنوان اسلام ہے اور جسمین لکھا ہے کہ اودہر گیٹا اور کارلیل اور اوسطرف جماعت محققین جدید مثل اسپرنگر اور آماری اور نولڈیک اور میور اور ڈوزی نے تمام جہان پر یہہ بات ثابت کی ہے کہ اسلام ایک زندگی بخشنے والی چیز ہے ہزارون فائدہ مند جوہرون سے بھرا ہوا ہے اور یہہ کہ محمدؐ (کی سیرت کی نسبت جو کچھہ رائے ہو مگر اونہون نے) مروت کی سنہری کتاب مین اپنی جگہہ حاصل کی ہے - جلد ۱۲۷ صفحہ ۲۹۷ +

(۵) - گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی مین لکھتے ہین - دفعہ ۶۴ - جب بہت سے طول طویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہے تو شائد ایک حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونے اور بے تکلفی پر آہ کرکے چلا دے کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا - انتہی - اور دفعہ ۵۴ مین لکھا ہے - کہ عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی مسئلہ ایسا نہین ہے کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو - دفعہ ۲۲۶ - مجکو کوئی تعصب یا مذہب ایسا یاد نہین جو سخت خرافات یا نہایت پیچ سے خواہ دونون سے پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جنکا بیان مینے پڑھا ہے محمدؐ کا مذہب نہایت سادہ اور حکیمانہ ہے اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکھتا ہے اس عقیدہ سے زیادہ سادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہے اور محمدؐ اوسکے رسول اور اوسکی راہ کے بتلانے والے ہین - انتہی - حمایتہ الاسلام ترجمہ اپالوجی صفحہ ۳۲ و ۱۱۳ +

(۶) - آنریبل سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ مین لکھتے ہین - ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اسلام نے ہمیشہ کیلئے اکثر توہمات باطلہ کو کالعدم کر دیا اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی موقوف ہوگئی

(یہہ بہی کہنا چاہیی کہ بت پرستی کی برائی بیان کرکی ایسی عمدہ تعلیم کی کہ خود بخود لوگ بت پرستی چہوڑکر خدا پرست ہوگئی) اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمدؐ کی معتقدون کی دلون اور جانون مین ایسا ہی زندہ اصول ہوگیا ہی جیسے خاص حضرت محمدؐ کی دلمین تہا (یہہ عمدگی تعلیم کا اثر ہی) مذہب اسلام کی پہلی بات جو خاص اسلام کی معنی مین ہی یہہ ہی کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیی - بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام مین کچہہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہہ ہدایت ہی کہ سب مسلمان آپسمین برادرانہ محبت رکہین یتیمون کی ساتہہ سلوک کرین - غلامون کی ساتہہ نہایت شفقت سی پیش آئین - نشہ کی چیزون کی ممانعت ہی - مذہب اسلام اسبات پر فخر کرسکتا ہی کہ اسمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہی جو اور کسی مذہب مین پایا نہین جاتا - انتہی

(۷) مسٹر جان ڈیونپورٹ اپنی کتاب پالوجی مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۹ء کی صفحہ ۱۳۸ مین لکہتی ہین کہ آنحضرتؐ کو فقط اخلاق حمیدہ کی تعلیم اور تاکید ہی نہین کرنی پڑی بلکہ عبادت خدائی یکتا بہی قائم کرنی پڑی کیونکہ تقدیرات الہی سی جن لوگونمین آپ مبعوث ہوئی تہی وہ اندونون باتون یعنی عبادت خدائی یکتا اور اخلاق حمیدہ مین گمراہ تہی پہر لکہتی ہین کہ آیا ممکن ہی کہ جس شخص نی اپنی ملک کی لوگون کی عقائد و رسوم ابدالآباد کی لئی درست و شائستہ کئی ہون اور بعوض طریقہ باطلہ بت پرستی جسمین سالہاسال سی اوسکی ملک کی لوگ غرق تہی عبادت خدائی یکتا و برحق رواج دی ہو اور جس شخص نی قتل اطفال موقوف کردیا ہو اور استعمال مسکرات اور وہ لہو ولعب ممنوع کردئی ہون جنہین بازی ہوتی ہی اور جو منشاء تخریب اخلاق ہین اور جس شخص نی رسم تعداد ازدواج کو جو اوس زمانہ مین غیر محدود تہی محدود کردیا ہو اوسکی نسبت ہم گمان کرین کہ ایسا مصلح اور مہذب جلیل الشان جسنی ترویج احکام حقہ مین ایسی سرگرمی اور جان فشانی کی صرف ایک جعلساز اور مکار تہا آیا ہم یہہ وہم کرسکتی ہین کہ اوسکی رسالت منجانب اللہ نہ تہی بلکہ اوسکا ایجاد تہا - استغفر اللہ یہہ گمان آپکی نسبت نہین ہوسکتا اور یہہ کیون نہ یقین کرین کہ اونہون نی اپنی زمانہ مین اپنی قوم کو صدق و راستی تعلیم کی تہی اور اونکو خدا نی اسلیئے مبعوث کیا تہا کہ اپنی امت کو اوسکی توحید اور صداقت سکہاوین اور اونہین ایسی احکام انتظام ملک اور اخلاق حمیدہ تعلیم کرین جو اونکی مناسب حال ہون - انتہی ملخصاً +

(۸) سیل صاحب اپنی مقدمہ قرآن کی باب ۲ صفحہ ۵۴ مین لکہتی ہین کہ "قرآن کا بڑا بہاری اصول خدا کی وحدانیت ہی جسپر کہ محمدؐ صاحب کی وعظ کا بڑا زور تہا اور یہہ ایک بڑی بہاری بنیاد والی راستبازی ہی کہ کبہی نہ تہا اور نہو سکتا ہے ایک سی زیادہ خدا" پہر اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ قرآن مین ضروری قوانین اور ہدایت کی بیانات اور خدائی واحد کی پرستش کرنا اور اوسکی مرضی کی مطابق چلنا ایک قدرتی والہامی راستبازی کی طریقہ مین بیان ہوئی ہین انتہی ملخصاً

Marfat.com

(۹) - گبن صاحب مستند ومشہور مورخ انگلینڈ اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ محمدؐ کا مذہب شکوک اور شبہات سی پاک ہی پیغمبر نی بتون - انسانون - ستارون وسیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سی رد کیا کہ جو شی طلوع ہوتی ہی غروب ہو جاتی ہی اور جو حادث ہی وہ فانی ہوتی ہی اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہی اور اوسنے اپنی سرگرمی سی کائنات کی بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہی جسکی نہ ابتدا ہی نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ کسی مکان مین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہی جسسی اوسکو تشبیہ دی سکین وہ ہماری نہایت خفیہ ارادون سے آگاہ ہوتا ہی بغیر کسی اسباب کی موجود ہی اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل ہی وہ اوسکو اپنی ذات سی حاصل ہی ان بڑی بڑی حقائق کو پیغمبر نی مشہور کیا اور اوسکی پیروون نی انکو نہایت مستحکم طور سی قبول کیا اور قرآن کے مفسرون نی معقولات کی ذریعہ سی بہت درستی کی ساتہہ انکی تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خداتعالی کی وجود اور اوسکی صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کی عقیدۂ مذکورہ بالا کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہی کہ وہ ایسا عقیدہ ہی جو ہماری موجودہ ادراک اور قوائی عقلی سی بہت بڑہکر ہی کیونکہ جب ہمنی اوس نامعلوم چیز کو زمان اور حرکت اور مادہ اور حس و تفکر کی اوصاف سی مبرا کر دیا تو ہماری خیال کرنی اور سمجہنی کے لئی کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول جسکی بنا عقل اور وحی پر ہی محمدؐ کی شہادت سی استحکام کو پہونچی چنانچہ اون کے معتقد ہندوستان سی لیکر مراکو تک موحد کی لقب سی ممتاز ہین اور بتونکو ممنوع سمجہنے سی بت پرستی کا خطرہ مٹایا گیا ہے - انتہی +

امر پنجم - اس بیان مین کہ اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین اہل اسلام کی کونسی کتاب پیش کیجا سکتی ہے -

چونکہ عیسائی لوگ جبکبہی کوئی مضمون یا سند اناجیل مروجہ سی نکالتی ہین تو اہل اسلام کو اسبات پر مجبور کرتی ہین کہ بمقابلہ ہمکی تم بہی ایسا مضمون اور اپنی سند صرف قرآن شریف سی نکالکر پیش کرو - لہذا ہمکو بیان اسبات کا تصفیہ کرنا ضروریات سی ہوا کہ اناجیل کے مقابلہ مین آیا قرآن شریف پیش ہو سکتا ہی یا اہل اسلام کی دوسری کتابین سو بعد ادنی غور و تامل کے ثابت ہوا کہ حسب دلائل ذیل اناجیل کے مقابلہ مین کسیطرح قرآن شریف پیش نہین کیا جاسکتا کیونکہ اناجیل کو قرآن کی ساتہہ کسی طرح کی مشابہت ومماثلت صوری ومعنوی نہین -

(۱) - قرآن شریف کی نسبت اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہی کہ وہ منزل من اللہ ہی جو جبرائیل کی وساطت سی آنحضرتؐ کو پہنچا لیکن اناجیل مروجہ کو عیسائی حضرت مسیح کی شاگردون اور دوسری عیسائیون کی تالیف بتلاتی ہین -

(۲) - اگر بالفرض والتقدیر حسب زعم عیسائیان قرآن شریف کو آنحضرتؐ کی ہی تصنیف قرار دی لیا جائی تب بہی

اناجیل مروجہ کو قرآن شریف کی ساتھہ ہرگز مشابہت نہین ہو سکتی کیونکہ سہو سے تین عیسائیونکو حضرت مسیحؑ کی تصنیف
کی ہوئی کوئی کتاب پیش کرنی پڑیگی حالانکہ اونہون نے انجیل کیا بلکہ کوئی کتاب بخود تصنیف نہین کی چنانچہ ہکس
اپنی تفسیر مین انجیل متی کی دیباچہ مین لکھتا ہی کہ "مسیح نے خود کوئی کتاب نہین لکھی نہ کوئی اوسپر اُتری جیسا
مسلمان گمان کرتے ہین چنانچہ ہکا ذکر بالکل کہین نہین"۔ انتہی +

(۳)۔ قرآن شریف من حیث النظم والعبارت ایک اعظم اور اقوی معجزہ آنحضرتؐ کا ہی کہ جسکی اعجاز نے تمام جہان
فصحا و بلغا کو عرصہ تیرہ سو سال سے ایک ادنی سی سورت مثل اوسکی تصنیف کرنی سے عاجز کر رکھا ہی حالانکہ اناجیل
مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی اور نہ انکی مصنفون نے کہین اس امر کا دعوی کیا ہے +

(۴)۔ قرآن شریف آنحضرتؐ کی ہی وقت مین لکھا گیا ہی اور اناجیل مروجہ باتفاق جملہ عیسائیون کی ساٹھہ ستر سال
بعد مصلوب ہونے حضرت مسیح کی لکھی گئی ہین چنانچہ مفصل تشریح اسکی امر اول کی دلیل اول مین گذری ہی +

(۵)۔ قرآن شریف تیئس سال کے عرصہ مین باوقات مختلفہ اور حسب اقتضائی حالات و مواقع علیحدہ علیحدہ آیات
نازل ہو کر حسب الحکم جبرائیلؑ ہیئت کذائی جمع ہوا ہی بخلاف اسکی اناجیل ایک ہی دفعہ اپنی اپنی سنہ مین لکھی گئی ہین +

(۶)۔ قرآن مین جابجا لکھا ہی کہ یہہ خدا کی کلام ہی اور خدا کی طرف سے آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہی حالانکہ اناجیل مین
کسی جگہہ اسبات کا اشارہ بھی نہین ہوا کہ یہہ اناجیل الہام سے لکھی گئی ہین اور نہ انکی مؤلفین نے حسب دستور مصنفین
کہین کوئی ایسی عبارت لکھی ہی جس سے معلوم ہو کہ یہہ اناجیل اونہین نے تصنیف کی ہین بلکہ بخلاف اسکے یہہ معلوم ہوتا
ہے کہ انکی مصنف حواری نہین جیسا کہ امر اول کی دلیل اول مین مفصل بیان کیا گیا ہی +

(۷)۔ قرآن کی نسبت اہل اسلام کی کسی فرقہ کو اسکی منزل من اللہ ہونے مین کسی طرحکا کچھہ شک نہین بخلاف اسکے
عیسائیون کی بہت سے علمانے اناجیل مروجہ کی حواریون کی تصنیف ہونیسے انکار کیا ہی جیسا کہ امر اول مین مفصل مذکور ہے
(۸)۔ قرآن شریف مین سب طرح کی ضروری احکام از قسم اخلاق و عبادات و معاملات او رسیاست وغیرہ بصراحت
تمام بیان ہوئی ہین حالانکہ اناجیل مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی سوائی معدودہ احکام اخلاقیہ کی جو اس سال
کے متفرق فصلون مین بیان ہونگی دیگر احکام ضروریہ کا کہین نام و نشان تک نہین +

(۹)۔ قرآن شریف تین قسم کی مضامین پر شامل ہے یعنے توحید۔ قصص انبیا۔ احکام ضروری از قسم اخلاق و
عبادات و معاملات او رسیاست وغیرہ۔ بخلاف اناجیل کہ اونمین صرف حضرت مسیح کی تاریخ مرقوم ہی جو اونہون نے
اپنی شاگردون سے کہا یا خود کیا یا اونکی ساتھہ برتاؤ ہوا وغیرہ +

Marfat.com

(۱۰) - قرآن مین جتنی کلام درج ہی وہ سب الہامی اور خدا کی کلام ہی اور اوسمین کلام بشری ہرگز شامل نہین بخلاف اناجیل کے کہ باتفاق جملہ عیسائیان اونمین سب کلام الہامی نہین ہی بلکہ کلام الہامی کیساتہ کلام بشری ایسی خلط ملط ہو رہی ہی کہ اوسمین بالکل تمیز نہین ہو سکتی چنانچہ اِنسائکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد ۱۱ کی صفحہ ۲۷۴ مین الہام کی بیان مین لکہا ہی کہ اُس امر مین اختلاف واقع ہوا ہی کہ کتب مقدسہ کے کل اقوال الہامی ہین یا نہین جیروم اور گروٹیس اور آبانس اور ترپو کوپیس اور بہت سی دوسری علما یہہ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کا ہر قول الہامی نہین ہی" پہر اسی کتاب کی جلد ۱۹ کی صفحہ ۲۰ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی ہم سی تحقیق کی راہ سی دریافت کری کہ تم عہد جدید کی کونسی اجزاء کو الہامی مانتی ہو تو ہم کہینگے کہ مسائل اور احکام اور آیندہ کی خبرین جو ملت مسیحیہ کی جڑ ہین اونسی الہام جدا نہین ہو سکتا اور دوسری حالات کی لئی حواریون کی یاد کافی تہی" - انتہی - ہارن صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کی صفحہ ۴۸۴ کی حاشیہ مین یون لکہتی ہین کہ "جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام ہین تو ہماری یہہ مراد نہین کہ وہ سب کلام خدا نی بولایا لکہوایا ہی یا ہر چیز جو اوسمین ہی کلام خدا ہی بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام کی بیان اور اون تاریخی حصو نمین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول اور احکام کی برخلاف ہی نتیجہ دکہایا گیا ہی تفریق کرنا چاہیی پہلا تو پاک اور کلام خدا ہی اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اوسمین بعض کلام نیک آدمیون کا اور بعض شریر کا اور بعض کلام شیطان کا ہی اور اس سب سی اوسکو کلام خدا نہین کہہ سکتے" - انتہی +

(۱۱) - قرآن شریف جس شخص پر اوترا ہی صرف اوسی کی زبان مین نازل ہوا ہی اور خدا کی فضل سی اوسی زبان مین ابتک ہر ملک مین رایج و مستعمل ہے بخلاف اناجیل مروجہ کی کہ اونمین سی انجیل متی تو باتفاق ایک جم غفیر عیسائیون کے عبرانی زبان مین تصنیف ہوئی تہی اور اسیطرح یقین ہی کہ باقی اناجیل بہی عبری زبان مین تصنیف ہوئی ہون کیونکہ جیسا لکہتین حضرت مسیح بالاتفاق عبری نژاد تہی اور عبری بولا کرتی تہے جیسا کہ وقت مصلوب ہونی کے اونہون نے خود اپنی زبان سی کلمہ عبری "ایلی ایلی لما سبقتانی" بولا ہی پس ضرور ہی کہ سب تعلیم جناب موصوف کی عبری ہی زبان مین ہوگی لیکن اس زمانہ مین وہ سب عنقا صفت ہین اب اونکا اصل صرف یونانی زبان مین قرار دیا گیا ہی حالانکہ وہ بہی عیسائی کم جانتی ہین صرف اونکی ترجمی موجود ہین اور یہی مستعمل ہین +

(۱۲) - قرآن شریف کا طرز بیان سرتاپا حاکمانہ ہی یعنے جسطرح حاکم اپنی رعیت وغیرہ کو حکم دیتا ہی بخلاف اناجیل کے کہ انکا بیان محض تاریخانہ و قصصانہ ہے +

(۱۳) - قرآن شریف کی حفاظت کی لئی آپ خدا تعالی متکفل ہوا ہی جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہمنی ہی اوتارا ہی قرآن اور ہم ہی اوسکی تغیر و تبدل سی نگہبان ہین - حالانکہ اناجیل مین کہین صراحۃً یا کنایۃً خدا کی طرف سی اونکی لئی ایسی حفاظت مذکور نہین ہوئی چنانچہ اسی واسطی اونمین اکثر تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہی بلکہ اناجیل کی بڑی بڑی مفسر اسبات کی قائل ہو گئی ہین کہ دیندار عیسائیون نی قصداً اونمین تغیر و تبدل و تحریف کی ہی جیسا کہ ہارن صاحب اپنی تفسیر مین جلد ۲ باب ۸ مین لکھتی ہین کہ چوتہا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہی جو کسی نی اپنی مطلب کی لئی کی ہووی عام ہی کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم بدعتیون مین ارسیون سی زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین لگایا گیا اور نہ کوئی ایسی حرکت ناشائستہ کی سبب سی اوتنی زیادہ ملامت کا مستحق تہا سوا اسکی یہہ بہی تحقیق ہی کہ بعض تحریفات قصداً اون لوگون نی کی ہین جو دیندار کہلاتی تہی اور بعد اونکی وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہین تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوس پر وارد ہوتا ہو وہ اوٹھہ جاوی - انتہی ملخصاً

(۱۴) - قرآن شریف بسبب اون پیشگوئیون کی جو اوسمین درج ہین معجزہ اور کلام الہی ثابت ہوتا ہی اور اناجیل مروجہ کہ وہ بسبب مشتمل ہونی مسیح کی پیشگوئیون کی کلام الہی نہین ٹہر سکتین کیونکہ اکثر پیشگوئیان حضرت مسیح کی بعد پوری ہونی کی اونمین لکہی گئی ہین اور بعض ایسی ہین کہ محض خلاف واقع برآمد ہوئی ہین جیسا کہ بطور نمونہ کچہہ امر اول مین بیان ہوا ہی - بالفرض اگر حضرت مسیح کی کوئی پیشگوئی مندرجہ اناجیل بعد درج ہونی کی پوری بہی ہوئی ہو تو اسصورت مین غایت درجہ مسیح کی صداقت ظاہر ہوگی نہ اناجیل کی حقیت کیونکہ اگر کوئی مورخ کسی پیغمبر یا ولی کی کوئی ایسی خبر بتائی ہوئی کہ جسکا ظہور آیندہ کو ہوا اپنی کتاب مین درج کری تو پہر اگر وہ بموجب اوسکی وقوع مین آجائی تو اوسی مورخ کی وہ کتاب کلام الہی نہین ہوسکتی اور نہ وہ مورخ نبی قرار دیا جاسکتا ہی جبتک کہ وہ خود اپنی پیشگوئی آپ نہ لکہی +

(۱۵) - قرآن شریف بموجب آیہ کریمہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا کے اختلاف اور تناقض سی بالکل منزہ و مبرا ہی بخلاف اناجیل کے کہ اونمین سراسر اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہی حالانکہ مصنفین اناجیل نی بروقت تصنیف کرنی اپنی اپنی انجیل کے ایکدوسری کی انجیل کو دیکہہ لیا تہا جیسا کہ امر اول کی دلیل چہارم مین بطور نمونہ بیان ہوا ہی +

(۱۶) - قرآن شریف جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہی اوسوقت سی یاد ہو کر دہی آجتک دست بدست اہل اسلام کی پاس چلا آتا ہی اور کوئی جعلی قرآن اور نہین بنا بخلاف اناجیل کے کہ بہت سی اناجیل بلکہ سہ چندان چہار چندان ان

اناجیل مروجہ کی تصنیف ہو کر حواریون کی طرف منسوب کی گئی ہین یہانتک کہ اصلی اور جعلی مین تمیز کرنی محال ہے

(۱۷) - قرآن شریف جیسے کہ چاہئے خدا کی عظمت و جلالت و بزرگی ثابت ہوتی ہے بخلاف اناجیل کے کہ اون کے بعض بیانات سے خدا تعالی کی بےعزتی یعنے کمزوری و بیوقوفی وغیرہ ثابت ہوتی ہے - دیکھو نامہ ا قرنتیان ۱ - ۲۵

(۱۸) - قرآن شریف و اناجیل کی صورت تالیف مین بھی تطابق نہین یعنی قرآن شریف تو ایک ہی یعنے خدا کی کلام کا مجموعہ ہے اور اناجیل متعدد اشخاص کی تالیفات کی مجموعہ کا نام ہے اور اناجیل اربعہ مین سے اگر ایک بھی نکالدیجاوے تو حضرت مسیح کی تاریخ ناقص رہ جاتی ہے کیونکہ ان کے مؤلفین نے بہ نسبت ایکدوسرے کے کم و بیش حالات مسیح کے انمین لکھے ہین جیسا کہ پیچھے مفصل گذرا +

چونکہ دلائل مندرجہ بالا سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ اناجیل مروجہ اور قرآن شریف مین نہ صوری نہ معنوی کوئی تطابق نہین اسلئے عیسائیونکو کوئی استحقاق اسبات کا حاصل نہین کہ اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین قرآن شریف کو پیش کرانے کے لئے اہل اسلام کو مجبور کرسکین -

اب رہی اہل اسلام کی کتب احادیث سو اگرچہ اون سے بعض امور مین اناجیل کو کچھ مماثلت و مشابہت حاصل ہے یعنے جسطرح اناجیل بعد مصلوب ہونے حضرت مسیح کی ایک مدت دراز کے بعد تالیف ہوئی ہین اسیطرح احادیث بھی آنحضرت کے اقوال و افعال او معاملات کی تاریخ ہین مگر تاہم کتب احادیث کو اناجیل پر دو وجہ سے ترجیح و فوقیت حاصل ہے -

اول یہہ کہ احادیث کے جامعین نے حدیث کی سند صحیح متصل جسکو سلسلہ روات کہتے ہین آنحضرت یا اصحاب آنحضرت تک پہنچائی ہے یعنے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ مینے یہہ بات فلان شخص معتبر و ثقہ سے سنی ہے اور اوسنے فلان معتبر و ثقہ آدمی سے اور اوسنے اوس صحابی سے جسنے بچشم خود دیکھا ہے یا سنا ہے کہ آنحضرت نے ایسا کیا ہے یا فرمایا ہے یا اونکے سامنے ظہور مین آیا ہے - اور جس حدیث کی اسطرح پر سند سلسلہ وار نہو یا راویون مین سے کوئی راوی معتبر نہو یا اوسکا حافظہ اچھا نہو تو وہ حدیث ضعیف ہے اور قابل حجت نہین بلکہ حدیث کے معاملہ مین یہانتک احتیاط مرعی رکھی گئی ہے کہ جس شخص کا کسی دنیاوی معاملہ مین کبھی جھوٹ ظاہر ہوگیا ہو تو دینی معاملہ مین بھی خواہ وہ کیسا ہی دیانتدار کیون نہو بالکل غیر معتبر سمجھا جاتا ہے اور جس حدیث کے سلسلہ مین ایسا شخص پایا جاوے وہ حدیث وضعی او مردود سمجھی جاتی ہے اور کتب احادیث کے راویون کی معتبری و ثقاہت معلوم کرنے کے لئے کئی ایک کتابین جنکو اسماء الرجال کہتے ہین موجود ہین جنکے ذریعہ ہر ایک صاحب علم ہر ایک حدیث کی نسبت معلوم کرسکتا ہے کہ وہ کس درجہ کی ہے - بخلاف اناجیل کے کہ انمین جو مسیح کے حالات درج ہوئے ہین اونمین سے ایک کا بھی ایسی سند متصل کے ساتھ حضرت مسیح تک پہونچانا

Marfat.com

ناممکن بلکہ محال ہے- دوم یہہ کہ جامعین احادیث کی جلالت و وثاقت و صداقت و ورع اور پسندیدہ روش مسلم ہمگنان ہے اور انکو ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ سے تواریخ اہل اسلام بھری پڑی ہین بخلاف اناجیل کے کہ آجتک انکے مؤلفین ہی کسی قطعی دلیل سے محقق نہین ہوئے کہ کون تھے جیسا کہ امر اول مین مفصل بیان ہوا ہے-

۳- ان اہل اسلام کی کتب سیر مثل روضۃ الاحباب و مدارج النبوت وغیرہ ایسی ہین کہ اناجیل سے اکثر امور مین مطابقت کلی رکھتی ہین اور جسطرح اناجیل صرف حضرت مسیح کی تاریخ ہین اسیطرح یہہ بھی خاص آنحضرت ؐ کی تاریخ ہین- پس اگر عیسائی انصاف کو کام فرماوین تو اناجیل کے مقابلہ مین ان کتابونکو پیش کر سکتے ہین گو یہہ بخلاف اناجیل جن جن کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین بالتحقیق اوہین کی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہین- لیکن تاہم مین عیسائیون کو شرمندہ کرنے کی غرض سے مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین قرآن شریف ہی سے اخلاقی و روحانی تعلیم بیان کرتا ہون اور تنبیہ کے طور پر کہ عیسائیونکو مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین آنحضرت ؐ کی تعلیم مندرجہ احادیث اور حواریون کے اقوال کے تقابل مین آنحضرت ؐ کے اصحاب کے اقوال و نصائح پیش کرانی چاہیئے تہی کچھہ بطور نمونہ کتب حدیث وغیرہ سے بھی آنحضرت ؐ اور آپکے حوارین یعنی صحابہ کی تعلیم اخلاقیہ نقل کرتا ہون +

فصل اول

ماباپ کی عزت اور اولاد کی پرورش کے احکام مین

کلام مسیح- انجیل متی باب ۱۵- آیت ۴- خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے ماباپ کی عزت کر اور جو ماباپ پر لعنت کرے جان سے مارا جائے- ایضاً باب ۱۹- آیت ۱۹- اپنے باپ اور اپنی ما کی عزت کر +

کلام حواریین- نامہ افسیون باب ۶- آیت ۱- اے فرزندو تم خداوند کے لئے اپنے ماباپ کے محکوم ہو کیونکہ یہہ واجب ہے ۲- تو اپنے ماباپ کو حرمت دے کہ وہ پہلا حکم ہے جسکا وعدہ ہے ۳- تو تیرا بھلا ہوگا اور زمین پر تیری عمر دراز ہوگی ۴- اے بچے والو تم اپنے فرزندونکو آزردہ نکرو پر خدا کی تربیت اور نصیحت کر کے انکی پرورش کرو- نامہ قلسیون باب ۳- آیت ۲۰- اے لڑکو تم اپنے ماباپ کی ہر ایک بات مین فرمانبردار ہو کہ خداوند کو یہی پسند ہے ۲۱- اے بچے والو اپنے لڑکون کو مت چھیڑو نہووے کہ وے بیدل ہو جاوین +

کلام الہی- پارہ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳- وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

Marfat.com

كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا یعنے حکم کیا ہے رب تیرے نے یہہ کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اپنے ماباپ کے ساتہہ احسان کرو
اگر پہونچے نزدیک تیرے بڑہاپے کو ایک اونمین سے یا دونون پس مت کہو اونکو اُف اور مت ڈانٹو اونکو اور
کہہ اونسے بات تعظیم کی اور نیچا کر اونکے لئے بازو تواضع کا مہربانی سے اور کہہ اے پروردگار رحم کر اون دونون پر
جیسا کہ پالا اونہون نے مجکو لڑکپن مین - پارہ ۲۶ حٰم - سورہ احقاف - رکوع ۲ - وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا - یعنے حکم کیا ہمنے آدمی کو ماباپ کے ساتہہ نیکی کرنے کو
اوٹہائی ہے اوسکو مان اوسکی تکلیف سے اور جنتی ہے اوسکو تکلیف سے - پارہ ۲۰ امّن - سورہ عنکبوت - رکوع ۱ -
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا یعنے حکم کیا ہمنے انسان کو ساتہہ ماباپ کے بہلائی کرنا اور اگر کوشش کرین تجکو اسبات کی کہ شریک لاوے
تو ساتہہ میرے اوس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے علم پس مت کہا مان اونکا - پارہ ۲۱ اتل ما اوحی - سورہ لقمان رکوع ۲
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے حکم کیا ہے ہمنے ماباپ کے ساتہہ نیکی کرنے کو اوٹہائی ہے اوسکو اوسکی مان سستی سے اوپر سستی
کے اور دودہ چہٹانا اوسکا ہے دو برس مین یہہ کہ شکر کر واسطے میرے اور اپنے ماباپ کے واسطے طرف میری ہے پہر آنا
اور اگر کوشش کرین تجکو اسبات کی کہ شریک لا ساتہہ میرے اوس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے ساتہہ اوسکے علم پس مت کہا
مان اون دونون کا اور صحبت رکہہ اونسے بیچ دنیا کے اچہی طرح اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف
میری پہر طرف میری ہے پہر آنا تمہارا پس خبر دونگا تمکو اوس چیز کی جو تم کرتے تہے - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر
رکوع ۳۰ - وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ اور مائین دودہ دین اپنی اولاد کو پورے
دو برس - لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ نہ رنج کرے مان اپنے بچے شیرخوارہ کو
(اپنے سے جدا کرکے اوسکے باپ کو دیدینے کے سبب) اور نہ آزردہ کرے باپ اپنے بچے کو (اوسکی مان سے اوسکو چہین لینے کے سبب)
کلام رسول مقبول ﷺ - مشارق الانوار باب ۹ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ
اَنْفُ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رواہ مسلم یعنے صحیح مسلم مین
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پہر خاک مین ملا پہر خاک مین ملا جسنے اپنے ماباپ کو ضعیفی مین پایا

مین پایا ایک کو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا یعنی اونکی خدمت نہ کی اور اونکو اپنے سے راضی نہ کیا جو بہشت
مین داخل ہونیکا سبب ہی- مشکوة باب البر والصلة فصل ۳- وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رواه ابن ماجة- یعنی ابن ماجہ مین ابی امامہ سے روایت
ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہی- فرمایا کہ وہ بہشت ہین تیری (یعنے اونکی رضامندی سے
تجکو بہشت ملیگا) اور دوزخ ہین تیرے (یعنے ناراض کرنے سے دوزخ مین جانا پڑیگا) وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ
فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ رواه البيهقي- بیہقی مین ابی بکرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ اللہ تعالی سوائے
نافرمانی ماں باپ کے اور سب گناہون کو جنکو چاہتا ہی بخشدیتا ہی اور مقرر اللہ جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے
کو اوسکے مرنے سے پہلے ہی دنیا مین- مشکوة باب الشفقة فصل ۲- وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رواه الترمذي والبيهقي یعنے ترمذی و بیہقی مین
ایوب بن موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بخشش باپ کی بیٹے کے حق مین بہتر نیک ادب سکھلانے سے نہین ہے
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ
بِصَاعٍ رواه الترمذي- ترمذی مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے
بیٹے کو بہتر ہی اوسکو لئے ایک صاع صدقہ دینے سے- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَانَتْ
لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رواه ابو داود
ابوداود مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی ہووے ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ (جیسے زمانہ
جاہلیت مین بوجہ عار و فقر کے زندہ زمین مین گاڑ دیا کرتے تھے) اور نہ حقیر و ذلیل رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دی بیٹے
کو اوسپر (دینے دلانے مین) داخل کریگا اللہ بہشت مین اوسکو- مشارق الانوار باب ۷- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ متفق عليه- بخاری و مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت
نے فرمایا کہ برابری کرو اپنی اولاد مین- مشکوة باب الولی فصل ۳- عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ
وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا
اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ رواه البيهقي- ابی سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اوسکا
نام اچھا رکھے اور ادب نیک سکھا دے اوسکو پھر جب بالغ ہو تو چاہئے کہ اوسکا نکاح کردے- پس اگر وہ بالغ ہوگیا اور

Marfat.com

نکاح اوسکا اوسکی باپ نی باوجود مقدور کی نہ کیا اور لڑکے سی گناہ یعنی زنا صادر ہوا تو اوسکا گناہ اوسکی باپ پر ہی - عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ؐ مَنْ أَبَرُّ فَقَالَ بِرَّ وَالِدَيْكَ فَقَالَ لَيْسَ لِي وَالِدَانِ فَقَالَ بِرَّ وَلَدَكَ كَمَا أَنَّ لِوَالِدَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا كَذَلِكَ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ رواہ الدارقطنی - دارقطنی مین ابن عمر سی روایت ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت ؐ سی پوچھا کہ مین کسکے ساتھہ اچھا سلوک کرون آپنی فرمایا کہ اپنی ماباپ کی ساتھہ اوسنی عرض کی کہ میری ماباپ زندہ نہین آپنی فرمایا کہ اپنی بچہ پر احسان کر جیسا تیری والدین کا تجھپر حق ہی ویسا ہی تیری بچہ کا تجھپر حق ہے ✢

اقوال صحابہ ؓ - کتاب آثار امام محمد ؒ - عن عائشة ؓ قالت افضل ما اکلتم کسبکم وان اولادکم من کسبکم - حضرت عائشہ ؓ نی فرمایا کہ بہتر وہ چیز ہی جو تم اپنی کمائی سی کہاؤ اور تحقیق اولاد تمہاری کمائی تمہاری ہی ہی - احیاء العلوم - جلد ۲ - حقوق الوالدین والولد - قال معاویة لاحنف بن قیس یا ابا بحر ما تقول فی الولد قال یا امیر المؤمنین ثمار قلوبنا وعماد ظهورنا ونحن لهم ارض ذلیلة وسماء ظلیلة و بهم نصول علی کل جلیلة فان طلبوا فاعطهم وان غضبوا فارضهم یمنحوك ودهم ویحبوك جهدهم ولا تکن علیهم ثقلاً ثقیلاً فیملوا حیاتك ویودوا وفاتك ویکرهوا قربك - یعنی حضرت معاویہ نی احنف بن قیس سے پوچھا کہ آپ اولاد کی باب مین کیا کہتی ہین اونہون نی فرمایا ای امیر المؤمنین وہ ہماری دلون کی میوی اور پشتون کی تکیہ ہین ہم اونکی حق مین زمین فرمانبردار اور آسمان سایہ دار ہین بڑی بڑی مہمات مین ہم اونہین کی خاطر گہستی ہین اگر وہ کچھہ مانگین تو اونکو دو اور اگر روٹھہ جائین تو مناؤ کہ پھر ہمکو دل و جان سے چاہینگے اور حتی الوسع تمسی محبت رکھینگی اور تم اونپر بہاری مت ہو اور سخت مت پکڑو ورنہ تمہاری زندگی سی رنجیدہ ہو کر چاہینگے کہ تم جلد مرجاؤ اور تمہاری پاس رہنا اونکو برا معلوم ہوگا ✢

وجہ ترجیح تعلیم محمدی ؐ

اس فصل مین تعلیم عیسوی و محمدی ؐ جو مرقوم ہوئی ہی اگرچہ بادی النظر مین یکسان معلوم ہوتی ہی لیکن بنظر غور وتعمق تعلیم عیسوی مین ایک ایسا نقص پایا جاتا ہی جسسی وہ کسی طرح تعلیم محمدی ؐ کی ساتھہ برابری نہین کرسکتی اور وہ یہہ ہی کہ گو مسیح نی والدین کی عزت کرنیکا تو حکم دیدیا ہی مگر انجیل کی اور بیانات سی ظاہر ہی کہ اونہون نی خود اس حکم پر عمل نہین کیا بلکہ اکثر اپنی والدہ ماجدہ سی نفرت و بیفرمانی اور سختی ظاہر کی ہی جیسا کہ انجیل متی باب ۱۲ مین ہی - ۴۷ - تب کسی نی مسیح سی کہا کہ دیکھہ تیری ماں اور تیری بہائی باہر کہڑی تجھسے بات کیا چاہتی ہین ۴۸ پر اونہ

جواب مین خبر دینے والے سے کہا کون ہے میری ماں اور کون میرے بہائی ۴۹- اور اپنا ہاتہ اپنے شاگردون کیطرف بڑہا کر کہا
کہ دیکہو میری ماں اور میرے بہائی ۵۰- کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بہائی اور بہن
اور ماں وہی ہے- انتہی- یہان علاوہ ماں اور بہائیون سے نفرت ظاہر کرنیکے مسیح کا اونکی بات سننے کی خواہش کو ٹالدینا
بیفرمانی کو بہی خوب ثابت کرتا ہے- پہر انجیل یوحنا باب ۲ مین ہے ۱- اور تیسرے دن قانائے جلیل مین کسی کا بیاہ ہوا اور
یسوع کی ماں وہان تہی ۲- اور یسوع اور شاگردون کی بہی اوس بیاہ مین دعوت تہی ۳- اور جب شراب گہٹ گئی
یسوع کی ماں نے اوسے کہا کہ اونکے پاس شراب نہین رہی ۴ یسوع نے اوسے کہا کہ اے مستورہ مجہے تجہسے کیا کام میرا وقت ہنوز
نہین آیا- انتہی- دیکہو یہان مسیح نے اپنی والدہ سے اجنبی عورتون کا سا برتاؤ کرکے کیسی سختی سے اوسکو جہڑک دیا کہ
مجہے تجہسے کچہہ غرض نہین اور اوسکے کہنے پر شراب کی افزائش کا معجزہ ظاہر نکیا اور جب اپنی مرضی ہوئی تب افزائش
کا معجزہ دکہایا چنانچہ تفسیر بارنس جلد ۱ حصہ ۲ کے صفحہ ۲۱۹ مین اس آیت کے نیچے لکہا ہے کہ مسیح نے اپنی والدہ کی اس
آیت مین بہت ملامت اور ایسی بیعزتی کی اور حقارت کے الفاظ بولے ہین کہ ایسا اور کوئی لفظ مشتمل بر حقارت نہوگا
جیسے کہ الفاظ (اے عورت) - (تجکو مجہسے کیا کام) خصوصاً والدہ کے حق مین- انتہی- تفسیر اسکاٹ مین جو اس قصے کے
نیچے یہہ لکہا ہے کہ "اونکے لوگون کی محاورہ مین عورتون سے اسطرح کہنا (یعنے اے مستورہ کرکے کہنا) اخلاق سے بعید نہا اور
یہہ سختی محبت آمیز تہی"- مین کہتا ہون کہ اگر کسی اجنبی عورت سے اسطرح کا خطاب ہوتا تو کچہہ مضائقہ نہ تہا لیکن اپنی
والدہ سے جو بالکل جائے ادب و عزت اور حرمت ہے اسطرح کا خطاب کوئی بہی پسند نہین کرسکتا اور نہ والدہ کو عورت کہکے
مخاطب کرنا اونلوگون کا محاورہ تہا ورنہ بجز مسیح کے کسی ایسے شخص کے قول سے ثابت کرے جسنے اپنی والدہ کو عورت کے الفاظ
سے مخاطب کیا ہو- اور والدہ کی نسبت ایسا برتاؤ اگر سختی محبت آمیز ہے تو معلوم نہین کہ سختی نفرت آمیز کی کیا حد ہوگی
حالانکہ اسی تفسیر مین انجیل متی باب ۱۵- آیت ۴ کے نیچے لکہا ہے کہ ماں باپ کی عزت کرنے مین یہہ سب باتین شامل مین یعنی
فرمانبرداری اور ادب اور شفقت سے بولنا اور اونکی نیکنامی ڈہونڈہنا اور حاجت کے وقت خدمت کرنا- اور لعنت کرنا
مین یہہ باتین ہین یعنے بے ادبی اور سختی سے بولنا حکم نہ ماننا- تحقیر- حاجتمندی مین مدد نہ کرنا انتہی- علاوہ اسکے مسیح
نے اپنی حکم والدین کی عزت کرنے پر خود ہی عمل نہ کرنے مین اکتفا نہین کیا بلکہ اپنے شاگردون کو بہی والدین سے نفرت
اور اونکی عدم خدمت کی جرات دلائی ہے جیسا کہ متی باب ۸ مین ہے ۲۱- اوسکے شاگردون مین سے دوسرے نے کہا اے خداوند
مجہے رخصت دے کہ پہلے جاکر اپنے باپ کو گاڑون ۲۲ پر یسوع نے اوسے کہا تو میرے پیچہے آ اور مردون کو اپنے مردے گاڑنے دے
انتہی- دیکہو مسیح کا ایسے نازک وقت مین اپنے شاگرد کو جبکہ اوسکا باپ مردہ پڑا تہا اوسکو دفن کرنے کیلئے رخصت

اسنی بڑہکر اور کیا ماباپ سی نفرت دلانی کی ترغیب ہوگی - پس یہان منکر مسیح تو یہہ کہہ سکتا ہی کہ یہودیون نی جو حضرت مسیحؑ کو سولی دیا تہا تو ناحق نہین تہا بلکہ وہ ماباپ کی بی ادبی اور نفرت و بیفرمانی سی جو حسب تصریح تفسیر اسکاٹ کی آیات کی لعنت مین داخل ہین - خود مستحق قتل تہے اسلئے سولی دئی گئے تہے نہ یہہ کہ بنی آدم کی گناہون کی لئی کفارہ ہوئی تہے - چونکہ مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا مین انکی قول کو فعل سی مطابقت نہین اسلئی وہ بالکل ناقص ہی اور اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کی مصداق ہی اور محمدیؐ تعلیم مطابق قول و فعل ہونی کے اعلیٰ و افضل ہی چنانچہ احیاء العلوم جلد ۲ مین بروائت ابی الطفیل مستدرک حاکم سی منقول ہی کہ آنحضرتؐ کی دایہ جنہون نی آپکو دودہ پلایا تہا آپکی پاس آئین آپنی اونکی لئی اپنی چادر بچہادی پہر فرمایا کہ ای مادر خوب کیا آپ تشریف لائین پہر اونکو چادر پر بٹہلا کر فرمایا کہ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کرونگا اور جو مانگو وہ دونگا اونہون نی کہا کہ مین اپنی قوم کی سفارش کرتی ہون آپنی فرمایا کہ مینی اپنا اور بنی ہاشم کا حق تمکو دیا یعنی جسقدر انکی حصہ مین لوگ آوین اونکو تمہاری حوالہ کردونگا پس ہر طرف سی لوگ اوٹہی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمنی بہی اپنا حق اونکو دیا پہر اونکی ساتہہ بعد کو یہہ سلوک کیا کہ خیبر مین سی اپنا حصہ اونکو بخشدیا جو حضرت عثمان غنیؓ نی ایک لاکہہ درم کو اونسی مول لے لیا - انتہی -

پس یہان غور کرنا چاہئی کہ اس فصل مین کیا اونہی دی کی تعلیم مؤثر و اعلیٰ سمجہی جاسکتی ہی کہ جسکا قول و فعل ایسا مطابق ہو کہ اپنی دودہ پلانی والی تک کی ساتہہ والدہ سی بڑہکر ادب و عزت اور عمدہ سلوک کری یا اوس شخص کی تعلیم جسکی قول و فعل مین ایسا تخالف ہو کہ ہمیشہ اوسنی اپنی والدہ سی اجنبیانہ و نفرتانہ اور توہینانہ برتاؤ رکہا - اور نیز اپنی شاگردون کو ایسی برتاؤ کی جرأت دلائی - حالانکہ خود ہی مسیح اپنی شاگردونکو فرماتا ہی کہ - تم زمین کی نمک ہو پر اگر نمک کا مزہ بگڑ جائی تو وہ پہر کسی کام کا نہین - تم دنیا کی نور ہو - تمہاری روشنی آدمیون کی سامنی چمکی تاکہ وی تمہاری نیک کامونکو دیکہین - متی باب ۵ - آیت ۱۳ سی ۱۶ تک - مگر افسوس مسیح نی خود اپنی آپکو والدین کی تعظیم مین اچہا نمونہ بناکر نہ دکہایا ✦

فصل دوم

فضیلت صدق و راستی اور مذمت کذب

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ - ۶ - مبارک وی جو راستبازی کی بہوکی اور پیاسی ہین کیونکہ وی آسودہ ہونگی ۱۰ مبارک وی جو راستبازی کی سبب ستائی جاتی ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت اونہین کی ہی - باب ۱۵ - ۱۹ - کیونکہ جہوٹی گواہی - کفر دل ہی سی نکلتے ہین یہی باتین آدمی کو ناپاک کرنیوالی ہین ✦

کلام حواریین - نامہ افسیون باب ۴ - ۲۵ سو جہوٹ چہوڑ کی ہر ایک شخص اپنی پڑوسی سی سچ بولی - نامہ قلسیون

باب ۳-۹- ایکدوسری سے جہوٹ نہ بولو +

کلام الہی۔ پارہ واذا سمعوا۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۱۶ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ کہیگا اللہ یہہ دن ہی کہ فائدہ دیگا سچ کہنے والونکو سچ اونکا واسطے اونکی بہشت ہی جسکے نیچے نہرین چلتی ہین ہمیشہ رہینگی اوسمین راضی ہوا اللہ اور وہ راضی ہوئ اوس سے یہی ہی مراد پانا۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ احزاب رکوع ۵ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا یعنی تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والی مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور سچ بولنی والے مرد اور سچ بولنی والیان عورتین اور صبر کرنیوالی اور صبر کرنیوالیان اور عاجزی کرنیوالی اور عاجزی کرنیوالیان اور خیرات دینی والے اور خیرات دینی والیان اور روزہ رکہنی والی اور روزہ رکہنی والیان اور نگہبانی کرنیوالی اپنی شرمگاہ کی اور نگہبانی کرنیوالیان اور اللہ کو بہت یاد کرنیوالی اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہی اللہ نی واسطے اونکی بخشش اور ثواب بڑا۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ عمران رکوع ۲۔ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنی پرہیزگار وہ لوگ ہین جو صبر کرتی ہین سختیو نپر اور سچ بولتی ہین اور فرمانبرداری کرتی ہین خدا و رسول کی اور اپنے مال ہی راہ خدا مین خرچ کرتے ہین اور بخشش مانگتی ہین خدا سی پچہلی رات کی وقت۔ پارہ ۲ سیقول۔ سورہ بقر۔ رکوع ۲۲ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور صاحب بہلائی کی وہ لوگ ہین جو پورا کرتے ہین اپنی عہد کو اور صبر کرتی ہین تنگدستی و بیماری اور لڑائی مین یہہ وہی لوگ ہین جنہون نی سچ بولا اور یہی لوگ پرہیزگار ہین۔ پارہ ۱۱ یعتذرون۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۱۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور ہو جاو ساتہہ سچون کے۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ احزاب۔ رکوع ۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔ ای لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ اور کہو بات راست و درست۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۰۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ

Marfat.com

الاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما فلا تتبعوا الھوی ان تعدلوا وان
تلوا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا - ای لوگو جو ایمان لائی ہو ہو جاؤ تم قائم رہنی والے
ساتھہ انصاف کی گواہی دینی والی خدا کی لئی بہی اگرچہ اپنی جانون یا ماں باپ یا قرابت والون پر ہی کیون نہو اگر
مشہود علیہ دولتمند ہو یا فقیر (یعنی گواہی کی وقت غنی کی واسطے غنا کی عزت اور فقیر پر بسبب اسکی افلاس کی رحم نکرو)
پس اللہ بہت مہربان ہی اونپر پس مت پیروی کرو تم خواہشون کی یہہ کہ نہ عدل کرو اور یا پیچدار بات کرو یا اعراض کرو
پس تحقیق اللہ اوس چیز کو جو تم کرتی ہو خبردار ہی - پارہ ٦ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ٢ - یا ایہا الذین
امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا
ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون - ای لوگو جو ایمان لائی ہو ہو جاؤ تم قائم
رہنی واسطے اللہ کی گواہی دینی والی ساتھہ انصاف کی اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اس بات پر کہ نہ عدل کرو
پارہ ١٧ اقترب للناس - سورہ حج - رکوع ٤ - واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ اور بچتی رہو
جہوٹ بولنی سی توحید کرنیوالی اللہ کو نہ شریک لانیوالی ساتھہ اوسکی - پارہ ١٩ وقال الذین - سورہ شعرا - رکوع ١١
ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم - کیا بتلاؤن مین تمکو کسپر اترتے ہین شیطان
اترتے ہین ہر جہوٹ باندہنی والی گناہگار پر +

کلام رسول مقبول ؐ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ١ عن ابن مسعود قال رسول اللہ ؐ علیکم بالصدق
فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری
الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان
الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا
متفق علیہ - ابن مسعود سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ لازم پکڑو اپنی پر سچ بولنی کو کیونکہ سچ بولنا پہونچاتا
ہی نیکی کو اور نیکی پہونچاتی ہی بہشت مین اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہانتک
کہ لکہا جاتا ہی خدا کی پاس صدیق اور دور رکہو اپنی آپکو جہوٹ بولنی سی کیونکہ جہوٹ بولنا پہونچاتا ہی نافرمانی کو
اور نافرمانی پہونچاتی ہی دوزخ مین اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہانتک
لکہا جاتا ہی بڑا جہوٹا - ایضا فصل ٢ - عن عبادۃ بن الصامت ان النبی ؐ قال اضمنوا لی ستا من
انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم و

اَحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ رواہ البیہقی۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ واسطے منفعت اپنی نفسوں کی میرے لیے چھ چیزوں کی تم لوگ ضامن ہو۔ میں تمہارے لیے بہشت کا ضامن ہونگا۔ سچ بولا کرو بات کرنے میں۔ جب وعدہ کرو تو اوسکو پورا کرو۔ جب امانت دی جاوے تو اوسکو ادا کرو۔ حرامکاری سے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھو۔ نامحرم کے دیکھنے سے اپنی نگاہ کو بند کرو۔ اپنے ہاتھ کو مارنے سے باز رکھو۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ۔ مختصراً۔ بیہقی نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ میں حضرت کے پاس آیا اور بیان کی حدیث دراز یہانتک کہ ابوذر نے کہا کہ مینے حضرت سے عرض کی کہ مجھکو کوئی نصیحت کیجیے آپنے فرمایا کہ سچ بات کہو اگرچہ تجھکو یا سننے والے کو کڑوی معلوم ہو پھر مینے کہا کہ کچھ اور زیادہ فرمایے آپنے فرمایا کہ نہ ڈرا ظہار دین خدا میں کسی کی ملامت سے پھر عرض کی مینے کہ کچھ زیادہ فرمایے فرمایا کہ باز رکھے تجھکو لوگون کے عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو اپنے نفس سے یعنے جب کسی کی عیب گیری کا خیال آوے تو اپنے عیبوں کو سوچ کہ مجھ میں بھی اتنے عیب ہیں کسی کی عیب گیری کیا کرون۔ مشکوۃ۔ کتاب الایمان باب الکبائر فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ رواہ البخاری۔ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان میں تمکو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون میں سے جو بہت بڑے ہیں ہمنے کہا ہان یارسول اللہ بتلایے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اوٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار رہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت اسی کو کہتے رہے یہانتک کہ مینے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہونگے۔ ایضاً باب حفظ اللسان فصل ا۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ مختصراً۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم جھوٹ سے۔ ایضاً باب الاقضیۃ فصل ۲۔ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَءَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رواہ ابوداود۔ خریم بن فاتک سے

روایت ہو کہ حضرت ایکدن صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کھڑے ہو گئے اور تین دفعہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کی گئی ہے پھر حضرت نے سند کے طور پر یہ آیت پڑھی یعنے بچو تم پلیدی بتوں سے اور بچو تم جھوٹ سے درحالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کی نہ شرک کرنیوالے خدا کے ساتھ۔ صحیح مسلم۔ عَنْ اَبُوذَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ اَلْمَنَّانُ بِعَطِیَّۃٍ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنسے خدا تعالی قیامت کے روز بات نکریگا اور نہ اونپر نظر شفقت ہوگی ایک وہ کہ کسی کو کچھ دیکر احسان جتادے دوسرا وہ کہ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے تیسرا وہ جو تکبر سے پاجامہ ٹخنوں سے نیچا رکھے ابوداؤد و ترمذی و نسائی۔ عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَہٗ وَیْلٌ لَہٗ حضرت نے فرمایا کہ ہلاکی ہے اوسکو جو بات کہے اور جھوٹ بولے تاکہ لوگ اوس سے ہنسیں ہلاکی ہے اوسکو تباہی ہے اوسکو۔ ترمذی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَکْذِبُ الْکِذْبَۃَ فَیَتَبَاعَدُ الْمَلَکُ عَنْہُ مَسِیْرَۃَ مِیْلٍ مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو ایسی بدبو اوسکی پھیلتی ہے کہ فرشتہ ایک کوس دور چلا جاتا ہے +

اقوال صحابہ۔ احیاء العلوم جلد ۴ فضیلۃ الصدق۔ وقال ابن عباس اربع من کن فیہ فقد ربح الصدق والحیاء وحسن الخلق والشکر۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ چار باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں نفع اوسی کو ہوتا ہے۔ سچ بولنا۔ حیا۔ حسن خلق۔ شکر۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ آفۃ الرابعۃ عشر۔ قال علیؓ اعظم الخطایا عند اللّٰہ اللسان الکذوب وشر الندامۃ ندامۃ یوم القیامۃ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بہت بڑا گناہوں کا خدا کے نزدیک زبان جھوٹی ہے اور سخت ندامتوں سے ندامت دن قیامت کی ہے۔ وقال عمرؓ احبکم الینا مالم نرکم احسنکم اسماً فاذا رایناکم فاحبکم الینا احسنکم خلقاً فاذا اختبرناکم فاحبکم الینا اصدقکم حدیثاً واعظمکم امانۃً۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جبتک ہم سے ملاقات نہیں ہوتی تبتک تو ہم میں سے زیادہ چہیتا معلوم ہوتا ہے جسکا نام اچھا ہو اور جب ملاقات ہو جاتی ہے تو وہ اچھا معلوم ہوتا ہے جو عادت اچھی رکھتا ہو اور معاملہ کرنیکے بعد وہ اچھا معلوم ہوتا ہے جو بات کا سچا امانت کا پکا ہو +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اول تو تعلیم محمدی میں جسقدر سچ بولنے اور سچی گواہی دینے وغیرہ اوصاف کی فضیلت وہدایت اور جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت وممانعت بیان ہوئی ہے تعلیم عیسوی میں اوسکا عشر عشیر بھی نہیں ہے بلکہ انجیلوں کی ایک آیت

Marfat.com

۲۵ مین جو لکہا ہی اسو جہوٹ چہوڑ کی ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سی سچ بولے) اُسنی سچ بولنی کا حکم مخصوص و محدود بہ ہمسایہ سمجہا جاتا ہی۔ دوم مسیح نی خود سچ بولنی پر عمل نہین کیا چنانچہ یوحنا باب ۷ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ مین مسیح نی اپنی بہائیون سی کہا کہ تُم عید مین جاؤ مین ابہی نہین جاتا کہ میرا وقت ہنوز نہین آیا لیکن جب اونکی بہائی روانہ ہوئی تو وہ بہی خفیہ طور پر عید مین گیا“۔ اور پہر طرفہ یہہ کہ مسیح نی اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنی شاگردونکو بہی حق بات کی چہپانی اور جہوٹ بولنی کی ترغیب دی چنانچہ متی ۱۶۔ ۲۰ مین لکہا ہی۔ تب اوسنی (مسیح) اپنی شاگردونکو حکم کیا کہ کسو سی نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پہر متی ۱۲ مین ہی ۱۵۔ اور بہت سی جماعتین اوسکی پیچہی ہولین اور اوسنی اون سب کو چنگا کیا۔ ۱۶۔ اونہین تاکید کی کہ مجہی ظاہر نہ کرنا۔ پہر مرقس مین ہی ۲۹ پہر اوسنی اونہین کہا کہ تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون پطرس نے جواب دیا تو تو مسیح ہی ۳۰ تب اوسنی اونہین تاکید کی کہ میری بابت کسی سی مت کہو انتہی۔ یہان غور کرنا چاہئی کہ جب مسیح نے شاگردون وغیرہ کو اپنی نسبت نہ ظاہر کرنیکی تاکید کی تو اسصورت مین ظاہر ہی کہ جب ونسی مسیح کی نسبت دریافت کیا گیا ہوگا تو لامحالہ اونکو جہوٹ کہنا پڑا ہوگا کہ ہم مسیح کو نہین جانتے۔ اسیطرح جب ان بیمارون سی جنکو مسیح نی چنگا کیا تہا کسی نے پوچہا ہوگا کہ تم کسطرح سی اچہے ہوئی تو مسیح کی تاکید کی بموجب اونکو ضرور کوئی جہوٹا ہی سبب بیان کرنا پڑا ہوگا۔ علاوہ اسکی جبکہ وہ سچی مسیح تہے تو اونہون نی کسلیئے اپنی آپکو چہپایا اور لوگونپر اپنی کو ظاہر نہ کیا تاکہ مخالفین پر اتمام حجت ہوتی۔ اور یہہ جو تفسیر اسکاٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ مین لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ مسیح نے جیسا موقع پایا ویسا ہی آپکو ظاہر کیا کبہی کبہی ظاہر کرنا مناسب جانا اور پہر جب یہودیون کی دشمنی کی سبب اوسکی جان کا خطرہ تہا تب اپنی آپکو کچہہ چہپایا۔ انتہی ایک ہنسی کی بات ہی۔ مین پوچہتا ہون کہ کیا وہ بنی آدم کی گناہون کی بدلہ اپنی آپکو کفارہ دینی نہین آئی تہے اور کیا وہ عالم الغیب نہین تہی کہ وقت سی پہلے یہودی میری جان نہین لی سکتے جو اسطرحسی جان کی خوف سی اپنی آپکو چہپایا اور ناحق شاگردون اور شفا یاب مریضونکو جہوٹ بولنی اور جہوٹی بہانہ کرنے کی ترغیب دی۔ پس اس لحاظ سی عیسوی تعلیم مندرجہ فصل ہذا بالکل ناقص ہے ❖

فصل سوم

متفرق جرائم متعلق زبان

کلام مسیحؑ۔ انجیل متی باب ۷۔ آیت ۱۔ کسی پر عیب نہ لگاؤ کہ تم پر عیب نہ لگایا جاوی ۲ کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتی ہو اوسی طرح تمپر بہی عیب لگایا جاویگا۔ ۵۔ ای ریاکار پہلی کڑی کو اپنی آنکہہ سی نکال تب تو اوس تنکی کو اپنی بہائی کی آنکہہ سی نکال سکیگا۔ باب ۱۲۔ ۳۶ پر مین تم سی کہتا ہون کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہین عدالت کی دن اونکا حساب دینگی۔ ۳۷

کیونکہ تو اپنی باتون سے ہی راستکار گنا جاویگا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹہریگا۔ باب ۵۔ آیت ۲۲۔ جو کوئی اپنے
بہائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت مین سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بہائی کو راکا (بیوقوف) کہے صدر مجلس مین سزا کے لایق
ہوگا اور جو اسکو مورہ (احمق) کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ انجیل لوکا ۶۔ ۴۵۔ اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانہ سے اچہی
چیزین نکالتا ہے اور برا آدمی اپنے دل کے برے خزانہ سے بری چیزین باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل مین بہرا ہے سو ہی مونہہ پر آتا ہے +

کلام حواریین۔ نامہ ارومیان باب ۱۴۔ آیت ۱۰۔ تو کسلیئے اپنے بہائی پر عیب لگاتا ہے اور تو کسلیئے اپنے بہائی کو
حقیر جانتا ہے۔ نامہ افسیون باب ۴۔ آیت ۲۹۔ کوئی گندی بات تمہاری مونہہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو اچہی اور ترقی کیلیے
کام آوے۔ باب ۵۔ آیت ۴ بے شرمی اور بیہودہ بات یا ٹہٹہے بازی جو نامناسب ہے نہووے بلکہ بیشتر شکرگذاری ہو۔
نامہ ۱ تمطاؤس باب ۶۔ آیت ۲۰۔ اور بیدینی کی بیہودہ باتون اور اون تکرارون سے جنہین جہوٹ موٹہہ علم سمجہتے ہین
مونہہ پہیر۔ نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲۔ آیت ۱۶ پروا ہی اور بیہودہ باتون سے پرہیز کر۔ نامہ طیطس باب ۳۔ آیت ۲۔ اور
کسی کے حق مین برا نہ کہین بکہیڑے نہووین۔ نامہ گلیتیان باب ۶۔ آیت ۱۔ اے بہائیو اگر کوئی آدمی کسی خطا مین ناگہان
گرفتار ہو جاوے تو تم جو روحانی ہو ایسے کو روح و فروتنی سے سمہال کے بحال کرو اور اپنے اوپر لحاظ رکہہ کہ تو بہی امتحان مین
پڑے۔ نامہ یعقوب باب ۴۔ آیت ۱۱۔ اے بہائیو تم آپسمین ایکدوسرے کی بدگوئی نکرو جو اپنے بہائی کی بدگوئی کرتا اور اوسپر
الزام لگاتا ہے سو شریعت کی بدگوئی کرتا ہے اور شریعت پر عیب لگاتا ہے۔ نامہ ۱ پطرس باب ۳۔ آیت ۱۰ جو کوئی چاہے کہ
زندگی سے خوش ہو اور اچہے دنون کو دیکہے سو اپنی زبان کو بدی سے اور اپنے ہونٹون کو دغا کی بات بولنے سے باز رکہے ۱۱
بدی سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل مین لاوے۔ صلح کو ڈہونڈہے اور اوسکا پیچہا کرے۔ نامہ یعقوب باب ۳۔ آیت ۵ ویسے ہی
زبان بہی چہوٹا سا عضو ہے پر بڑا ہی بول بولتی ہے دیکہو تہوڑی سی آگ کیسے بڑے جنگل کو جلا دیتی ہے ۶ سو زبان
ایک آگ ہے اور شرارت کا ایک عالم۔ زبان ہماری انگون مین ایسی ہے کہ ساری بدن پر داغ لگاتی ہے۔ نامہ ۱ پطرس باب ۴
آیت ۱۱۔ اگر کوئی بولے تو وہ خدا کی کلام کے مطابق بولے +

کلام الہی۔ پارہ ۲۶ حم۔ سورہ حجرات۔ رکوع ۲۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنُوْا
خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ
یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ٹہٹہا کرے

کوئی قوم کسی قوم سی شاید کہ وہ بہتر اون سی ہوون اور نہ بی بی کسی بی بی سی شاید کہ وہ بہتر اون سی ہوون اور مت
عیب لگاؤ آپس اپنی کو اور نہ مطعون کرو ایکدوسری کو ساتہہ بُری لقبون کی بدنامی ہی فاسقی پیچہی ایمان لانی کے اور جسنے
توبہ نہ کی پس وہی لوگ ظالم ہین اے لوگو جو ایمان لائی ہو بچو بہت سی بدگمانیون سی تحقیق بعض بدگمانیان گناہ
ہین اور عیب جوئی مت کرو اور نہ غیبت کری بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکہتا ہی تم مین سی کوئی یہہ کہ کہاوی
اپنی مردی بہائی کا گوشت پس ناخوش رکہو اوسکو اور ڈرو اللہ سی تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی۔
پارہ ۱۸ قد افلح المومنون۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ
تحقیق خلاصی پائی اون ایمان والون نے جو اپنی نماز مین عاجزی کرنیوالی ہین اور جو بیہودہ کلام و کام سی مونہہ پہیرنے
والی ہین اور جو زکوۃ ادا کرنیوالی ہین اور جو اپنی شرمگاہون کی غیرون سی محافظت کرنیوالی ہین۔ پارہ ۳۰ عم۔ سورہ
اذا زلزلت الارض وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ اور جو کوئی کریگا برابر ایک ذرہ کی برائی دیکہہ لیگا اوسکو
پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا اور مت پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین تجکو ساتہہ اوسکی علم تحقیق کان اور
آنکہہ اور دل ہر ایک سی پوچہا جاویگا۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۴۰ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ
تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور اگر ظاہر کرو جو کچہہ تمہاری دل مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب لیگا اللہ اوسکا تم سی
پارہ ۳ تلک الرسل۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۔ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ کہہ اگر چہپاؤ
تم جو کچہہ تمہاری سینون مین ہی یا ظاہر کرو اوسکو جانتا ہی اوسکو اللہ۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۳۶ قَوْلٌ
مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيْمٌ بات اچہی کہنی اور بخشدینا بہتر ہی اوس
خیرات سی کہ پیچہی اوسکی اذیت ہو (یعنے احسان جتایا جاوی) اور اللہ بی پروا تحمل والا ہی۔ پارہ ۱۳ وما ابرئ۔ سورہ
ابراہیم۔ رکوع ۴ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ۔ اور
مثال بات ناپاک کی ہی کہ جسم پکڑ گیا ہو زمین پر نہین ہی واسطی اوسکی قرار۔ پارہ ۲۹ تبارک الذی
سورہ قلم۔ رکوع ۱۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّۭ بَعْدَ
ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔ اور مت کہا مان ہر ایک قسم کہانیوالی ذلیل کا۔ لوگونکو عیب لگانیوالی کا۔ چلنے والی کا ساتہہ چغلی کے
منع کرنیوالی بہلائی کا۔ حد سی نکلنیوالی گنہگار ترشرو بدنصیب کا۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ جاثیہ۔ رکوع ۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

اَثِیْمًا - وائی ہے واسطی ہر ایک جھوٹ باندہنی والے گنہگار کی - پارہ ۵ والمحصنات - سورہ نسا - رکوع ۱۶ وَمَنْ یَّکْسِبْ
خَطِیْئَۃً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِہٖ بَرِیْئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا اور جو کوئی کماوی کچھہ خطا یا گناہ پہر تہمت
لگادی ساتھہ اوسکی بیگناہ کو پس تحقیق اوٹہالیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ نور - رکوع ۳
اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
تحقیق جو لوگ تہمت لگاتی ہین پاکدامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت کی گئی ہی اونکو دنیا اور آخرت مین اور
واسطی اونکی عذاب ہی بڑا - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۴ - اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ جھوٹ وہی لوگ باندہتی ہین جو اللہ کی نشانیون پر ایمان نہین
لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہین - پارہ ۱۰ واعلموا - سورہ انفال رکوع ۶ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ فرمانبرداری کرو اللہ اور اوسکی رسول کی اور مت جھگڑو آپسمین پہر نامرد ہوجاوٗ
اور جاتی رہیگی ہوا تمہاری +

کلام رسول مقبول ؐ - ترمذی ابواب البر والصلۃ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَّمْ
یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ - معاذ بن جبل سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو عیب لگاوی اپنی بہائی کو کسی بد کام کا نہ مریگا
جبتک نہ کریگا وہ کام - بلوغ المرام باب الترہیب من مسوی الاخلاق - وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ طُوْبٰی لِمَنْ
شَغَلَہٗ عَیْبُہٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ اخرجہ البزار - انس سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسی
روک رکہا اوسکی عیب نی لوگون کی عیب جوئی سی - ابو داؤد - باب فی النہی عن التجسس عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ یَقُوْلُ اِنَّکَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّھُمْ اَوْ کِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَھُمْ
معاویہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تم لوگون کی عیبون کی درپی ہوگی تو اونکو خراب کردوگی یا قریب ہی کہ اونکو
بگاڑدوگی - مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ
اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ رواہ البخاری - ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سی کیونکہ بدگمانی بڑی
جھوٹی بات ہی - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ
مَا لَا یَعْنِیْہِ رواہ مالک - علی بن حسین یعنی امام زین العابدین سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ خوبی اسلام آدمی
سی ہی یہہ کہ چہوڑ دیوی بیہودہ بات کو - عَنْ وَاثِلَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ لَا تُظْھِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَہُ
اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ رواہ الترمذی - واثلہ سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ نہ ظاہر کر تو خوشی اپنی بہائی کی خرابی پر پس

Marfat.com

شامدر حم کری اللہ او سپر اور تجکو مبتلا کری - مشارق الانوار - باب ۲ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ رواہ مسلم - عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ خدا کو نہین بہاتی گندی اور بری بات کہنا اور نہ بری بات کا زیادہ کر کی جواب دینا - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ فَرَقَتُهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ متفق علیہ - عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ تحقیق سب آدمیون سی بدتر خدا کی نزدیک مرتبہ مین قیامت کی دن وہ آدمی ہی جسکا لوگ ملنا چہوڑ دین اوسکی زباندرازی اور بیحیائی سی - مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ یَضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رواہ البخاری - سہل بن سعدؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو واسطی میری اور لازم پکڑی اپنی اوپر محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکی دو جبڑون کی ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوی بیہودہ اور بری باتون سی اور دانتون کو کہانی پینی حرام سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکی دونون ٹانگون کی ہی یعنی حرامکاری نکری او سکی لیی بہشت کا ضامن مین ہون - ایضا باب المزاح فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رواہ الترمذی - ابن عباسؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ نہ جہگڑو اپنی بہائی سی اور ٹہٹہ کرو اوس سی اور نہ وعدہ خلافی کرو - موطا - باب التاکید فی حفظ المنطق - عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ - ابی شریح کعبی سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جو شخص خدا اور دن قیامت پر ایمان لاتا ہی پس چاہی کہ اچہی بات کہی یا چپ رہی - مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰہُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ رواہ البخاری - ابوہریرہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچہہ بڑی بات نہین سمجہتا حالانکہ اوسی بات کی سبب سی خدا اوسکی درجی بلند کرتا ہی اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہی اور دل مین اوسکو کچہہ بڑی بات نہین سمجہتا حالانکہ اوسی بات کی سبب سی دوزخ مین گر پڑتا ہی - ترمذی - باب ماجاء فی حسن الخلق عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ - ابی الدرداءؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ مقرر اللہ دشمن رکہتا ہی گالیان دینی والی بیہودہ بکنی والی کو - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَ

Marfat.com

وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں مومن طعن ولعن کرنے والا اور گالیاں دینے والا اور بیہودہ بکنے والا۔ مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ا۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ متفق علیہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجاویگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْہٍ متفق علیہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بدترین لوگوں کا قیامت کے دن وہ دورویہ منافق صفت آدمی ہے کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح۔ مشارق الانوار باب۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْۃُ ھِیَ النَّمِیْمَۃُ الْقَالَۃُ بَیْنَ النَّاسِ رواہ مسلم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں فساد ڈالے۔ مشکوٰۃ باب المنہی عنہ فصل ۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ رواہ الترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بچو تم برائی ڈلوانے سے درمیان دو شخصوں کے کیونکہ وہ مونڈنے والی یعنی تباہ کرنے والی ہے۔ ایضاً باب الرفق والحیاء فصل ۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رواہ احمد والترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ شرم ایمان سے ہے اور اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیشرمی بدی سے ہے اور بدلوگ دوزخ میں ہیں۔ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ رواہ ابوداود۔ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سخت گو درشت خو بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ بلوغ المرام باب الترہیب من مسی الاخلاق۔ عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ اخرجہ البزار۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا بہت ناپسند مردوں میں خدا کے پاس جھگڑالو شخص ہے +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ باب فضیلۃ الصمت۔ قال ابن عباسؓ اذا اردت ان تذکر عیوب صاحبک فاذکر عیوبک۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب تمہارا دل چاہے کہ لوگوں کے عیب بیان کرو تو اپنے عیب یاد کرو۔ منبہات باب الثانی۔ قال عمرؓ من ترک فضول الکلام منح الحکمۃ ومن ترک المزاح منح البہاء ومن ترک الاشتغال بعیوب غیرہ منح الاصلاح بعیوب غیرہ۔ عمرؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑی فضول کلامی دیگئی اوسکو حکمت اور جسنے چھوڑی ٹھٹے بازی دیگئی اوسکو روشنی اور جسنے چھوڑا شغل غیر کے عیبوں کا دیگئی اوسکو

اصلاح اپنی عیبون کی - احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال ابن مسعودؓ واللہ الذی لا الہ الا ہو
ما من شئ احوج الی طول سجن من لسان - ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجکو اوسکی قسم ہی جسکے سوا اور کوئی
معبود نہین ہی کہ کوئی چیز زبان کے سوا زیادہ قید رکہنی کی محتاج نہین ہی - قال ابن عمرؓ ان احق ما طہر
الرجل لسانہ - ابن عمرؓ فرماتی ہین کہ پاک کرنے کے لئے سب سے زیادہ مستحق آدمی کی زبان ہی - منبہات باب الثنائی
وعن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعالیٰ ظہر الفساد فی البر والبحر قال البر ہو اللسان والبحر ہو القلب
فاذا فسد اللسان بکت علیہ النفوس واذا فسد القلب بکت علیہ الملائکۃ - ابوبکر صدیق سے روایت ہے
تفسیر قول الٰہی مین جو ظہر الفساد فی البر والبحر ہی کہا مراد لفظ بر سے زبان ہی اور لفظ بحر سے دل ہے - پس جبکہ فاسد
ہوئی زبان روتی ہین اوسپر جانین اور جبکہ فاسد ہوا دل روتی ہین اوسپر فرشتی - ایضاً باب الخماسی وقال
عمرؓ رأیت جمیع الاخلاء فلم ار خلیلاً افضل من حفظ اللسان - عمرؓ نے فرمایا کہ دیکہا مینی سب دوستونکو پر
نہ دیکہا مینی کوئی دوست اچہا نگاہ رکہنی زبان سی - احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال مجاہد سمعت
ابن عباس یقول خمس لہن احب الی من الدرہم الموقوفۃ لا تتکلم فیما لا یعنیک فانہ فضل ولا امن
علیک الوزر ولا تتکلم فیما یعنیک حتی تجد لہ موضعاً فانہ رب متکلم فی امر یعنیہ قد وضعہ فی غیر
موضعہ فعنت ولا تمار حلیماً ولا سفیہاً فان الحلیم یقلبک والسفیہ یوذیک واذکر اخاک اذا
غاب عنک بما تحب ان یذکرک بہ واعفہ مما تحب ان یعفیک منہ وعامل اخاک بما تحب ان یعاملک
بہ - مجاہد نے کہا کہ مینی ابن عباسؓ سے سنا ہی یہہ کہا کرتی تہے کہ پانچ چیزین مجہے روپیون کے وقف سے بہی اچہی معلوم ہوتی
ہین ایک بیہودہ کلام کا ترک کرنا کیونکہ وہ زیادہ ہوتا ہی اور اوس سے گناہ کا خوف لگا رہتا ہی - دوسری کلام مفید بموقع
نہ کہنا کہ اکثر کلام مفید اگر بےموقع بولا جاتا ہی تو خرابی لاتا ہی - تیسری حلیم اور بیوقوف سے تکرار نہ کرنی کیونکہ حلیم سے تکرار
کرنے سے اوسکو غصہ لاتا ہی اور بیوقوف سے ایذا اوٹہانی - چوتہے ذکر کسی غائب بہائی کا ایسی طرح کرنا جیسی طرح خود
اپنا ذکر اوس سے کہلانا منظور ہو اور اوسکی اون قصورون سے درگذر کرنا جنکو اوس سے معاف کرانا اچہا معلوم ہو اور اوس سے
وہ معاملہ کرنا کہ وہ بہی ویسا ہی کرے تو اچہا لگے جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگری مپسند - پانچوین عمل کرنا
اس یقین کے ساتہ کہ احسان کرنیسے جزا پاویگا اور جرم کرنیسے سزا - قال ابن مسعودؓ انذرکم فضول کلامکم بحسب
امرئٍ من الکلام ما بلغ بہ حاجتہ - ابن مسعود فرماتی ہین کہ مین تمکو بیہودہ کلام سے ڈراتا ہون آدمی کو اوسقدر
کافی ہی جس سے اوسکی حاجت روائی ہو جاوے - قال عمرؓ من مزح استخف بہ - حضرت عمر فرماتی ہین کہ جس شخص نے مسخری

Marfat.com

کیا خفیف ہوا اوسکی سبب سی- وقال عمرؓ اتدرون لم سمی المزاح مزاحاً قالوا لا قال لانه زاح عن الحق عمرؓ نی لوگونکو کہا کہ کیا تم جانتی ہو کہ مزاح یعنی تمسخر کا کیون مزاح نام رکہا گیا اونہون نی عرض کیا کہ ہم نہین جانتی- آپنی فرمایا اسلیئے کہ وہ حق سی دور ہوتا ہی- وقال علیکم بذکر الله تعالیٰ فانه شفاءٌ وایاکم وذکر الناس فانه داءٌ- حضرت عمرؓ نی فرمایا کہ لازم پکڑو اپنی پر خدا کا ذکر کیونکہ وہ شفا ہی اور بچو تم لوگون کی ذکر سی کہ وہ بیماری ہی- قال ابن مسعودؓ لا یکونن احدکم امعة قالوا وما الامعة قال الذی یجری مع کلّ ریح- ابن مسعودؓ نی فرمایا کہ کوئی تم مین سی ہر کا بیا مذہب مت ہو کہ جدہر کی ہوا دیکہی اودہر ہی پہر جائی- قال ابو هریرة لا ینبغی لذی الوجهین ان یکون امیناً عند الله- حضرت ابوہریرہ فرماتی ہین کہ دورخا آدمی خدا کی نزدیک امین نہین ہوتا- منبہات باب السباعی- وسئل عن علیؓ ما اثقل من السماء فقال البهتان علی البرایا اثقل من السماء حضرت علیؓ سی پوچہا گیا کہ کیا ہی زیادہ بہاری آسمان سی- فرمایا لوگونپر بہتان باندہنا آسمان سی بہاری ہی+

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

فصل ہا لا مین جو تعلیم عیسوی و محمدیؐ تحریر ہوئی ہی اگرچہ وہ بادی النظر مین یکسان معلوم ہوتی ہی مگر غور کرنی سے عیسوی تعلیم مین یہہ بڑا نقص ظاہر ہوتا ہی کہ اس فصل کی بعض تعلیم پر مسیح نی باوجود بڑی حلیم و نرم دل مشہور ہونے کی خود پابند رہکر اپنی آپکو اپنی تعلیم کا عمدہ نمونہ نہین دکہلایا چنانچہ انجیل متی باب ۲۳ مین فقیہون و فریسیونکو برخلاف اپنی تعلیم کی جابجا مکروہ و ناملائم و سخت الفاظ ریاکار- مکار- نادان- اندہی- سانپ اور سانپ کی بچے کہکر اونہ طرحطرح کی عیب لگائی اور اونکی تذلیل و توہین کا کوئی دقیقہ اوٹہا نرکہا اور ایک بیچاری کنعانی عورت کو جسنی اونکی پانوپر گرکر اپنی بیٹی پرسی دیو نکالنی کی بڑی عاجزی سی استدعا کی تہی کُتّے سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ مناسب نہین کہ لڑکونکی روٹی لیکر کتون کی آگے پہینکی جاوی- دیکہو متی باب ۱۵- آیت ۲۶- مرقس باب ۷ آیت ۲۷- بارنس صاحب اپنی تفسیر جلد ا حصہ ا کی صفحہ ۱۶۲ مین زیر آیت ۳۴ باب ۱۲ متی جسمین مسیح نی فریسیونکو سانپون کی بچے کہا ہی- لکہتے ہین کہ ایسی سخت ملامت جیسی کہ اس فقرہ مین پائی جاتی ہی کبہی کوئی حلیم اور ملائم مزاج آدمی نہ کریگا- پہر اسی جلد کی صفحہ ۱۹۶ مین زیر آیت ۲۶ باب ۱۵ لکہا ہی کہ یہودی اپنی آپکو سب سے افضل سمجہکر اورونکو بالفاظ حقارت مثل کتا وغیرہ بولا کرتی تہی خصوصاً عیسائیون کو اسی لفظ سی پکارتی تہی عیسائی بہی اونکو ایسا ہی کہتی تہے اسیواسطی یہہ لفظ یعنی کتا مسیح نی بہی حقارت کی لئی کہا تہی حالانکہ خود ہی اپنی زبان سی ارشاد فرمایا تہا کہ جو کوئی اپنی بہائی کو بیوقوف کہی صدر مجلس مین سزا کی قابل ہوگا اور جو کوئی اوسکو احمق کہی جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا- متی ۵-۲۲- تفسیر اسکاٹ مین بصفحہ ۴۹- اس آیت کی نیچے لکہا ہے

کہ اس آیت مین تین درجے گناہ کے اور تین درجے سزا کے مقرر ہین - پہلا بے سبب غصہ ہونا - دنیا مین ہم اکثر یہہ تماشا دیکھتے ہین کہ لوگ بے صبر ہو کر ذرا ذراسی بات پر جھنجھلاتے اور خفا ہو جاتے ہین ہمکو ہمارا خداوند منع کرتا ہے - دوسرا درجہ گناہ کا بولا کہنا ہے یعنے نہ صرف دلمین غصہ آنا مگر منہ سے اپنے بھائی کی حقارت کرنا کہ تو باولا - نادان - نافہم شخص ہے اور تیسرا درجہ گالیان دینا یعنے احمق - کافر - گندہ - اُلو اور اور سب بُری باتین کہنا جنکو لوگ گالی جانتے ہین - انتہی - اور یہہ بھی خود ہی فرمایا ہے کہ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزین نکالتا ہے اور بُرا آدمی اپنے دل کے بُرے خزانہ سے بُری چیزین باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل مین بھرا ہے سو ہی منہ پر آتا ہے - پس اس بیان سے ناظرین خود بخود غور کرکے بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جس ہادی نے خود اپنے ہی افعال سے بالکل برخلاف اپنے اقوال کے نمونہ دکھایا ہو تو اوسکی تعلیم برخلاف اپنے افعال کے کیا کچھہ وقعت اور تاثیر پیدا کر سکتی ہے +

فصل چہارم

مذمت گناہ اور ترغیب تاکید نیکوکاری پرہیزگاری کے بیان مین

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ آیت ۲۷ - تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا تو زنا نکر ۲۸ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دلمین اوسکے ساتھہ زنا کر چکا - ایضاً باب ۱۵ - آیت ۱۹ - کیونکہ بُرے خیال خون - زنا - حرامکاری - چوری - جھوٹی گواہی - کفر دل ہی سے نکلتے ہین یہی باتین آدمی کو ناپاک کرنیوالی ہین - باب ۱۹ - آیت ۱۸ - یسوع نے اوسے کہا یہہ کہ تو خون نکر - زنا نکر - چوری نکر - جھوٹی گواہی نہ دے +

کلام حوارین - نامہ اقرنتیون کو باب ۶ آیت ۱۸ - حرامکاری سے بھاگو - نامہ افسیون باب ۵ - آیت ۳ حرامکاری اور ہر طرح کی ناپاکی اور لالچ کا تم مین ذکر تک نہووے - نامہ قلسیون باب ۳ - آیت ۵ - تم اپنے عضوونکو جو زمین پر ہین یعنے حرامکاری و ناپاکی اور شہوت اور بُری خواہش اور لالچ جو بت پرستی ہے کشتہ کرو ۶ کہ انہین کے سبب خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندون پر پڑتا ہے - نامہ اتسلونیقیون باب ۴ - آیت ۳ - خدا کی مراد تمہاری پاکیزگی سے ہے کہ تم حرامکاری سے تئین باز رکھو ۴ - اور ہر ایک تم مین سے اپنے بدن کو پاکیزگی اور عزت کے ساتھہ رکھنا جانے - ۵ - نہ شہوت کی بدمستی مین ۶ اور کوئی کسی بات مین اپنے بھائی سے بیجا اور اوسپر زیادتی نہ کرے - نامہ اقرنتیون باب ۶ - آیت ۱۰ - فریب نکھاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زناکرنیوالی اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنیوالے اور ظالم خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے - ۱۴ پس اے پیارو تم بت پرستی سے بھاگو - ایضاً باب ۵ - آیت ۱۱ - اگر کوئی بھائی کہلاکے حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تم اوسسے میل نہ رکھنا - نامہ افسیون باب ۵ - آیت ۱۸

Marfat.com

شراب پی کے متوالی ہو کہ اوسمین خرابی ہی - نامہ ا تمطاوس باب ۵ - آیت ۲۳ - آگی تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنی ہضم
اور اکثر کمزوریون کی واسطی تہوڑی می پی - نامہ افسیون باب ۴ - آیت ۲۷ جسنے چوری کی ہو پہر چوری نہ کری بلکہ اچہا
پیشہ کرکے ہاتہون سے محنت کری تاکہ محتاج کو کچہ دی سکے - نامہ رومیون باب ۲ - آیت ۸ مگر اونپر جو فسادی ہین
اور سچائی کی تابع نہین ہوتی بلکہ ناراستی کی تابع ہین قہر اور غضب ہوگا ۹ ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہی رنج
اور عذاب مین پڑیگی ۱۰ پر ہر ایک کو جو بہلائی کرتا ہی بزرگی اور عزت و سلامتی ملیگی - ایضاً باب ۱۲ - آیت ۹ بدی سے
نفرت اور نیکی سے ملے رہو - ایضاً باب ۱۳ - آیت ۱۳ - اور جیسا دن کو دستور ہی درست چلن سے چلین نہ کہ اوباشی اور
مستی نہ کہ حرامکاری اور بدپرہیزیون سے نہ کہ جہگڑی اور ڈاہ سے - ایضاً باب ۱۶ - آیت ۱۹ تم نیکی مین واقف کار
ہو جاؤ اور بدی سے ناواقف رہو - نامہ ۲ تمطاوس باب ۲ - آیت ۲۲ جوانی کی شہوتون سے دور بہاگ - نامہ ۲ قرنتیان
باب ۷ - آیت ا پس اے عزیزو چاہیے کہ ہم ایسے وعدے پاکے آپکو ہر طرحکی جسمانی و روحانی نجاست سے پاک کرین اور خدا کے
ڈر سے پاکیزگی کو کامل کرین - نامہ ا پطرس باب ۲ - آیت ۱۱ تم جسمانی خواہشون سے جو جان کی مقابل لڑائی کرتی ہین
پرہیز کرو - نامہ ا قرنتیان باب ۱۵ - آیت ۳۳ تم فریب کہاؤ بری صحبتین اچہی عادتون کو بگاڑتی ہین -
نامہ ا پطرس باب ۵ - آیت ۸ - ہوشیار اور جاگتی رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنے والی ببر کی مانند ڈہونڈہتا
پہرتا ہی کہ کسی کو پہاڑ کہاوے - نامہ ۲ تسلیقونیون باب ۳ - آیت ۱ - ای بہائیو تم ہر ایک بہائی سے جو کجروی کی
ساتہ اور اوس سونپی ہوئی بات کی جو ہم سے ملی برخلاف چلتا ہی کنارہ کرو +

کلام الٰہی - پارہ ۱۵ سبحٰن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ
سَبِیْلًا اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ بیحیائی اور بری راہ ہی - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ انعام - رکوع ۱۹ - وَلَا
تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیون کے ظاہر اور باطن مین - ایضاً سورہ
اعراف - رکوع ۴ - قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ
اَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ - کہہ حرام کی ہی پروردگار
میرے نے بیحیائی جو ظاہر ہی اور جو چہپی ہی اور گناہ اور تعدی ناحق اور یہہ کہ شریک لاؤ ساتہ اللہ کی وہ چیز کہ نہین
اوتاری اللہ نے واسطے اوسکی دلیل اور یہہ کہ کہو اوپر اللہ کی جو کچہ کہ نہین جانتے - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۳ -
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی عدل احسان اور قرابت والونکو دینے کا اور منع کرتا ہی بیحیائی

Marfat.com

اور نامعقول اور ظلم سی نصیحت کرتا ہی تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ یہہ آیت ہر ایک امر
نہی کی نصیحت کو جامع ہی اور ہر ایک لفظ اسکا چند معانی پر شامل ہی چنانچہ عدل سی مراد کلمہ شہادت یا چھوڑ دینا
یا بندگی کرنا پوشیدہ و ظاہر یا انصاف کرنا خدا کی فرائض کے ادا کرنے مین یا برابری کرنا بندون کی حقوق مین یا
کرنا ساتہہ حق کی ہی اور احسان سی مراد خرچ کرنا اور انعام کرنا یا گناہون سی درگذر کرنا یا امر و نہی پر صبر کرنا یا
کے عوض مین نیکی کرنا ہی اور ایتاء غیر سی مراد یہہ ہی کہ دوست رکہنا واسطی غیر کی وہ چیز جو اپنی لئی دوست رکہتا ہی او
جاننا واسطی دوسری کے وہ چیز جو اپنے لئے برا سمجھتا ہی اور ایتاء ذی القربی سی مراد صلہ رحم کا اور اونسی نیکی کرنا
اگر مالدار ہی تو ساتہہ مال کے اگر تنگدست ہی تو ساتہہ جسم کی اگر ضعیف و ناتوان ہی تو ساتہہ دعا کی۔ اور فحش سی مراد
زنا ہی یا وہ عمل جو پوشیدہ کئی جاوین یا بخل یا زیادتی گناہ مین یا یہہ کہ موہنہ سے کہنا کچہہ اور عمل مین
کچہہ اور منکر سی مراد شرک ہے یا وہ چیز جسکو عقل مکروہ سمجہی یا وہ بات جو خدا کو غصہ مین لاوی۔ اور بغی سی مراد
یا تکبر یا عیب جوئی یا چغلی ہی۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ
اون ایمان والون نی خلاصی پائی جو اپنی شرمگاہونکو غیر سی محفوظ رکہتی ہین۔ ایضاً۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ کہہ مومنونکو محفوظ رکہین اپنی شرمگاہ کو اور عورتین محفوظ رکہین اپنی شرمگاہ
پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ مومن۔ رکوع ۲۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اللہ جانتا ہی خیانت آنکھ
کی اور جو کچہہ چہپاتے ہین سینے۔ تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ خیانت نظر کی یہہ ہی کہ کسی اجنبی عورت کو شہوت کی
دیکہنا پہر اوسکی جمال کا دل مین فکر کرنا۔ پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ ممتحنہ۔ رکوع ۲۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ
الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَ
وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ
لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ای نبی جسوقت آوین تیری پاس مسلمان عورتین بیعت کو اقرار کرتی ہو
بات پر کہ نہ شریک لاوین ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد
نہ لاوین طوفان کہ باندہ لیوین اوسکو درمیان ہاتہہ اپنے اور پانوں اپنے کے اور نہ بیفرمانی کرین تیری کسی حکم شر
پس بیعت قبول کر اونسی اور بخشش مانگ اونکی لئی اللہ سی تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔ موضح القرآن مین لکھا
طوفان باندہنا ہاتہہ پانون مین یہہ کہ کسی پر جہوٹا دعوی کرین یا جہوٹی گواہی دین یا کسی معاملہ مین جہوٹی قسم
اپنی طرف سی بنا کر اور ایک معنی یہہ کہ بیٹا جننا کسی دوسری اور لگانا کسی اور کو۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل

رکوع ۴ - وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا
اور مت قتل کرو اپنی اولاد کو تنگدستی کی خوف سی ہم ہی رزق دیتی ہین اونکو اور تمکو تحقیق قتل کرنا اونکا بڑی
خطا ہی - پارہ ولو اننا - سورہ انعام - رکوع ۱۹ - قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ کہہ آو پڑہون مین
جو حرام کیا ہی تمہاری رب نے اوپر تمہاری یہہ کہ نہ شریک کرو ساتہہ خدا کی کسی چیز کو اور ماں باپ کی ساتہہ احسان کرنا
اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کی ڈر سی ہم ہی روزی دیتی ہین تمکو اور اونکو - پارہ ۱۹ وقال الذین سورہ فرقان
رکوع ۲ - وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا -
بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو نہین پکارتی ساتہہ اللہ کی معبود اور کو اور نہین مار ڈالتی اوس جان کو کہ حرام کیا ہی خدا
نے اوسکا ناحق مارنا اور نہین زنا کرتی اور جو کوئی کری یہہ کام ملیگا بڑی وبال سی دگنا کیا جائیگا اوسکی لیی عذاب
دن قیامت کی اور پڑا رہیگا اوسمین رسوا - پارہ ۳۰ عم - سورہ والنازعات - رکوع ۲ - وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور لیکن جو کوئی ڈرا اپنی خدا کی سامنی کہڑا ہونی سی
اور منع کیا اپنی نفس کو بری خواہشون سی پس تحقیق بہشت اوسکی جگہہ ہی - ایضاً - سورہ والشمس رکوع ۱ - قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا - تحقیق مراد کو پہنچا وہ شخص جسنی اپنی نفس کو بری خواہشون سی پاک
کیا اور تحقیق نامراد ہوا وہ شخص جسنی اپنی نفس کو بری خیالون اور گناہون مین گاڑ دیا - پارہ ۲۸ وقد سمع - سورہ حشر
رکوع ۱ - وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو شخص بچایا گیا اپنی نفس کی خواہش سی پس
یہی لوگ مخلصی پانیوالی ہین - پارہ ۶ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ - اور ڈرو اللہ سی تحقیق اللہ جاننی والا ہی دل کی بات کو - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ تغابن رکوع ۱
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اللہ جانتا ہی جو کچہہ آسمانون اور زمین مین ہی اور جانتا ہی جو کچہہ پوشیدہ کرتے ہو اور جو کچہہ ظاہر کرتی ہو او
اللہ جانتا ہی دل کی بات کو - پارہ ۲۰ امن خلق سورہ قصص رکوع ۵ - وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور کون شخص ہی بہت گمراہ اوس شخص سی کہ
پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی جو خدا کی ہدایت سی نہین ہی تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو - پارہ ۵ ولو

اٹھا۔ سورہ انعام۔ رکوع ۱۴۔ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا
كَانُوا يَقْتَرِفُونَ اور چھوڑو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ جو کماتے ہین گناہ البتہ جزا دیے
جاوینگے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے تھے۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ گناہ ظاہر وہ ہے جو اعضا سے تعلق رکھے اور گناہ
باطن وہ ہے جسکا دلمین خیال کیا جاوے۔ پارہ ۱۷ اقترب۔ سورہ حج۔ رکوع ۴۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ
پس بچتے رہو ناپاکی بتون (یعنی بت پرستی) سے۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل۔ رکوع ۵۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے ہر امت مین پیغمبر یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور
پرہیز کرو بتون سے۔ پارہ ۶ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ رکوع ۵۔ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً
بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ مرد چور اور عورت چور پس کاٹو ہاتھہ اندونون کے از روے سزا کے جو کیا اونہون نے عبرت
خدا کی طرف سے۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۱۶۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا تحقیق اللہ
نہین دوست رکھتا اوس شخص کو جو خیانت کرنیوالا گناہگار ہے۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ انفال رکوع ۷۔ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ۔ تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا خیانت کرنیوالونکو۔ پارہ ۹ قال الملا۔ سورہ انفال۔ رکوع ۲۔ يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اے ایمان والو مت
خیانت کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اور مت خیانت کرو امانتون اپنی کی اور تم جانتے ہو۔ پارہ ۱۷ اقترب للناس۔ سورہ حج
رکوع ۵۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ۔ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہر ایک خیانت کرنیوالے کفر کرنیوالے
کو۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۷۔ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جو کوئی چوراوے لاویگا
اوس چیز کو جو چورائی ہے اوسنے قیامت کے دن۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۷۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ
بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ
کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق
باندہ لیا اوسنے گناہ بڑا۔ پارہ ۱ الم۔ سورہ بقر۔ رکوع ۳۔ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا۔ پس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے
شریک۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۶۔ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا اور مت شریک لاؤ ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو۔
پارہ ۷ واذا سمعوا۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۱۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اے ایمان والو شراب اور قمار بازی اور تھان بتون کا اور
تیر فال کے ناپاک ہین کام شیطان سے پس بچو اوسنے تاکہ تم خلاصی پاؤ۔ پارہ ۱۳ وما ابرئ۔ سورہ ابراہیم۔ رکوع ۴

الظّالمين لهم عذاب اليم - تحقیق ظالمون کی لئی عذاب درد دینیوالا ہی - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ فرقان رکوع ۲
ومن يظلم منكم نذقه عذابا كبيرا - اور جو کوئی تم مین سی ظلم کریگا چکھا دینگی ہم اوسکو عذاب بڑا - پارہ ۱۹
وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۴ - واعتدنا للظالمين عذابا اليما اور تیار کیا ہی ہمنے ظالمون کی لئی عذاب
درد دینیوالا - پارہ ۲۵ الیہ یرد - سورہ شوری - رکوع ۴ - انه لا يحب الظالمين تحقیق وہ نہین دوست رکہتا ظالمون
کو - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۷ - ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها وادعوه خوفا
وطمعا ان رحمت الله قريب من المحسنين اور مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کی اور پکارو اللہ
کو ڈر اور طمع سی تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہی نیکی کرنیوالون سی - پارہ ۲ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۳ ولا
تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل وتدلوا بها الى الحكام لتاكلوا فريقا من اموال الناس بالاثم و
انتم تعلمون اور مت کہاؤ مال اپنے آپسکے ناحق اور نہ کہینچ لیجاؤ اونکو حکام کی پاس (رشوت کی طور پر) تاکہ تم
کہاؤ ایک ٹکڑا لوگون کی مال سی ساتہہ ظلم کی اور تم جانتی ہو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۵ یا ایها
الذين امنوا لا تاكلوا اموالكم بالباطل ای ایمان والو مت کہاؤ مال اپنے آپسکے ناحق - ایضاً ولا تتمنوا
ما فضل الله به بعضكم على بعض اور مت خواہش کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہی اللہ نی ساتہہ اوسکی بعض
تمہاری کو - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۳ ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين اور مت اسراف کرو بیشک
تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا اسراف کرنیوالونکو - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - ولا تبذر تبذيرا
ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين اور مت بیجا خرچ کر بیجا خرچ کرنا تحقیق بیجا خرچ کرنیوالی بہائی
شیطان کے ہین - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۶ - والذين لا يشهدون الزور واذا
مروا باللغو مروا كراما یعنے بندے خدا کی وہ لوگ ہین کہ نہین گواہی دیتے جہوٹی یا بری مجلسون مین حاضر
نہین ہوتے اور جس وقت گذرتے ہین کسی بیہودہ موقع یا امر پر تو گذرتی ہین بزرگانہ طریقہ سی یعنے گناہ اور
کہیل کی باتون کیطرف دہیان نہین کرتی نہ اونمین شامل ہوتی ہین اور نہ اونسی لڑتے ہین - پارہ ۲۰ امن - سورہ
قصص رکوع ۸ - ولا تبغ الفساد في الارض ان الله لا يحب المفسدين اور مت چاہ فساد زمین مین تحقیق
اللہ نہین دوست رکہتا فساد کرنیوالونکو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۵ - ان تجتنبوا كبائر ما تنهون
عنه نكفر عنكم سياتكم وندخلكم مدخلا كريما - اگر بچوگی تم بڑی گناہون سی جنسی کہ تم ممانعت کیجاتی
ہو تو ہم دور کر دینگی تم سی برائیان تمہاری اور داخل کرینگی ہم تمکو عزت کی جگہ مین - ایضاً رکوع ۱۶ - ومن یکسب

ف - اور جو لوگ گناہ مین بیہودہ کی کار وی
گناہ میں بیہودہ سی
نہین کرتا ہاں اور
اپنی جان پر اور
المرجانی نے والا
اور کہت ولال ۱۲

اثماً فانما یکسبه علی نفسه وکان الله علیماً حکیماً - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۴ فمن اتقی
واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون پس جو کوئی پرہیزگاری کری اور نیکی کری پس نہین ڈر اونپر
اور نہ وہ غمگین ہونگی - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۹ واتقوا الله واعلموا ان الله بکل شیء علیم
اور ڈرو اللہ سی اور جانو یہہ کہ اللہ ہر چیز کو جاننی والا ہی - پارہ ۲۶ حم - سورہ حجرات - رکوع ۲ - ان اکرمکم
عند الله اتقکم تحقیق بہت بزرگ تمہارا اللہ کی نزدیک پرہیزگار تمہارا ہی - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ تحریم
رکوع ۲ - یا ایہا الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا ای ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالص
پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل - رکوع ۱۵ - ثم ان ربک للذین عملوا السوء بجہالة ثم تابوا من بعد ذلک
واصلحوا ان ربک من بعدها لغفور رحیم - پہر تحقیق پروردگار تیرا اون لوگون کی لئی کہ جنہون نی
نادانی سی بُری کام کئی پہر اوسکی بعد توبہ کی اور نیک کام کئی تحقیق رب تیرا اسکی بعد البتہ بخشنی والا مہربان ہی -
پارہ ۹ قال الملاء - سورہ اعراف - رکوع ۱۹ - والذین عملوا السیات ثم تابوا من بعدها وامنوا ان
ربک من بعدها لغفور رحیم اور جنہون نی کام کئی بُری پہر توبہ کی پیچہی اوسکی اور ایمان لائی تحقیق پروردگار
تیرا پیچہی اوسکی البتہ بخشنی والا مہربان ہی - پارہ ۲ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۱ یا ایہا الناس کلوا مما فی
الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو مبین انما یامرکم بالسوء
والفحشاء وان تقولوا علی الله ما لا تعلمون ای لوگو کہاؤ اوس چیز سی جو زمین مین ہی حلال اور پاکیزہ
اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی تحقیق وہ واسطی تمہاری دشمن ہی ظاہر حکم کرتا ہی تمکو برائی اور بیحیائی
کا اور یہہ کہ کہو تم اللہ پر وہ چیز جو نہین جانتی - ایضاً - رکوع ۲۵ - یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم
کافة ولا تتبعوا خطوات الشیطن انه لکم عدو مبین - ای ایمان والو داخل ہو اسلام مین سارے اور
مت پیروی کرو قدمون شیطان کی تحقیق وہ واسطی تمہاری دشمن ہی ظاہر - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۳
یا بنی ادم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سواتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر من ایات
الله لعلهم یذکرون یا بنی ادم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة - ای آدم کی بیٹو
اوتارا ہمنی تمہاری لئی لباس جو تمہاری شرمگاہ کو ڈہکتا ہی اور اوتارا ہمنی لباس زینت کا اور جاڑی کا اور لباس
پرہیزگاری و پاکیزگی کا ان سب سی بہتر ہی یہہ اللہ کی نشانیون مین سی ہی تاکہ وہ نصیحت پکڑین - ای آدم کی بیٹو نہ بہکاوی
تمکو شیطان جیسی کہ تمہاری ماں باپ کو بہکا کر بہشت سی نکالدیا - پارہ ۲۲ ومن یقنت - سورہ فاطر - رکوع ۱ - یا ایہا الناس

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَہٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ۔ ای لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا
سچ ہی پس فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو ساتھ اللہ کے فریبی نیو والا تحقیق شیطان واسطے
تمہاری دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن سوا اسکی نہین کہ اپنی گروہ کے لوگون کو دوزخ مین رہنی کے لئے پکارتا ہی۔
پارہ قد سمع اللہ ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع ۲۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا
مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔ ای ایمان والو مت دوستی کرو اوس قوم سے کہ غصہ ہوا اونپر
اللہ تحقیق وہ نا امید ہوئی آخرت سے جیسے نا امید ہوئے کافر قبر والون سے +

کلام رسول مقبول صلعم ۔ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ
وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَ
لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ
مَعْرُوْفٍ۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا اور پاس انکے ایک جماعت صحاب کی بیٹھی ہوئی ہی
کہ اقرار کرو ساتھ میرے اس بات کا کہ نہ شریک کرو ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ
اپنی اولاد کو مار ڈالو اور نہ کسی پر بہتان باندہو اور نہ نیکی کے احکام مین بیفرمانی کرو۔ مشکوۃ باب الکبائر فصل ۲
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ رواہ الترمذی۔ صفوان بن عسال سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی چیز کو خدا
کا شریک مت کرو اور چوری و زنا مت کرو اور ناحق کسی کا خون نہ کرو۔ ایضا۔ باب الکبائر۔ فصل ۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَر
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رواہ البخاری
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ناحق
خون کرنا اور جہوٹی قسم کہانا۔ ایضا۔ باب الحدود۔ فصل ۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ
مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْھَرُ فِیْھِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا
بِالرُّعْبِ رواہ احمد۔ عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جس قوم مین زناکاری ہوتی ہی اوسمین قحط پڑجاتا ہے
اور جس قوم مین رشوت کا رواج ہو وہ رعب اور خوف مین گرفتار رہتی ہی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ
مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رواہ رزین۔ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ملعون ہی وہ شخص جو قوم

لوط کا کام یعنی لونڈی بازی کرے۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِىْ دُبُرِهَا رواہ الترمذی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نظر رحمت سے نہیں دیکھتا اوس شخص کو جو کسی مرد یا عورت سے اغلام کرے۔ بلوغ المرام۔ باب الترہیب من مسی الاخلاق۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ متفق علیہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کیا ہے تمپر بیفرمانی ماؤن کی اور جیتی گاڑنا بیٹیون کا اور باز رکہنا نیکی سے اور بہیکہ مانگنا اور برا جانتا ہے تمہارے لئے بیہودہ بکنا اور بہت سوال کرنا اور برباد کرنا مال کا۔ مشکوۃ۔ باب الکبائر فصل ۳۔ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ۔ رواہ احمد۔ معاذ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو نصیحت کی کہ شراب مت پی کہ وہ جڑ بدکاریون کی ہے۔ ایضاً۔ باب الکسب فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رواہ ابوداود۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے شراب اور اوسکے پینے والے اور پلانیوالے اور بیچنے والے اور خریدنے والے اور اوسکے نچوڑنے والے اور نچڑ نے والے اور اوٹہانیوالے اور اوسپر کہ اوٹہالی گئے۔ ایضاً۔ باب الکبائر۔ فصل ۳۔ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ مختصراً رواہ احمد۔ معاذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ سے بچو کیونکہ گناہ سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ صحیح مسلم۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ پیار کرتا ہے بندہ پرہیزگار بے پرواہ چہپے کو۔ مشکوۃ۔ باب الغضب فصل ۳۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِى الرِّضٰى وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِى الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِىَ اَشَدُّهُنَّ رواہ البیہقی ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین۔ نجات دینے والیون مین سے ایک خدا سے ڈرنا خفیہ و ظاہر مین۔ دوسری کہنا حق بات کا حالت رضا و ناخوشی مین تیسری میانہ روی دولت و فقر کی حالت مین۔ ہلاک کرنیوالی چیزون مین سے ایک نفسانی خواہشون کی پیروی کرنا دوم بخل و حرص کا مغلوب ہونا سوم اپنے آپکو اچہا جاننا اور یہ خصلت سب سے بدتر ہے۔ ایضاً۔ باب احتجاب الکال فصل ۲

عن شداد بن اوس قال رسول اللہ ﷺ الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من
اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ۔ رواہ الترمذی۔ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دانا وہ
شخص ہے جو ذلیل و فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ کے حکم کا اور احمق وہ ہے جو مغلوب ہو نفسانی خواہشوں کا۔
ایضاً۔ باب الاعتصام فصل ۳۔ عن معاذ بن جبل قال رسول اللہ ﷺ ان الشیطان ذئب الانسان کذئب
الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ مختصراً۔ رواہ احمد۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
بتحقیق شیطان آدمی کے لیے بھیڑیا ہے مثل بھیڑیے بکری کے جو پکڑتا ہے گلہ میں سے نکلی ہوئی بکری اور پیچھے رہی ہوئی اور
کنارہ کنارہ چلنے والی بکری کو۔ ایضاً۔ باب الحب فی اللہ۔ فصل ۱۔ عن ابی موسی قال رسول اللہ ﷺ مثل الجلیس
الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ
واما ان تجد منہ ریحاً طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحاً خبیثۃ
متفق علیہ۔ ابی موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مثال ہمنشین نیک اور بد کی مثال اٹھانے والے کستوری اور پھونکنے
والے دھونکنیوں کی ہے پس اٹھانے والا کستوری کا یا تو دیگا تجھکو کستوری مفت یا تو اس سے خریدیگا یا پادیگا اس سے خوشبو
اور پھونکنے والا دھونکنیوں کا یا تو جلادیگا تیرے کپڑے یا تو پادیگا اس سے دھواں +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان اقسام الذنوب۔ وقال ابو طالب المکی الکبائر سبع عشرۃ جمعتھا
من جملۃ الاخبار وجملۃ ما اجتمع من قول ابن عباس وابن مسعود وابن عمر وغیرھم اربعۃ
فی القلب وھی الشرک باللہ والاصرار علی معصیۃ والقنوط من رحمتہ والامن من مکرہ واربع
فی اللسان وھی شھادۃ الزور وقذف المحصن والیمین الغموس وھی التی یحق بھا باطلا او
یبطل بھا حقا والسحر وثلاث فی البطن وھی شرب الخمر والمسکر من کل شراب واکل مال الیتیم
ظلماً واکل الربا وھو یعلم واثنان فی الفرج وھما الزنا واللواطۃ واثنان فی الیدین وھما
القتل والسرقۃ وواحدۃ فی الرجلین وھو الفرار من الزحف وواحدۃ فی جمیع الجسد و
ھو عقوق الوالدین۔ ابو طالب مکی نے کہا ہے کہ بڑے گناہ سترہ ہیں جنکو میں نے تمام اخبار اور کل اقوال ابن عباس
ابن مسعود و ابن عمر وغیرہ اصحاب سے جمع کیا ہے جنمیں سے چار دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک خدا کا شریک کرنا۔ دوسرا
گناہ پر اصرار کرنا۔ تیسرا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا۔ چوتھا خدا کے عذاب سے بیخوف ہو جانا۔ اور چار زبان سے تعلق رکھتے ہیں
اول جھوٹی گواہی دینا۔ دوم زنا کی تہمت دینا۔ سوم جھوٹی قسم کھانا جس سے باطل چیز کو حق اور حق کو باطل کیا جائے

چہارم جادو کرنا - اور تین پیٹ سے متعلق ہین - ایک شراب اور نشہ دار چیز پینا - دوسرا یتیم کا مال ظلم سے کہانا تیس
جان بوجہکر سود کہانا - دو فرج سے متعلق ہین اور وہ زنا اور لونڈی بازی ہے - دو ہاتہ سے تعلق رکہتے ہین او
وہ خون اور چوری کرنا ہے - ایک پانو سے تعلق رکہتا ہے اور وہ لشکر سے بہاگنا ہے - ایک تمام جسم سے متعلق ہے اور و
ماں باپ کی نافرمانی ہے - موطا امام مالک - باب عقوبۃ خصال من الاثم - عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال ماظہر
الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشی الزنا فی قوم قط الا کثر فیہم الموت ولا نقص
قوم المکیال والمیزان الا قطع عنہم الرزق ولا حکم قوم بغیر الحق الا فشی فیہم الدم ولا ختر قو
بالعہد الا سلط علیہم العدو - عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ ظاہر نہوئی چوری کسی قوم مین مگر یہہ کہ اوسکی شامت
اوس قوم کو ڈرپوک و بزدل کردیا گیا اور ظاہر نہوا زنا کسی قوم مین مگر یہہ کہ اوسکی شامت سے اونمین مری پڑی اور کم
کئے تول و پیمانے کسی قوم نے مگر یہہ کہ اونمین بے رزقی واقع ہوئی اور نہ حکم کیا کسی قوم نے ناحق مگر یہہ کہ اونمین ناحق خون
پہیلے اور نہ توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر یہہ کہ اونپر خدا نے دشمن کو مسلط کیا - احیاء العلوم - جلد ۴ - بیان اقسام الذ
قال ابو سعید الخدری وغیرہ من الصحابۃ انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من الشعر
نعدہا علی عہد رسول اللہ صلعم من الکبائر - ابو سعید خدری وغیرہ اصحاب کا قول ہے کہ تم بعض اعمال کو اپنی آنکہو
بال سے بہی باریک خیال کرتے ہو حالانکہ ہم اونکو زمانہ رسول خدا صلعم مین بڑے گناہون سے شمار کرتے تہے - مشکوۃ باب بیان
فصل ۳ - عن ابی موسی انہ کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت ہذہ الساریۃ دون اللہ - ابی
اشعری نے کہا ہے کہ مین خوف نہین رکہتا ہہ کہ پیون شراب یا بت پرستی کرون یعنی میرے نزدیک شراب پینا اور بت پر
حکم رکہتی ہے - منبہات باب الرابع - عن عثمان رضی اللہ عنہ وجدت حلاوۃ العبادۃ فی اربعۃ اشیاء اولہا فی اداء
اللہ والثانی فی اجتناب محارم اللہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللہ والرابع فی النہی عن
اتقاء غضب اللہ - عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پائی مینے لذت عبادت کی چار چیزون مین - پہلے اللہ کے فرض ادا کرنے مین اور د
اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون سے بچنے مین - تیسرے نیک کام بتانے مین واسطے طلب ثواب اللہ کے - چوتہے برے کام کے روکنے مین
ڈرنے کے خدا کے غصہ سے - احیاء - جلد ۴ - وقال عمر رضی اللہ عنہ حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوہا قبل ان توزن
وتہیئوا للعرض الاکبر - وکتب الی ابی موسی الاشعری حاسب نفسک فی الرخاء قبل حساب الشدۃ - اور ع
فرماتے ہین کہ اپنے نفس سے محاسبہ کرو پہلے اسکے کہ تم سے محاسبہ کیا جاوے اور اوسکو وزن کرو پیشتر اسکے کہ وزن کئے جاؤ او
اکبر کے لئے مستعد ہو رہو - اور حضرت ابو موسی اشعری کو لکہا کہ اپنے نفس سے سختی کے حساب سے پیشتر راحت کے وقت مین حساب

ل علیؑ الھوی شریک العمی ومن التوفیق التوقف عند الحیرة ونعم طارد الھم الیقین وعاقبة الکذب الذم وفی الصدق السلامة ۔ حضرت علیؓ فرماتی ہین کہ نفسانی خواہش نابینائی کی شریک ہی اور حیرت کے وقت توقف کرنا ایک توفیق کی بات ہی اور یقین بہت عمدہ ٹالنے والا غم کا ہی اور جہوٹ کا آل پشیمانی ہی اور راستی مین سلامتی ہی۔ ایضاً ۔ جلد ۲ ۔ قال ابوذرؓ الوحدة خیر من الجلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدة ابوذر نی فرمایا کہ تنہائی بُری مصاحبت سی بہتر ہی اور اچہا مصاحب تنہائی سی بہتر ہی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

عیسوی تعلیم مین اگرچہ بظاہر شرابی کی مذمت مفہوم ہوتی ہی لیکن واقع مین شراب پینی کی کوئی ممانعت نہین ہی چنانچہ مسیح کا پہلا معجزہ ہی پانی کو شراب بنا دینی پر ظاہر ہوا تہا جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۲ مین آیت ۱ سی ۱۰ تک لکہا ہی کہ مسیح نی قانائی جلیل مین شادی کی موقع پر پانی کی چہہ مٹکون کو شراب بنا دیا تہا ۔ اسی ظاہر ہی کہ اگر شراب کا پینا ناجائز ہوتا تو کب مسیح پانی کو معجزہ سی شراب بناتی ۔ بلکہ پولوس مقدس صریحًا شراب پینی کا حکم دیتی ہین چنانچہ نامہ اوّل تمطاؤس باب ۵ ۔ آیت ۲۳ مین لکہا ہی "آگی تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنی ہضمہ اور اکثر کمزوریون کی واسطی تہوڑی می پی" ۔ اور جو مذمت شرابی کی کیگئی ہی وہ صرف متوالی و بدمست کی ہی ۔ چنانچہ نامہ افسیون ۵ ۔ ۱۸ مین لکہا ہی "شراب پی کی متوالی نہو کہ اوسمین خرابی ہی" ۔ پس جبکہ عیسوی تعلیم مین بجائی ممانعت کی شراب کی (جسکو عقلا نی ام الخبائث سی نامزد کیا ہی) صریحًا اجازت ثابت ہی تو خیال کرنا چاہئی کہ کیا وہ تعلیم عمدہ ہو سکتی ہی کہ جسمین ایسی چیز کی استعمال کی اباحت و اجازت پائی جاوی جو دنیا کی تمام برائیون و خباثتون کی جڑ اور اصل الاصول ہی اور جسکی بابت شرابیون کا یہ چہٹتی نہین ہی یہہ بت کافر لگی ہوئی ۔ عام مقولہ ہی ۔ یا وہ تعلیم کہ جسمین شراب کو ایک پلیدی بتا کر اوسکی پینی اور پلانے اور بیچنے اور خریدنی اور نکالنی اور اوٹہانیوالی کو ملعون کہا جاوی ۔ ناظرین یہان خود ہی غور فرما کر نتیجہ نکال لین +

فصل پنجم

روزمرہ کی دینی و دنیوی برتاؤ وغیرہ کے بیان مین

کلام مسیح ۔ انجیل متی ۔ باب ۱۰ ۔ آیت ۱۲ ۔ جب تم کسی گہر مین جاؤ تو اوسی سلام کرو ۔ اگر وہ گہر لائق ہی تو تمہارا سلام اوسی پہنچیگا اور اگر لائق نہین تو تمہارا سلام تمپر آویگا ۔ ایضاً باب ۵ ۔ آیت ۴۲ ۔ جو کوئی تجہسی کچہہ مانگی اوسی دے اور جو تجہسی قرض چاہی اوسی موںہہ نہ موڑ ۔ انجیل لوکا باب ۶ ۔ آیت ۳۰ ۔ جو کوئی تجہسی کچہہ مانگی اوسی دی اور اوسی جو تیرا مال لی پہر مت مانگ ۔ ۳۴ ۔ اور اگر تم اونہین جنسی پہر پانی کی امید ہی قرض دو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گنہگار

بہی گنہگارونکو قرض دیتی ہین - ۳۵ - اور پہیر پانی کی امید نہ رکھکر قرض دو +

کلام حواریین - نامہ رومیان - باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی جنسی صلح ہو اور ایکدوسری کی ترقی ہو پیروی کرین - نامہ تمطاوس باب ۶ - آیت ۲۰ - ای تمطاوس امانت کو حفاظت سی رکہہ - نامہ قلیون باب ۳ آیت ۱۶ - تم ایکدوسری کو کمال دانائی سی تعلیم و نصیحت کرو - نامہ افسیون باب ۵ آیت ۱۱ - تاریکی کی لاحاصل کامونمین شریک مت ہو بلکہ بیشتر اونکو ملامت کرتی رہو - نامہ تمطاوس باب ۵ - آیت ۲۰ - اونہین جو گناہ کرتی ہون سب کی سامنی ملامت کر تاکہ اوروںکو بہی خوف ہو - ۲۲ - اور نہ دوسری کے گناہونمین شریک ہو اپنی تئین پاک رکہہ - نامہ یعقوب باب ۵ آیت ۱۹ - ای بہائیو جو تم مین سی کوئی سچائی کی راہ سی گمراہ ہووی اور کوئی اوسکو پہیر لاوی - ۲۰ وہ یہہ معلوم کری کہ جو کوئی ایک گنہگار کو اوسکی گمراہی کی راہ سی پہیر لاتا ہی تو ایک جان کو موت سی بچاویگا اور بہت گناہونکو چہپاویگا نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۰ - عزت کی راہ سی ایکدوسری کو بہتر سمجہو +

کلام الہی - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ نور - رکوع ۴ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ - ای ایمان والو کسی غیر کی گہر مین بلا اجازت مت داخل ہو اور سلام کرو اوس گہر کی لوگونکو یہہ تمہاری لئی بہتر ہی تاکہ تم نصیحت پکڑو پس اگر تم اوس گہر مین کسی کو نہ پاؤ تو وہین مت داخل ہو جبتک کہ تمکو اجازت دیجاوی اور اگر تمہین یہہ کہا جاوی کہ پہیر جاؤ پس تم پہیر جاؤ یہہ بہت اچہا ہی تمہاری لئی اور جو کچہہ تم کرتی ہو اللہ اوسکو جانتا ہی - نہین کوئی گناہ تمپر اگر تم اون گہرونمین داخل ہو جنمین کوئی نہین رہتا اور جسمین تمہارا فائدہ ہی اور اللہ جانتا ہی جو کچہہ ظاہر کرتی ہو اور جو چہپاتے ہو - پارہ ۱۸ ایضاً - رکوع ۸ - فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً - پس جب تم اپنی گہرونمین داخل ہو تو اپنی لوگونپر سلام کرو دعا مقرر کی ہوئی خدا کیطرف سی برکت والی پاکیزہ - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید رکوع ۲ - اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ - تحقیق خیرات دینی والی اور خیرات دینی والیان اور وہ جو دیتی ہین اللہ قرض حسنہ دوچند کیا جاویگا اونکی لئی اور واسطی اونکی ثواب ہی باکرامت - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۱۷ - لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ

Marfat.com

امر بصدقة او معروف او اصلاح بين الناس ومن يفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف
نؤتيه اجرا عظيما۔ نہین بہلائی اونکی پوشیدہ مشورونمین لیکن خوبی اوس شخص کی مشورہ مین ہی جو حکم کری
خیرات کا یا اچہی بات کا یا لوگون مین صلح کر دینی کا اور جو شخص ایسا کری واسطے رضامندی خدا کی پس ہم
اوسکو بڑا ثواب دینگی۔ پارہ ۹ قال الملا۔ سورہ انفال رکوع ۱۔ فاتقوا الله واصلحوا ذات بينكم۔ پس ڈرو
اللہ سی اور درست کرو اپنی آپسکے معاملات۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ والذين هم لامانتهم
وعهدهم راعون والذين هم على صلوتهم يحافظون اولئك هم الوارثون الذين يرثون
الفردوس هم فيها خالدون اور وہ جو اپنی امانتون اور عہدون کو نگاہ رکہتی ہین اور وہ جو اپنی نمازون
پر محافظت کرتی ہین یہی لوگ وارث ہین جو بہشت کو ورثہ مین لینگے اور اوسمین ہمیشہ رہینگے۔ پارہ ۵ والمحصنت سورہ
نسا۔ رکوع ۸۔ ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها واذا حكمتم بين الناس ان تحكموا
بالعدل ان الله نعما يعظكم به ان الله كان سميعا بصيرا۔ تحقیق اللہ تمکو حکم کرتا ہی اسبات کا کہ تمکو
پہونچا دو امانتین اونکی مالکونکو اور جب حکم کرو لوگونکو تو حکم کرو ساتہہ عدل کے اور تحقیق اللہ اچہی بات کی
نصیحت کرتا ہی تحقیق اللہ سننی والا دیکہنی والا ہی۔ پارہ ۶ لا یحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۱ وتعاونوا على البر
والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان ایکدوسری کی امداد کرو نیکی و پرہیزگاری پر اور مت
امداد کرو گناہ و زیادتی پر۔ پارہ ۱۹ وقال الذین۔ سورہ فرقان۔ رکوع ۶۔ والذين لا يشهدون الزور
واذا مروا باللغو مروا كراما یعنے بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو بُری مجلسونمین حاضر نہین ہوتی اور جب
بیہودہ امر پر گذرتی ہین تو بزرگانہ طریقہ سو گذرتی ہین یعنی گناہ اور لغو باتون کیطرف دہیان نہین کرتی نہ اونمین
شامل ہوتی ہین۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۱ ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و
يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون اور چاہیی کہ تم مین سی ہووی ایک
گروہ بلانے والا لوگون کو طرف بہلائی کی اور حکم کرنے والا ساتہہ اچہے کامون کے اور منع کرنے وال
والا نا معقول باتون سو اور یہی لوگ خلاصی پائینگے۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ ذاریات۔ رکوع ۳ وذكر فان
الذكرى تنفع المؤمنين اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی ہی ایمان والونکو۔ ایضاً سورہ طور رکوع ۲
فذكر پس نصیحت کر۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۶۔ ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة
بلا طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتہہ حکمت اور نیک نصیحت کی۔ پارہ ۲۱ ومن اظلم۔ سورہ سجدہ۔ رکوع ۵۔ ومن

اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کون شخص ہی بہتر بات مین اوس شخص سے جو خدا کی طرف
لوگونکو پکارتا اور عمل اچھے کرتا ہی ۔ پارہ ۵ والمحصنت ۔ سورہ نسا ۔ رکوع ۱۱ ۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ
مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا اور جب تعظیم کیجاوی تمہاری ساتھ سلام کی پس تعظیم کرو تم اوسسے
ساتھ اچھی کلمہ کی یا وہی کلمہ اوسکو پھیردو تحقیق اللہ ہر چیز کا حساب لینیوالا ہی ۔ تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ
اگر کوئی تمہین السلام علیکم کہی تو تم اوسکی جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور اگر وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
کہی تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یعنی جو تمہاری عزت کری تو تم اوسسے بڑھکر اوسکی عزت کرو ۔
پارہ ۱۵ سبحن الذی ۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ ۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا وَاَوْفُوا الْکَیْلَ
اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا اور پورا کرو عہد کو تحقیق عہد پوچھا
جائیگا اور پورا کرو پیمانہ کو جب تم ماپو اور تولو ترازو سیدھی سے یہہ بازگشت مین اچھا اور بہتر ہی ۔ پارہ ۸ ولو اننا
سورہ انعام ۔ رکوع ۱۹ ۔ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی وَبِعَھْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے
نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر بموجب اوسکی طاقت کی اور جب تم بات کہو تو انصاف کرو اگرچہ صاحب قرابت کیوں نا
ہی ہو اور عہد اللہ کو پورا کرو اسی بات کی نصیحت کرتا ہی تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو ۔ پارہ ۸ ولو اننا ۔ سورہ اعراف
رکوع ۱۱ ۔ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَاءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس پورا کرو پیمان اور تول اور مت کم دو لوگونکو چیزین اور
مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کی یہہ تمہاری لیئے بہتر ہی اگر تم ایماندار ہو ۔ پارہ ۳۰ عم ۔ سورہ تطفیف ۔
رکوع ۱ ۔ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ
وائی ہی واسطی کم دینے والون کی جب ماپ لیوین لوگون سے تو پورا لیوین اور جب ماپ دیوین اونکو یا تول دین اونکو
کم کردیوین ۔ پارہ ۱۲ ومامن دابۃ ۔ سورہ ہود ۔ رکوع ۸ ۔ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اور مت کم کرو پیمان
اور تول کو ۔ پارہ ۱۹ وقال الذین ۔ سورہ شعرا ۔ رکوع ۱۰ ۔ اَوْفُوا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَاءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور پورا کرو پیمان
کو اور مت ہو نقصان دینے والون سے اور تولو ترازو سیدھی سے اور مت کم دو لوگونکو چیزین اور مت پھرو زمین
مین فساد کرتے ہوئے ۔ پارہ ۳ تلک الرسل ۔ سورہ آل عمران رکوع ۸ ۔ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

بلکہ جو کوئی پورا کرے اپنے عہد کو اور پرہیزگاری کرے پس تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔ پارہ لایحب اللہ
سورہ مائدہ۔ رکوع ۱۔ یَاۤ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے ایمان والو پورا کرو عہدوں کو۔ پارہ وما ابری
سورہ رعد۔ رکوع ۳۔ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ
وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ سوائے اسکے
نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل کے اور وہ وہ لوگ ہیں جو پورا کرتے ہیں اللہ سے عہد کو اور نہیں توڑتے عہد کو
اور وہ ملاتے ہیں وہ چیز جو حکم کیا ہے اللہ نے اسکے ملانے کا (یعنی رشتہ داروں وغیرہ سے ملاپ کہتے ہیں) اور ڈرتے ہیں اپنے
خدا سے اور خرابی حساب سے۔ پارہ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۶۔ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ
اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر انکے درمیان عدل سے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے
والوں کو۔ پارہ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۲۔ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی عدل کرو وہ بہت نزدیک ہے
پرہیزگاری کو۔ پارہ حم۔ سورہ حجرات۔ رکوع ۱۔ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور انصاف کرو تحقیق
اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالوں کو۔ پارہ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ
حکم کرتا ہے پروردگار میرا انصاف کرنیکا۔ پارہ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۷۔ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ
اور کام کاج میں مشورہ کیا کر۔ پارہ الیہ یرد۔ سورہ شوری۔ رکوع ۴۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ اور کام انکا
انکے آپسمیں مشورہ کر لینا ہے۔ پارہ وقال الذین۔ سورہ فرقان۔ رکوع ۶۔ وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ
لَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا بندے خدا کے وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہیں بیجا خرچ کرتے اور نہیں
تنگی کرتے بلکہ ہوتا ہے درمیان اسکے معتدل ✝

کلام رسول مقبول ۔ مشکوۃ باب السلام۔ فصل ۳۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ النَّبِیُّ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی
اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رواہ البیہقی۔ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم گھر
میں داخل ہو تو رہنے والوں پر سلام کرو اور جب تم نکلو تو گھر کے رہنے والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ وعن انس
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ رواہ الترمذی
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے میرے بیٹے جسوقت تو اپنے گھر کے لوگوں پر داخل ہووے تو سلام کر یہ سلام برکت
ہوگا تجھپر اور تیرے گھر والوں پر۔ ایضا۔ باب فضل الصدقہ۔ فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰی
کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ

قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ
فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ متفق علیہ ابی موسی اشعری سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ہر مسلمان پر خیرات
دینا لازم ہی لوگون نی کہا کہ اگر خیرات کرنے کی لئی اوسکی پاس کچھہ نہو تو وہ کیا کری آپنی فرمایا کہ اوسکو چاہئی کہ اپنی
ہاتھون سی کام کری اور اوس کمائی سی اپنی ذات کو بہی نفع پہونچائی اور خیرات بہی دی اسپر لوگون نی عرض کیا کہ
اگر وہ ہاتھون سی کام کاج نہین کرسکتا تو پہر کیا کری آپنی فرمایا کہ وہ حاجتمند صاحب غم کی مدد کری۔ لوگون نی کہا کہ
اگر یہہ بہی نہ کرسکی آپنی فرمایا کہ لوگونکو نیکی کا حکم دی۔ پہر لوگون نی عرض کیا کہ اگر یہہ بہی نہ کرسکی آپنی فرمایا کہ اپنی
آپکو لوگون سی بدی کرنیسی بچائی بس یہی اوسکی لئی خیرات ہوگی۔ مشارق الانوار۔ باب۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ رواہ البخاری۔ جابر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ تم لوگونمین بہتر وہ آدمی ہی جو قرض
کے ادا کرنے مین اچہا ہو۔ مشکوۃ۔ باب العلم فصل ۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْہُ
النَّاسَ رواہ الدارمی۔ ابن مسعود سی روایت ہی کہ حضرت نی مجکو فرمایا کہ علم پڑہو اور لوگونکو پڑہاؤ۔ مشارق الانوار
باب۔ عَنْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ
فَاعِلِهٖ رواہ مسلم۔ ابو مسعود انصاری سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلاویگا تو اوسکو کرنی
والی کی برابر ثواب ملیگا۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَيْسَ مِنَّا مَنْ
لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔ ابن عباس سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ہماری طریقہ پر وہ شخص نہین ہی کہ
جو چہوٹون پر رحم اور بڑون کی عزت نہ کری۔ صحیح مسلم وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ
عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِیْ۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ سلام کری چہوٹا بڑی کو اور گذرنیوالا بیٹہی ہوئی کو اور تہوڑی لوگ بہتونکو اور سوار پیادہ چلنے والی کو۔
صحیح بخاری و مسلم۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِیْهِ
وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا۔ ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہ اوٹہائی کوئی شخص کسی شخص کو اوسکی جگہہ سی
پہر بیٹہی اوس جگہہ ولیکن کہی کہ کشادہ کرو اور جگہہ دو۔ مشکوۃ باب الحذر والتانی۔ فصل ۲۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا
قَالَ لِلنَّبِیِّ اَوْصِنِیْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِیْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا
فَاَمْسِكْ رواہ فی شرح السنہ۔ انس سی روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سی کہا کہ آپ مجکو وصیت فرمائی۔ آپنی فرمایا کہ
جس کام کو تو کری اوسکو اوسکا انجام دیکہکر کر بس اگر تو اوسکی انجام مین کچھہ بہتری دیکہی تو کر اور اگر اوسمین

گمراہی کا اندیشہ کری تو ہٹ جا۔ صحیح بخاری ومسلم۔ عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّی اُوْتٰی وَاُسْاَلُ وَ تُطْلَبُ اِلَیَّ الْحَاجَةُ وَاَنْتُمْ عِنْدِی فَاشْفَعُوا لِتُوْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْ نَبِیِّہٖ مَا اَحَبَّ حضرت نی فرمایا کہ میری پاس آکر لوگ سوال کرتی ہین اور مجھسی حاجت مانگتے ہین اور تم میری پاس ہوتی ہو تو سفارش کیا کرو تاکہ ثواب پاؤ اور اللہ تعالی اپنی نبی کی ہاتھون پر جو چاہتا ہی حکم کرتا ہی۔ ابوداود۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحَلُّ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔ حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ سب سے زیادہ حلال جو آدمی کہاوی وہ اوسکی اپنی ہاتھ کی کمائی ہی اور ہر ایک بیع مبرور جسمین کچھ خرابی نہو۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلة۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْآةُ اَخِیْہِ فَاِذَا رَاٰی فِیْهِ شَیْئًا فَلْیُمِطْهُ عَنْهُ۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ تم مین سی ہر ایک اپنی بہائی کا آئینہ ہی تو جب اوسمین کوئی بات دیکھی تو چاہیی کہ اوسکو اوس سی دور کری*

اقوال صحابہؓ۔ ادب المفرد۔ باب ۴۸۳۔ قال ابن عباسؓ لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مت داخل ہو کسی گھر مین اپنی گھرون کی سوا یہانتک کہ پہلے اجازت حاصل کرلو اور سلام کرو اونکی رہنی والون پر۔ ایضاً۔ باب ۴۹۸۔ قال جابرؓ یستاذن الرجل علی ولده وامه وان کانت عجوزا واخیه واخته وابیه۔ جابر کہتے ہین کہ آدمی اجازت لیکر اپنی بیٹی وماں وبہائی وبہن اور باپ کے پاس آدی۔ ایضاً۔ باب ۴۷۰۔ عن انس بن مالک انه مر علی صبیان فسلم علیهم وقال کان النبی ﷺ یفعله انس بن مالک لڑکون کی پاس سی گذری اور اونپر سلام کیا اور فرمایا کہ پیغمبر خدا ﷺ بہی لڑکونکو سلام کیا کرتی تہی۔ احیاء العلوم۔ جلد ۱۔ فصل الرابع فی صدقة التطوع۔ وکان عمرؓ یقول اللهم اجعل الفضل عند خیارنا لعلهم یعودون به علی اولی الحاجة منا۔ اور حضرت عمرؓ یہ فرمایا کرتے تہے کہ اے خدا تعالی مال اور دولت ایسی شخصونکو دیجو ہم مین سی بہتر ہون تاکہ وہ اوس سی حاجتمندون کی دستگیری کرین۔ وقال عمرؓ ان الاعمال تباهت فقالت الصدقة انا افضلکن۔ حضرت عمرؓ نی فرمایا کہ اعمال نے ایکدوسری پر فخر کیا تو خیرات نی کہا کہ مین سب سی افضل ہون۔ ایضاً۔ باب فضیلة التعلم۔ قال ابو الدرداءؓ کن عالما او متعلما او مستمعا ولا تکن الرابع فتهلک۔ ہو تو پڑہانیوالا یا پڑہنی والا یا سننی والا اور نہو چوتہا (یعنی جاہل) پس ہلاک ہوگا۔ ایضاً۔ فضیلة التعلیم۔ قال ابن عباسؓ معلم الناس الخیر یستغفر له کل شیء حتی الحوت فی البحر۔ ابن عباس فرماتے ہین کہ جو شخص لوگونکو بہتر بات سکہاتا ہی اوسکی لئی تمام چیزین یہانتک کہ سمندر کی مچھلیان بخشش مانگتی ہین۔ منبہات۔ باب الثلاثی۔ قال عمرؓ حُبِّبَ اِلَیَّ

من الدنیا ثلث الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والثوب الخلق حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مجکو دنیا کی تین چیزین پسند ہین۔ اچھی بات بتانا اور بُری بات سے روکنا اور پرانا کپڑا۔ ایضاً۔ باب الرباعی۔ وعن عثمانؓ وجدت حلاوة العبادة فی اربعة اشیاء اولها فی اداء فرائض الله والثانی فی اجتناب محارم الله والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب الله والرابع فی النہی عن المنکر اتقاء غضب الله حضرت عثمانؓ کہتے کہ مینے عبادت کی حلاوت چار چیزون مین پائی پہلے اللہ کے فرض ادا کرنے مین دوسری اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون سے بچنے مین تیسری نیک کام بتانے مین وہ بھی ثواب حاصل ہونے کے چوتھی بری کام کو روکنے مین خدا کی ڈر سے۔ احیاء العلوم۔ جلد باب فضل الکسب وقال ابن مسعودؓ انی لاکرہ ان اری الرجل فارغا لا فی امر دنیاہ ولا فی امر آخرته ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کو بیکار دیکھون نہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ دین کا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین علاوہ اون ضروری بہت سی عمدہ باتون کے جنکے بتانے مین عیسوی تعلیم بالکل قاصر رہی ہے اور محمدیؐ تعلیم مین بخوبی مصرح ہین بعض باتین جو انجیل مین بتائی گئی ہین اونسے قرآن کی تعلیم بدرجہا عمدہ ہے۔ مثلاً انجیل مین لکھا ہے کہ جب تم کسی کے گھر مین جاؤ تو سلام کرو۔ مگر قرآن مین حکم ہے کہ بغیر اجازت مالک گھر کے کسی کے گھر مین اندر داخل ہو جاؤ اور جب اجازت لیکر کسی کے گھر مین جاؤ تو گھر کے رہنے والون پر سلام کرو۔ پھر انجیل مین لکھا ہے کہ پھر دالپس لینے کی امید پر قرضہ مت دو۔ اور قرآن کہتا ہے کہ واپس پانے کی امید پر کسی کو قرضہ حسنہ یعنی بغیر سود کے دو۔ اور ظاہر ہے کہ واپس نہ پانے کی امید پر ہزار مین سے شاید ایک آدھ ہی آدمی کسی کو قرضہ دیسکیگا اور واپس پانے کی امید سے سینکڑون قرض دے سکتے ہین اور حاجتمندون کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ پس انجیل کی قید واپس لینے کی نا امید نے گویا ہزارہا اشخاص کی دستگیری کا دروازہ بند کر دیا +

فصل ششم

عورت مرد کی معاشرت اور پردہ کا بیان

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ - آیت ۳۱ - یہہ بھی لکھا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اوسے طلاقنامہ لکھ دے ۳۲ پر مین تمھین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیوے اوسے زنا کرواتا ہے اور جو کوئی اوس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے +

کلام حواریین - نامہ افسیون باب ۵ - آیت ۲۲ - اے عورتو اپنے شوہرون کی ایسی فرمانبردار رہو جیسے خدا

کی ۲۵- ای مردو اپنی جورونکو پیار کرو جیسا مسیح نی بھی کلیسیا کو پیار کیا- ۲۸ یون ہی مردو نپر لازم ہی کہ اپنی عورتونکو پیار کرین جیسی اپنی بدن کو جو اپنی جورو کو پیار کرتا ہی سو آپکو پیار کرتا ہی- ۲۹ کیونکہ کسی نے اپنی جسم سی کبھی دشمنی نہ کی بلکہ وہ اوسی پالتا اور پوستا ہی- ۳۳ بہرحال ہر ایک تم مین سی اپنی اپنی جورو کو ایسا پیار کری جیسا آپکو اور عورت اپنی شوہر کا ادب کری- نامہ اقرنتیان اباب ۷- آیت ۳- خصم جورو کا حق جیسا چاہیے ادا کری اور ویسا ہی جورو خصم کا- ۴ جورو اپنی بدن کی مختار نہین بلکہ خصم مختار ہی- اسیطرح خصم بھی اپنی بدن کا مختار نہین بلکہ جورو- نامہ قلسیون باب ۳- آیت ۱۸- ای عورتو جیسا خداوند مین مناسب ہی اپنی اپنی خصم کی فرمانبرداری کرو- ۱۹- ای مردو اپنی جورونکو پیار کرو اور اونسی کڑوی نہو- نامہ طیطس باب ۲- آیت ۴ وی اپنی خصمون اور بچونکو پیار کرین اور پرہیزگار اور پاکدامن اور گہر مین رہنی والیان اور خوش مزاج اور اپنی خصمون کی کہنے مین ہووین- نامہ اطماؤس باب ۲- آیت ۹- اور یون ہی عورتین بھی شائستہ طور پر شرم اور تمیز کی ساتہ آپکو سنوارین نہ کہ بال گوندہنی اور سونی اور موتیون اور قیمتی لباس سی- ۱۰ بلکہ آپکو نیک کامون سی سنوارین اجیسا چاہیے کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سی سیکھی ۱۲- اور مین پروانگی نہین دیتا کہ عورت سکہلاوی یا آپ شوہر پر حاکم بن بیٹھے بلکہ خاموشی کی ساتہ رہی- باب ۵- آیت ۱۴- اسواسطی میری مرضی یہہ ہی کہ جوان بیوگان بیاہ کرین بچی جنین اور گہربار کا انتظام کرین- نامہ اقرنتیان اباب ۱۱- آیت ۵ ہر عورت جو بغیر سر ڈہنپی دعا یا نبوت کرتی ہی سو اپنی سر کو بیحرمت کرتی ہے کیونکہ یہہ اوسکی سر مونڈنی کے برابر ہی ۶- اگر عورت اوڑہنی نہ اوڑہی تو اوسکی چوٹی بھی کٹ جاوے باب ۱۵- ۳۴ تمہاری عورتین کلیسے مین چپکی رہین کہ اونہین بولنی کا حکم نہین ہی- ۳۵- اور اگر وی کچھہ سیکھا چاہین تو گہر مین خصم سی پوچہین کیونکہ شرم کی بات ہی کہ عورتین کلیسے مین بولین +

کلام الٰہی- پارہ ۲ سیقول- سورہ بقر- رکوع ۲۹- اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ- طلاق رجعی (یعنے جسکے بعد مرد کو رجوع کر لینا جائز ہے) دوبار ہی پس اسکی بعد یا تو اچھیطرح سی عورت کو اپنی پاس رکھنا ہی یا چھوڑ دینا ہی اوسکو اچھی طرح سی- وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جب تم طلاق رجعی دو عورتونکو پس پہونچین میعاد اپنی کو (جو تین ماہ ہی) پس اسکی بعد یا تو اونکو نگاہ رکھو اچھیطرح سے یا چھوڑ دو اونکو اچھیطرح سی اور مت نگاہ رکھو اونکو اذیت دینی کی لئی تاکہ تم زیادتی کرو اور جو کوئی کری ایسی بات پس تحقیق اوسنی ظلم کیا اپنی جان پر- پارہ ۲۸ قد سمع اللہ- سورہ طلاق رکوع ۱- اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اور جب تم طلاق دو عورتونکو تو طلاق دو اونکو اونکی عدت کے وقت اور گنو تم عدت
کو اور اپنے اللہ پروردگار سے ڈرو اور مت نکالو اونکو گھرون سے اور نہ وہ نکلین مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر تو پہر
اونکا نکالدینا جائز ہے۔ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ
وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ رکھو اونکو جہان تم رہتے ہو مقدور اپنے سے اور مت ایذا دو اونکو تا کہ تنگی کرو تم
اونپر اور اگر ہووین وہ حاملہ پس خرچ کرو اونپر یہانتک کہ رکھین حمل اپنا پس اگر دودہ پلاوین تمہارے کہنے سے
پس دو اونکی مزدوری اور موافقت رکھو آپسمین اچھی طرح۔ پارہ لن تنالوا سورہ نساء رکوع ۱۔ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ
پس نکاح کرو اون عورتون سے جو خوش آوین تمکو۔ پارہ والمحصنت سورہ نساء۔ رکوع ۴ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ نکاح کرنے
والے نہ پانی ڈالنے والے یعنے عورتونکو صرف شہوت رانی کے لیے نہین بلکہ حصول اولاد اور ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کے لیے نکاح کرو
پارہ لن تنالوا۔ سورہ نساء۔ رکوع ۳ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ اور عورتون کے ساتھ اچھی طرح سے زندگانی کرو اور اگر نا پسند رکھو تو بھی صبر
کرو کیونکہ شاید جس چیز کو تم ناپسند کرو اور اللہ اوسمین بہت بھلائی ظاہر کرے۔ پارہ سیقول سورہ بقر
رکوع ۲۳۔ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عورتین تمہارے لیے پردہ ہین اور تم اونکے لیے پردہ ہو۔
تفسیر احمدی مین لکھا ہے کہ یہہ آیت مرد و عورت کے حق مین کمال اختلاط اور نہایت ملاپ کی تشبیہ ہے یعنے مرد و عورت
کو ایکدوسرے کے ساتھ اسطرح سے ہونا چاہیے جیسے لباس کو لابس کے ساتھ ملاپ ہوتا ہے۔ پارہ اتل ما اوحی سورہ روم
رکوع ۳۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔ اور یہہ اوسکی نشانیون سے ہے کہ تمہارے آپسمین سے عورتونکو پیدا
کیا تا کہ تم اونکی طرف متوجہ ہو کر آرام پکڑو اور پیدا کیا تمہارے درمیان پیار اور مہربانی۔ تحقیق اسمین البتہ نشانیان
ہین واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین۔ پارہ سیقول سورہ بقر۔ رکوع ۲۸ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ اور
عورتون کے لیے مردون پر حق ہین جیسے مردون کے لیے عورتون پر حق ہین۔ پارہ والمحصنت سورہ نساء۔ رکوع
۲۰۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔ مرد قیام رکھنیوالے ہین عورتون
پر کیونکہ اللہ نے بزرگی دی ہے بعض کو بعض پر اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے مالون سے خرچ کرتے ہین پس نیکبخت عورتین
مردون کی فرمانبردار ہین اونکے مال و آبرو کی پیٹھ پیچھے نگہبانی کرنیوالی ہین خدا کی محافظت سے اور جن عورتون
کی سرکشی سے تم ڈرتے ہو۔ اونکو نصیحت کرو اور چھوڑ دو اونکو خوابگاہون مین اور مار پیٹ کرو اونکو پس اگر وہ
تمہارا کہنا مان لین تو اونپر اور کوئی سبیل مت ڈھونڈو۔ پارہ ۱۸ قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور نکاح کر دو اپنی رانڈون کا اور اپنے لائق غلامون و لونڈیون کا اگر
وہ فقیر ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے اونکی حاجت روائی کر دیگا اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ پارہ ۲ سیقول
سورہ بقر۔ رکوع ۲۸۔ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ پس کنارہ کرو عورتون سے
حیض مین اور اونکے نزدیک مت جاؤ یہانتک کہ پاک ہون پس جب پاک ہوجاوین تو آؤ اونکے پاس جہان سے
حکم کیا ہے اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور دوست رکھتا ہے پاک کرنیوالونکو۔ پارہ ۱۸
قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ کہہ مسلمان
مردونکو بند کرین اپنی آنکھین اجنبی عورتون کے دیکھنے سے اور نگاہ رکھین اپنی شرمگاہ کو یہہ اونکے لئے بہت پاکیزہ
ہے تحقیق اللہ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے اور کہہ مسلمان عورتونکو کہ بند کرین اپنی آنکھین اجنبی مردون
کے دیکھنے سے اور محافظت کرین اپنی شرمگاہ کی اور نہ ظاہر کرین اپنا بناؤ مگر جو اوسمین سے ظاہر ہے اور چاہئے کہ اپنے
گریبان پر اوڑھنیان ڈالین اور نہ ظاہر کرین اپنا بناؤ مگر اپنے خاوندون یا اپنے باپون یا اپنے خسرون یا اپنے

بیٹون یا اپنی خاوندون کی بیٹون یا اپنی بھائیون یا اپنی بھتیجون یا بھانجون یا اپنی عورتون سی یا جنکے مالک
داہنی ہاتھ اونکی یا طفیلی غیر حاجت والی مردون سی یا اون لڑکون سی جو عورتون کی چھپی باتون پر واقف نہین
اور نہ مارین اپنی پاؤن زمین پر تاکہ معلوم ہوجاوی وہ چیز جو چھپاتی ہین اپنی زینت سی اور ای سب مومنون
اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ احزاب۔ رکوع ۸۔ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ ای نبی کہہ اپنی بیبیون و بیٹیون او مسلمان بیبیونکو اپنے اوپر بڑی چادرین اوڑھ
نکلین یہہ بہت عمدہ ہی اسلئی کہ وہ پہچانی جاوین پس نہ ایذا دیجاوین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ❊

کلام رسول مقبول ؐ۔ مشکوۃ۔ باب الطلاق۔ فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ؐ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ
اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ رواہ ابوداود۔ ابن عمرؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بہت ناپسند حلال چیزون سی خدا
کے نزدیک عورت کو طلاق دینا ہی۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا
فِیْ غَیْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ رواہ احمد والترمذی وابوداود۔ ثوبان سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی
فرمایا کہ جو عورت بغیر ضرورت کی اپنی خاوند سی طلاق مانگی اوسپر بہشت کی خوشبو حرام کی گئی ہی۔ ایضاً۔ باب عشرۃ النساء
فصل ۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ خَیْرُكُمْ خَیْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُكُمْ لِاَهْلِیْ رواہ الترمذی
عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے جو اچھا ہی اپنی بیوی کی ساتھ اور مین اچھا ہون
اپنی اہل کے ساتھ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ
اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رواہ الترمذی۔ عائشہؓ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ تحقیق کاملترین مومنون کا ایمان میں
وہ شخص ہی جو بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ؐ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ رواہ الترمذی۔ ابوہریرہؓ سی
روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ کاملترین مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہی جو بہت اچھا ہو خلق مین اور بہتر تم
مین وہ شخص ہین جو بہتر ہون اپنی عورتون سی۔ ایضاً۔ فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ
اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ
ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔ متفق علیہ ابوہریرہ سی روایت
ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ قبول کرو وصیت عورتون کی حق مین بھلائی کی کیونکہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی

ہی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر تو اوسکو سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا
اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج ہی رہیگی اور میری وصیت عورتون کو حق مین قبول کرو۔ عن ابی ہریرۃ
قال رسول اللہ صلعم لَا یَفْرَکْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَۃً اِنْ کَرِہَ مِنْہَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْہَا اٰخَرَ۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن مرد مومن عورت سے ناخوش نرہے اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری
خو سے۔ ایضاً فصل دوم۔ عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما حق
زَوْجَۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَہَا مِمَّا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْہَا مِمَّا اکْتَسَبْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْہَ وَلَا
تُقَبِّحْ وَلَا تَہْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔ حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہی کہ میری باپ نے حضرت سے پوچھا کہ مرد پر
عورت کا کیا حق ہی آپنے فرمایا کہ جو آپ کھاوی اوسی عورت کو کھلادی اور جو آپ پہنے اوسی عورت کو پہنادی اور
اوسکی موہنہ پر نہ ماری اور اُسکی مذمت نکری اور بغیر گھر کی اوسکو اکیلا نہ چھوڑی۔ ایضاً کتاب النکاح۔ فصل ا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلدُّنْیَا کُلُّہَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا سب دولت ہی اور دنیا مین سے اچھی دولت عورت نیکوکار ہی۔ فصل ۲
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ۔ نکاح کرو اون عورتون سے جو خاوند
کو دوست رکھنے والی اور بہت جننے والی ہون (یہہ دونون باتین عورتون کی خویشون سے بخوبی معلوم ہوسکتی ہین)
ایضاً باب عشرۃ النساء۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ
اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِہَا وَلَا فِیْ مَالِہَا بِمَا یَکْرَہُ۔ رواہ النسائی۔ ابوہریرہ
سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہی فرمایا کہ وہ عورت جو خوش کری اپنے خاوند کو جسوقت
کہ وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ کوئی حکم کری تو اوسکو بجالاوی اور نہ اپنی ذات اور نہ اپنے مال مین ایسا طرح کا خلاف
کری جسکو خاوند ناخوش رکھے۔ ایضاً۔ فصل ۲۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَ
زَوْجُہَا عَنْہَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ رواہ الترمذی۔ ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت مر جاوے
اوسحالمین کہ خاوند اوسکا اوسسے راضی ہو بہشت مین داخل ہوگی۔ مشکوۃ۔ باب النظر الی المخطوبۃ۔ فصل ۲ عن بریدہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ۔
رواہ احمد والترمذی۔ بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت نے علی کو فرمایا کہ اے علی نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنی ایکبار نظر
جو ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر نہ دیکھ اوسکو کیونکہ جائز ہی تیری لیے پہلی نظر جبکہ بغیر قصد کی ہو

Marfat.com

ہو اور جائز نہیں ہی تیرے لئے دوسری نظر- ایضاً- فصل ۳- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ- رواہ البیہقی- حسن سے روایت ہی کہ حضرت نبی فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قصداً دیکھنے والی بیگانی عورت کو اور قصداً اپنا آپ دکھانیوالی عورت کو +

اقوال صحابہؓ

احیاء العلوم- جلد ۲- باب عشرۃ النساء- وقال عمرؓ ینبغی للرجل ان یکون فی اھلہ مثل الصبی فاذا التمس ما عندہ وجد رجلاً- حضرت عمرؓ نے کہا ہی کہ مرد کو چاہیئے کہ اپنے گہر مین مثل بچہ کی رہے اور جسوقت اوسکے پاس کی چیز طلب کیجاوے تو مرد ہو جاوے- وقال علیؓ لا تکثر الغیرۃ علی اھلک فترمی بالسوء من اجلک- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے گہر والی پر زیادہ غیرت نکرو ایسا نہو کہ تمہارے ہی سببسے وہ بدنام ہو جاوے- ایضاً باب آفات النکاح وفوائدہ- وکان عمر بن الخطابؓ یقول ما اعطی العبد بعد الایمان باللہ خیراً من امراءۃٍ صالحۃٍ وان منھن غنماً لا یحذی منہ ومنھن غلاً لا یفدی منہ- حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تہے کہ بندہ کو ایمان کے بعد کوئی چیز نیکبخت عورت سے بہتر مرحمت نہین ہوئی اور عورتوں مین بعض ایسی غنیمت ہوتی ہین کہ کوئی عطا اونکا عوض نہین ہو سکتی اور بعض طوق گردن ہوتی ہین کہ اونسے کسی فدیہ کے عوض رہائی نہین ہوتی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین جو محمدی تعلیم درج ہوئی ہے عورتون کی نسبت اوسکے احکام بلحاظ بیانات انجیل کے مجبوراً غیر ترتیب دار درج کئے گئے ہین حالانکہ اونکی ترتیب وار پڑہنے سے اظہر من الشمس ہے کہ محمدی تعلیم مین عورتون کے بارہ مین جس خوبی و خوش اسلوبی سے امور معاشرت اور انکے حقوق وغیرہ کا بیان ہوا ہی عیسوی تعلیم اوسکے بیان سے بالکل قاصر ہے دیکہو محمدی تعلیم نے نکاح سے پہلے گو عورت کو دیکہہ لینے اور پسند کر لینے کی اجازت دیدی ہے تاکہ پیچہے ناراضی پیدا نہو مگر بہ نسبت ظاہری حسن کے عورت کی بڑی خوبی اوسکی نیکو کاری اور جننا سونا بتایا اور یہہ حکم دیا کہ عورت شہوت رانی کی غرض کے لئے نہین بلکہ اولاد کی جننے کے واسطے کرنی چاہیئے اور اس عمدہ قید کے لگا دینے سے فاحشہ عورتون سے نکاح کو ناپسند کر کے عورت و مرد کی باہمی تعلق کو دائمی کر دیا پہر ولہن مثل الذی علیہن مین اونکے باہمی حقوق کی مساوات بیان کر کے اور ہن لباس لکم اور خلق لکم من انفسکم اور عاشروہن بالمعروف مین اونکے ساتہہ کمال اختلاط برتنے اور پیار و محبت سے رہنے اور دونون کو ایکدوسرے کی عزت و مال کا پاس و لحاظ رکہنے کی تاکید و ترغیب دیکر اس امر کا اظہار فرمایا کہ اگر کسی باعث سے بی بی ناپسند اور ناگوار ہو تب بہی اوسسے اچہا ہی سلوک کرو اس سلوک کے بدلے

ہم تمکو بہت سی بہلائی دینگی اور بحالت بیفرمانی عورتون کی مردونکو اوس قدرتی فوقیت سی جو اونکو اونپر حاصل ہی آیت فعظوہن واہجروہن مین سمجہانی اور زجر و توبیخ وغیرہ تدابیر کی اجازت دی لیکن جب یہ تدبیر کارگر نہو اور باہمی معاشرت مرد و عورت مین بالکل فتور واقع ہوکر دلی روابط ٹوٹ جائین تو صرف جسمانی تعلق کو جو ایک جسم بلا روح ہی عالم الغیب نی پسند نہ فرمایا اور خواہ نخواہ عورت کو مردونکی بند مین رکہنا منظور نہ کرکی مرد کو بحالت اشد ضرورت طلاق کی اجازت دی لیکن چونکہ وہ اوسکی نزدیک ابغض الحلال تہی اسلئے صرف ایک ہی طلاق کی اور تین ماہ تک باہمی مصالحت کی مہلت دیکر اونکو اپنی گہر مین رکہنی اور گذارہ دینی کا حکم دیا تاکہ اس عرصہ مین روزمرہ کی یکجا رہنی سی شاید مرد کی رنجش دور ہوجاوی یا عورت ہی راہ راست پر آجاوی اور مرد اوس سی رجوع کرلیوی۔ بخلاف اسکی انجیل مین جو عورتون کی طلاق کی نسبت یہ قید لگائی گئی ہی کہ بغیر زنا کی عورت کو نہ چہوڑا جاوی۔ اس قید سی گو بظاہر طلاق کا انسداد مد نظر رکہا گیا ہی مگر در اصل اس قید سی بڑی قباحتین پیدا ہوتی ہین اور زناکاری کو ترقی متصور ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جب کسی عورت یا مرد کا کسی ناگزیر ناتفاقی کی سبب سی ایکدوسری کو چہوڑنیکا ارادہ ہوگا تو وہ اپنی مخلصی رہائی کی لئی بجز اسکی اور کوئی چارہ نہ دیکہیگا کہ خواہ نخواہ زناکاری کا مرتکب ہو۔ محمدی تعلیم مین جو عورتون کی پردہ کا حکم ہی وہ ایسی اصول برجستہ اور خوبیون پر مبنی ہی کہ اوسسی بڑی بڑی برائیون کا انسداد اور بچاؤ متصور ہی چنانچہ مسلمانون کی دیکہا دیکہی اکثر غیر اقوام نی بہی پردہ کی رسم کو پسند کرکی اسکو اپنی یہان جاری کردیا حتی کہ اب بعض عیسائی بہی اس عمدہ اصول کو پسند کرنی لگی ہین مگر عیسائی تعلیم کی آزادی نسوان اونکو کچہہ کرنی نہین دیتی۔ اگرچہ انجیل کہتی ہی کہ جو کوئی شہوت سی کسی عورت پر نگاہ کری وہ اپنی دل مین اوسکی ساتہہ زنا کرچکا۔ مگر قرآن کہتا ہی کہ مرد بیگانی عورتونکو نہ دیکہین اور نہ عورتین بیگانی مردونکو دیکہین اور نہ اونپر اپنا بناؤ سنگار ظاہر کرین جسسی شہوت سی ایکدوسری کو دیکہنی کی نوبت پہونچی۔ تمام جہان کی عقلا اس بات پر متفق ہین کہ نظر ایک ایسا ناگہانی تیر ہی کہ اوسسی آدمی کو ایسی ایسی قباحتون و بلیات کا سامنا پڑجاتا ہی کہ جسکا کچہہ بیان نہین ہوسکتا چنانچہ ایک صاحب کا قول ہی سہ تہی نظر یا کہ جی کی آفت تہی + وہ نظر ہی وداع طاقت تہی + ہوش جاتا رہا اک نگاہ کی ساتہہ + صبر رخصت ہوا اک آہ کی ساتہہ۔ پس اگر انجیل کا ناطق عالم الغیب ہوتا تو وہ قرآن کیطرح شہوت سی ایکدوسری کو دیکہنی کا منبع ہی بند کردیتا۔

پہر کثرت ازدواج جسکی توریت مین انبیای سابق مثل ابراہیم و موسی و داؤد و سلیمان وغیرہ کی بہت سی بیبیان نکاح مین لانی سی عام اباحت تہی کہ جتنی مرد چاہی لی بیان کرلی اور انجیل کی بعض اشارہ صرف ایک ہی بی بی کی

اجازت دیتی ہو۔ قرآن نے اس افراط و تفریط کا ہطرح پر فیصلہ کردیا کہ پہلی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی و ثلث و رباع کی ارشاد دیکر بی تعداد و کثرت کو روک کر چار تک اوسکی حد مقرر فرمائی۔ پہر وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ کو فرمان۔ اجبلالازعان مین عدالت کی ایک ایسی اخلاقی شرط لگادی کہ خواہ نخواہ آدمی ایک ہی بی بی کرسکی اور اسطرح پہ فیصلہ ہلکی صادر فرمایا کہ توریت والی بلا تعداد و کثرت ازدواج کی قباحتین تو اظہر من الشمس ہی ہین اور انجیل کے بموجب صرف ایک عورت پر مجبور رہنے مین یہہ قباحت تہی کہ نکاح سے اہم فائدہ یہہ مدنظر ہوتا ہے کہ توالد و تناسل کا سلسلہ جاری ہو اور گہربار کا بندوبست قائم رہے مگر جب بعد نکاح کے عورت عقیمہ نکلی یا کسی بیماری اور حادثہ مین مبتلا ہوکر گہر کے کسی کاروبار اور مرد کے لائق نرہی تو پہر انجیل کے رو سے نہ تو اوسکو مرد طلاق دے سکتا تہا اور نہ اوسکے ہوتے کوئی دوسری بی بی کر سکتا تہا۔ گویا اوسکی زندگی ہی حرام و برباد گئی۔ پس ان حالتین قرآن نے بیجا کثرت اور وحدت ازدواج کی ہر دو قباحتون کا انسداد فرما کر سب ضرورتون کی سبیل بتا دی۔ فافہم +

فصل ہفتم

احکام درباره احسان باقربا و ہمسایہ و یتیمان و بیوگان و غلامان و مسافران و قیدیان و غربا و خدمت گذاری آقا وغیرہ

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۱۹۔ آیت ۱۹۔ اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپکو۔ باب ۲۲۔ آیت ۳۹ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو +

کلام حواریین۔ نامہ امطاؤس باب ۵۔ آیت ۸۔ اگر کوئی اپنون کی اور خاصکر اپنے ہی گہر کی خبرگیری نکرے تو ایمان سے منکر اور بی ایمان سے بدتر ہے۔ نامہ رومیان باب ۱۵۔ آیت ۲۔ ہر کوئی ہم مین سے اپنے پڑوسی کو اوسکی بہلائی کے لئے خوش کرے تاکہ اوسکی ترقی ہو۔ نامہ یعقوب باب ۱۔ آیت ۲۷۔ وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک اور بے عیب ہے۔ یہی ہے کہ یتیمون اور بیوون کی مصیبت کے وقت اونکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکہنا۔ نامہ رومیان باب ۱۲۔ آیت ۱۳۔ مقدسون کی احتیاج مین شریک ہو مسافر پروری مین مشغول رہو۔ نامہ عبرانیان باب ۱۳۔ آیت ۲۔ مسافر پروری کو مت بہولو۔ نامہ اپطرس باب ۴۔ آیت ۹۔ آپس مین بے کڑکڑائے مسافر دوست رہو نامہ عبرانیان باب ۱۳۔ آیت ۳۔ قیدیونکو یون یاد کرو گویا تم اونکے ساتھ قید مین شریک ہو اور ایسا ہی اونکو جو رنج مین ہین یاد کرو کہ تمہارا بہی اونہین کا سا جسم ہے۔ نامہ افسیون باب ۶۔ آیت ۵۔ اے خدمتگارو تم اونکے جو جسم کی نسبت تمہارے خداوند ہین اپنی نیتون کی صفائی سے ڈرتے تہرتہراتے ہوئے ایسے فرمانبردار رہو جیسے

Marfat.com

مسیح کی ہو۔ ۶۔ اور آدمی کی خوشامد کرنیوالونکی طرح دکہانیکو نہین بلکہ مسیح کی بندون کی مانند دل سے خدا کی مرضی پر چلو
۷۔ اور خوشی سے نوکری کرو آدمیون کی جانکر نہین بلکہ خداوند کی ۸ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کچہہ اچہا کام کریگا کیا غلام
کیا آزاد خداوند سے ویسا ہی پاویگا۔ ۹۔ اے خداوندو تم بہی انسے ایسی ہی کرو اور دہمکی دینے مین اعتدال سے کام
بجاو کہ تم جانتے ہو تمہارا بہی خاوند ہے جو آسمان پر ہے اور وہ کسی کی ظاہر پر نظر نہین کرتا۔ نامہ قلسیون باب ۳
کی آیت ۲۲۔ اے نوکرو تم اونکی جو دنیا مین تمہاری خاوند ہین سب باتون مین فرمانبردار رہو پر نہ خوشامدی لوگون
مانند دکہانے کو بلکہ صاف دل سے۔ باب ۴۔ آیت ۱۔ اے خاوندو نوکرون کی ساتہہ عدل کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بہی
ایک خاوند ہے جو آسمان پر ہے ✦

کلام الہی۔ پارہ ۲۱ اتل۔ سورہ روم۔ رکوع ۴۔ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ پس دی قرابت والی کو حق اوسکا اور فقیر کو اور مسافر کو یہہ بہت بہتر ہے اون لوگون کی لئے جو خدا کی رضامندی کا ارادہ رکہتے ہین اور یہی لوگ فلاح پاوینگے۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ۔ اور دی قرابت والی کو اوسکا حق اور مسکین کو اور مسافر کو۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نساء۔ رکوع ۲ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک لاو ساتہہ اوسکی کسی چیز کو اور احسان کرو ماباپ اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور ہمسایہ قرابت والی اور ہمسایہ اجنبی اور ہمسایہ مل بیٹہنے والی اور مسافر اور غلامون کی ساتہہ۔ تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کرنیوالی شیخی کرنیوالی کو نہ اون لوگونکو جو بخیلی کرتی اور لوگونکو بخیلی کرنیکا حکم دیتے ہین اور جو چیز خدا نی اپنی فضل سے اونکو دی ہے اوسکو چہپاتے ہین اور تیار کیا ہے ہمنے کافرونکی لئے عذاب ذلیل کرنیوالا۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر۔ رکوع ۲۲۔ لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ

فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ - نہین بھلائی
یہہ کہ پھیرو تم اپنے مونہہ کو مشرق اور مغرب کیطرف لیکن بھلائی اوس شخص کو ہے جو ایمان لائے ساتہ اللہ اور دن
اور کتابون اور پیغمبرون کے اور دے مال باوجود اوسکی محبت کے قریبیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
اور سوالیون کو اور غلام آزاد کرانے مین اور قایم کرے نماز اور دے زکوٰۃ اور پورا کرنیوالے اپنے عہد کو جبکہ عہد
کرلین اور صبر کرنیوالے فقیری مین اور بیماری کی تکلیف مین اور خوف کے وقت یہی ہین وہ لوگ جو سچے ہوئے اور
یہی ہین وہ لوگ جو بچنے والے ہین - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۶ - قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ
الْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ - کہہ جو
کچھہ تم خرچ کرو مال سے پس دو ماباپ اور قرابت والون اور یتیمون اور فقیرون اور مسافرونکو اور جو کچھہ کرو تم
بھلائی سے پس تحقیق اللہ اوسکو جانتا ہے - پارہ لن تنالوا - سورہ نساء - رکوع ۱ - وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ
تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا إِنَّ الَّذِينَ
يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا - جب بانٹے میراث کے
وقت غیر وارث قرابت والے اور یتیم اور مسکین حاضر ہون تو اوسمین سے کچھہ اونکو دو اور اونسے اچھی بات کہو اور چاہئے
کہ ڈرین وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جاوین پیچھے اپنے اولاد ناتوان اور اونکا اندیشہ کرین پس چاہئے کہ خدا سے ڈرین اور چاہئے
کہ محکم بات کہین تحقیق وہ لوگ جو کھا جاتے ہین مال یتیمون کا ظلم سے سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ
اور البتہ جاوینگے آگ مین - پارہ الم - سورہ بقر - رکوع ۱۰ - وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ
إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا - اور
یاد کر اے محمد جب لیا ہمنے قول بنی اسرائیل کا یہہ کہ نہ عبادت کرو کسی کی سوا اللہ کے اور ماباپ اور قریبیون اور یتیمون
اور مسکینون سے نیکی کرنا اور کہو لوگون سے اچھی بات - پارہ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَلَا تَقْرَبُوا
مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ - اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اوس نیت سے کہ وہ بہت اچھی
ہے یہانتک کہ پہونچے اپنی جوانی کو - پارہ لن تنالوا - سورہ نسا - رکوع ۱ - وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا - اور دو یتیمونکو مال اونکے اور مت
بدل ڈالو بری کو عمدہ سے اور مت کھاؤ اونکے مال کو ملا کر اپنے مال سے تحقیق یہہ بڑا گناہ ہے - پارہ سیقول - سورہ بقر

Marfat.com

رکوع ۲۷- وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ- اور پوچھتے ہین تجھکو یتیمون سے کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر تم اونکو اپنے مین ملا لو تو
وہ بھائی ہین تمہارے اور اللہ جانتا ہے مفسدونکو سنوارنے والون سے- پارہ ۳۰ عم- سورہ والضحیٰ رکوع ۱- فَاَمَّا
الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ پس یتیم پر مت قہر کر اور سوالی کو
مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے اوسکو بیان کر- ایضاً- سورہ بلد- رکوع ۱- وَمَا اَدْرٰكَ
مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ
كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ- یعنے کیا جانے
تو کیا ہے گہاٹی سخت وہ ہے کہ دینا غلام اور قرضدار کا ہے یا کہانا کہلانا بہوک کے دن یتیم قرابت والے کو یا مسکین
خاک افتادہ کو پہر ہوا اون لوگون سے جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو صبر اور رحم کرنیکی نصیحت کرتے ہین یہی لوگ
صاحب برکت کے ہین- پارہ ۲۹ تبارک الذی- سورہ دہر- رکوع ۱- وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا
وَّاَسِيْرًا نیکوکار لوگ کہلاتے ہین کہانا باوجود حاجت و محبت کے فقیرون و یتیمون اور قیدیونکو- پارہ ۱۰
واعلموا- سورہ توبہ- رکوع ۸- اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ
قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
خیرات صرف فقیرون اور محتاجون اور اون کارکنون کے لئے ہے جو اوسکی تحصیل پر ہین اور اونکے لئے ہے جنکے دلونکو
اسلام کی الفت دلائی جاتی ہے اور غلامون اور قرضدارون کے چہڑانے کے لئے ہے اور خدا کی راہ مین اور مسافرون
کے لئے- فرض ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے- پارہ ۲۶ حم- سورہ ذاریات- رکوع ۱- اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ
الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ- پرہیزگار لوگ بیچ
قیامت کو بہشتون اور چشمون مین اوس چیز سے حصہ لینے والے ہونگے جو اونکو اونکے رب نے دیا- تحقیق وہ اسکے پہلے نیکی کرنیوالے
رات کو تہوڑا سونیوالے اور صبح کو استغفار کرنیوالے تہے اور اونکے مالونمین سوالی و غیر سوالی کا حق ہے- پارہ ۱۵ سبحٰن الذی
سورہ بنی اسرائیل- رکوع ۳- وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا
اور اگر تو موہنہ پہیرے اون سے واسطے چاہنے رحمت اپنے پروردگار کی جسکی تو امید رکہتا ہے پس کہہ اونکو بات
آسانی کی- یعنے جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اوسکے پاس نہین تو سوالی کو میٹہا جواب دیکر ٹالنا چاہئے*

Marfat.com

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوٰۃ باب البر والصلۃ - فصل ۱ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ مَنْ اَحَبَّ اَنْ
یُبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ - متفق علیہ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص
چاہے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اور زندگی اوسکی بڑہ جاوے تو اپنے رشتہ دارون سے سلوک کرے -
مشارق الانوار باب - وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَۃٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ
وَصَلَنِیْ وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَہُ اللّٰہُ - متفق علیہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا کا
رشتہ عرش مین لٹکا ہے کہتا ہے کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسے جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اوسکو کاٹے - مشکوٰۃ باب البر
والصلۃ - فصل ۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ یَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی
قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ - رواہ البیہقی - عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس قوم میں رحمت
نہین اترتی جسمین ناتے کا کاٹنے والا ہو - مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ۱ - عَنْ عَائِشَۃَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ
قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ - متفق علیہ حضرت عائشہ اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرائیل مجکو ہمسایہ کے ساتھ احسان کی وصیت کرتا ہے یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ وہ ہمسایہ
کو وارث کر دیگا - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ - رواہ مسلم
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت مین داخل نہوگا کہ جسکی برائیون سے اوسکا ہمسایہ امن مین نہین ہوتا
ایضاً - فصل ۳ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ یَقُوْلُ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُہٗ
جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِہٖ - رواہ البیہقی ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مومن کامل نہین ہے کہ پیٹ بہر کر
کہاوے اور ہمسایہ اوسکا اوسکے پہلو مین بہوکا ہو - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ خَیْرُ
بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُحْسَنُ اِلَیْہِ وَشَرُّ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْہِ یَتِیْمٌ یُسَاءُ اِلَیْہِ - رواہ ابن ماجہ
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون کے گہرون مین بہتر وہ گہر ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ نیکی کیجاتی ہو
اور برا گہر وہ ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے - ایضاً - فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَلسَّاعِیْ
عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ
متفق علیہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا
ہے وہ ثواب مین اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ مین کوشش کرتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہہ بہی حضرت نے فرمایا
کہ وہ کوشش کرنیوالا ثواب مین ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑہنے والا جسکی کبہی نماز نہ چہوٹی اور جیسے روزہ کہنیوالا

Marfat.com

سکا کبھی روزہ نہ ٹوٹے - مشکوۃ باب النفقات وحق المملوک - فصل ۱ - عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِخْوَانُکُمْ
جَعَلَہُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ
وَلَا یُکَلِّفُہُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہُ فَاِنْ کَلَّفَہُ مَا یَغْلِبُہُ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ - متفق علیہ - ابی ذر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہین خدا نے اونکو تمہارا زیر دست کیا ہے پس جس شخص کو کہ خدا اوسکے
بھائی کا اوسکا زیر دست کرے چاہیے کہ اوسکو اوس چیز سے کھلاوے جسے آپ کھاوے اور اوس چیز سے پہناوے جسے
آپ پہنے اور اوس کام کی اوسکو تکلیف نہ دے جو اوس سے نہو سکے پھر اگر اوسکو اوس کام کی جو اوس سے نہین ہو سکتا تکلیف
دے تو چاہیے کہ خود بھی اوسمین شریک ہو کر اوس کام کی انجام دہی مین امداد کرے - ایضاً فصل ۲ - وَعَنْ اُمِّ
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّہُ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِہِ اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ - رواہ البیہقی - ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت اپنی مرض الموت مین فرماتے تھے کہ لازم پکڑو نماز کو اور لونڈی غلام کا حق ادا کرو - وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَکَتَ ثُمَّ
اَعَادَ عَلَیْہِ الْکَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اَعْفُوْا عَنْہُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً - رواہ ابوداود
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر عرض کی کہ ہم خدمتگارون کی قصور کتنی دفعہ معاف
کرین حضرت چپکے رہے پھر اوسنے عرض کیا پس چپ رہے پھر جب تیسری بار اوسنے عرض کیا تو فرمایا کہ ہر روز ستر بار اوسکی
معاف کرو - ایضاً - فصل ۱ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہِ
وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰہِ فَلَہُ اَجْرُہُ مَرَّتَیْنِ - متفق علیہ - عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق غلام
جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچھی عبادت کرتا ہے اللہ کی تو اوسکے لیے دو ثواب ہین - وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّہٖ وَطَاعَةِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَہٗ - متفق علیہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھا ہے غلام کے لیے یہہ کہ موت دے اوسکو اللہ اوسحالمین کہ اچھی عبادت
اپنے رب کی کرتا ہے اور اچھی فرمانبرداری اپنے مالک کی کرتا ہے - ترمذی - باب جار فی فضل المملوک الصالح - عَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِہِمْ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ وَیُؤَدِّیْ حَقَّ سَیِّدِہٖ - کیا اچھی بات ہے ایک
غلام کے لیے یہہ کہ فرمانبرداری کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے مالک کا - مشارق الانوار باب ۴ - عَنْ جَرِیْرٍ اِذَا
اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ - رواہ مسلم - جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میان سے بھاگا تو
اوسکی نماز قبول نہین ہوتی - ایضاً - باب ۹ - عَنْ اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ

وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ - رواہ البخاری - ابو موسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر و عافیت پوچھو بیمار کی - مشکوۃ باب الشفقة والرحمة فصل ا - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا - متفق علیہ - ابی موسی سے روایت ہے کہ جب حضرت کے پاس کوئی سائل یا حاجتمند آتا تو صحابیوں کو فرماتے کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤگے - ایضا باب الضیافة فصل ا - عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَضِیَافَتُہٗ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ - رواہ مالک - ابی شریح کعبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے عطیہ اوسکا (یعنی حتی الامکان تکلف کا کھانا) ایکدن رات ہے اور ضیافت اوسکی (یعنی معمولی خوراک) تین روز ہے اور تین روز کے بعد صدقہ ہے اور مہمان کو جائز نہیں ہے کہ تین روز سے زیادہ میزبان کے یہاں رہے اور اوسکو سختی میں ڈالے - موطا امام مالک باب للسائل حق - عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَعْطُوا السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ - زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوالی کو دو اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آوے - مسند امام اعظم - اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّھْفَانِ - امام ابو حنیفہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نیکی کیطرف دلالت کرنیوالا مثل اوسکی کرنیوالے کی ہے اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فریادرسی بیچارہ دردناک کی *

اقوال صحابہ رض - احیاء العلوم - جلد ۲ - حقوق الاقارب - ان عمر رض کتب الی عمالہ مروا الاقارب ان یتزاوروا ولا یتجاوروا - مروی ہے کہ حضرت عمر رض نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ اقارب سے کہدو کہ باہم ملاقات کیا کریں اور ایکدوسرے کے ہمسایہ میں نہ رہیں - اور پاس رہنے کو اسلئے منع فرمایا کہ ہمسایہ میں رہنے سے حقوق بہت ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات موجب وحشت اور قطع قرابت ہوا کرتے ہیں - ایضا - حقوق الجار - وروی ان رجلا جاء الی ابن مسعود رض فقال لہ ان لی جارا یؤذینی ویشتمنی ویضیق علی فقال اذھب فان ھو عصی اللہ فیک فاطع اللہ فیہ ایک شخص نے ابن مسعود کے پاس آکر شکایت کی کہ میرا ایک ہمسایہ مجکو اذیت اور گالیاں دیتا اور تنگی مجھپر کرتا ہے آپنے فرمایا کہ وہ تیرے حق میں خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو جاکر اوسکے حق میں خدا کی فرمانبرداری کر یعنی اوسکے ساتھ عمدہ سلوک کر وقالت عائشة رض خلال المکارم عشر تکون فی الرجل ولا تکون فی ابیہ وتکون فی العبد ولا تکون فی سیدہ یقسمہ اللہ تعالی لمن احب صدق الحدیث وصدق الناس واعطاء السائل والمکافاة بالصنائع

Marfat.com

وصلة الرحم وحفظ الامانة والتذمم للجار والتذمم للصاحب وقری الضیف ورأسهن الحیاء
حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ دس باتین مکارم اخلاق کی ہین اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اوسکو عنایت کرتا ہی ممکن ہی کہ
آدمی مین ہون اور اوسکی باپ مین نہون اور غلام مین ہون اور اوسکی آقا مین نہون - اول راست گفتاری - دوم
لوگون سی راستی برتنی - سوم سائل کو دینا - چہارم سلوکون کی مکافات کرنی - پنجم صلہ رحم - ششم امانت کی حفاظت
ہفتم ہمسایہ کی حق کی رعایت - ہشتم ہمنشین کا پاس - نہم مہمان کی دعوت - دہم جو سب کی جڑ ہی وہ حیا ہی -
ایضاً حقوق المملوک - وروی عن ابی ہریرة رض انہ رای رجلاً علی دابة وغلامہ یسعی خلفہ فقال لہ یا عبد اللہ
احملہ خلفک فانما ھو اخوک روحہ مثل روحک فحملہ ثم قال لا یزال العبد یزداد من اللہ بُعداً ما مُشی
خلفہ - ابو ہریرہ رض سی مروی ہی کہ آپنی ایک شخص کو اپنی سواری پر دیکھا اور اوسکا غلام پیچھی دوڑتا آتا تھا فرمایا کہ ای
بندہ خدا اسکو بہی اپنی پیچھی بٹھالی کہ وہ تیرا بہائی ہی جیسی جان تجھہ مین ہی ویسی ہی اسمین بہی ہی پس اوسنی اوسکو بہی
بٹھالیا - پہر حضرت ابو ہریرہ نی فرمایا کہ بندہ اللہ تعالی سی دور ہی ہوتا جاتا ہی جبتک کہ آدمی اوسکی پیچھی پیادہ چلتی ہین
وکان عمر رض یذہب الی العوالی فی کل یوم سبت فاذا وجد عبداً فی عمل لا یطیقہ وضع عنہ - اور حضرت عمر رض
ہر شنبہ کی روز عوالی کو جاتی جو مدینہ سی تین میل ہی اور جب کسی غلام کو ایسی کام مین دیکھتی جسکی کرنیکی وہ طاقت نہین رکھتا
تو اوسکو موقوف کرادیتی - ودخل علی سلمان رض رجل وھو یعجن فقال یا ابا عبد اللہ ما ھذا فقال
بعثنا الخادم فی شغل فکرھنا ان نجمع علیہ عملین - ایک شخص سلمان فارسی رض کی پاس آیا اور آپ اوسوقت آٹا
گوندہ رہی تہی پس اوسنی کہا کہ ای عبد اللہ آپ یہہ کیا کر رہی ہین آپنی فرمایا کہ ہمنی خدمتگار کو کسی کام کی لئی بہیجا ہی پس
ہمنی ناگوار سمجھا کہ دو کام اوسپر ڈالین - ایضاً فضیلة الضیافة - وقال النبی صلعم کل بیت لا یدخلہ ضیف لا
تدخلہ الملائکة - حضرت النبی صلعم نی فرمایا کہ جس گہر مین مہمان داخل نہو وی اوسمین فرشتہ رحمت کا داخل نہین ہوتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

والدین کی بعد زیادہ حقدار اور قابل حسن سلوک بہن و بہائی اور دوسری رشتہ دار ہوتی ہین سو ظاہر ہی کہ جس
طرح تعلیم محمدی بہ نسبت تاکید اطاعت و فرمانبرداری والدین کی انجیل کی تعلیم سی اعلی و برتر ہی اسیطرح رشتہ دارون
سی نیک سلوک مرعی رکھنی کی تاکید مین اعلی و برتر ہی - انجیل کی تعلیم مین بجز نامہ تمطاؤس باب ۵ کی آیت ۸ کی اشارہ
کی بہائی نام بہی رشتہ دارون اور بہائی بندون سی حسن سلوک کرنیکا کہین ذکر درج نہین ہوا - وجہ اسکی صرف یہی معلوم
ہوتی ہی کہ حضرت مسیح نی خود اپنی بہائی بندون اور رشتہ دارون سی نفرت رکھی ہی +

فصل ہشتم

فضیلت نرم مزاجی و رحمدلی و فروتنی و حسن خلق اور مذمت تکبر و غرور

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ - آیت ۳ - مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے - ۴ مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ وے تسلی پاوینگے - ۷ مبارک جو رحمدل ہیں کیونکہ اونپر رحم کیا جائیگا - باب ۷ آیت ۱۲ - پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی اونکے ساتھ کرو - باب ۱۸ - آیت ۴ پس جو کوئی آپکو اس بچہ کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا ہے - ۱۰ خبردار ان چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ جانو - انجیل لوکا باب ۶ - آیت ۲۲ - مبارک ہو تم جو اب روتے ہو کیونکہ آسودہ ہوگے +

کلام حواریین - نامہ طیطس باب ۳ - آیت ۲ - پر نرم دل ہوویں اور سب آدمیوں کے ساتھ حلیمی کریں - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۳ - اپنے مرتبہ سے زیادہ عالی مزاج نہ ہو بلکہ اعتدال سے باہر نہ جاکے ایسا مزاج رکھو جیسا ہر ایک شخص کو اندازہ سے ایمان دیا - ایضاً باب ۱۱ - آیت ۲۰ - پس غرور مت کر بلکہ ڈر - نامہ قلسیون باب ۳ - آیت ۱۲ - پس خدا کے چنے ہوؤں کی مانند جو مقدس اور پیارے ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی و صبر داشت کا لباس پہنو - نامہ اپطرس باب ۵ - آیت ۵ - اور فروتنی کا لباس پہنو کیونکہ خدا مغروروں کا سامہنا کرتا ہے اور فروتنوں کو فضل بخشتا ہے - نامہ یعقوب باب ۴ آیت ۱۶ پر اب تم اپنی لاف زنیوں پر فخر کرتے ہو ایسا سب فخر برا ہے - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۶ - آپس میں ایک سا مزاج رکھو بڑی بڑی خیال مت باندھو بلکہ غریبوں کے ساتھ غریبی کرو - ایضاً باب ۱۵ - آیت ۱ - پس ہمکو جو زور آور ہیں چاہیے کہ کمزوروں کی سستیوں کی برداشت کریں اور خود پسندی نہ کریں - نامہ اپطرس باب ۳ - آیت ۸ غرض سب کے سب یکدل ہو کر ہمدرد رہو - برادرانہ محبت رکھو - رحمدل اور خوشخو ہوؤ - نامہ یعقوب باب ۴ - آیت ۹ - افسوس اور غم کرو اور روؤ - تمہارا ہنسنا کڑہنے سے بدلجائے اور خوشی اداسی سے - ۱۰ تم خدا کے حضور فروتنی کرو کہ وہ تمکو بڑہاویگا - نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲ - آیت ۲۳ پر بیوقوفی اور نادانی کی حجتوں سے کنارہ کر یہہ جانکر کہ وے جھگڑے پیدا کرتی ہیں ۲۴ - اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب سے نرمی کرے اور سکھلانے پر مستعد ہو اور دکھوں کا سہنے والا ہووے - ۲۵ - اور مخالفوں کی فروتنی سے تادیب کرے +

کلام الٰہی - پارہ ۹ قال الملاء - سورہ انفال - رکوع ۱ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا - سوا اسکے نہیں کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاوے اللہ تو ڈر

Marfat.com

جاتی ہین اونکی دل اور جب پڑہی جاتی ہین اونپر نشانیان خدا کی تو زیادہ کرتی ہین اونکو ایمان اور وہ اپنی
پروردگار پر توکل کرتے ہین وہ لوگ کمال اخلاص سی قائم رکہتے ہین نماز کو اور اوس چیز سی کہ دیا ہی ہمنے خرچ کرتے
ہین یہی لوگ سچے ایماندار ہین۔ پارہ ۱۷ اقترب للناس سورہ حج۔ رکوع ۵۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ
اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔
اور خوشخبری دی اون عاجزی کرنیوالونکو کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ تو اونکی دل ڈر جاتی ہین اور صبر کرنیوالے
اوس چیز پر جو پہونچی ہی اونکو اور نماز کو قائم رکہتی ہین اور اوس چیز سی کہ دیا ہی ہمنے خرچ کرتے ہین پارہ ۲۳ ومالی
سورہ زمر۔ رکوع ۳۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ
مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ
جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ
بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ کیا پس جو شخص کہ کہولا ہی اللہ نی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی پس وہ اپنی پروردگار کیطرف سی نور پر ہے
پس وائی ہی اون لوگون کی لئی کہ جنکی دل خدا کی یاد سی سخت ہو گئی یہہ لوگ ظاہری گمراہی مین ہین۔ اللہ نی اتاری
بہتر بات جو کتاب ہی یکسان دوہرائی جانیوالی جس سی کہال پر بال اون لوگون کی کہڑی ہو جاتی ہین جو اپنی پروردگار
سی ڈرتی ہین پہر اونکی چمڑی نرم ہو جاتی ہین اور اونکی دل خدا کی یاد کیطرف ہوتی ہین یہہ اللہ کی ہدایت ہی جسکی ساتہہ
جسکو چاہتا ہی ہدایت کرتا ہی۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۴۔ اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ خَشْیَۃِ رَبِّھِمْ
مُّشْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِرَبِّھِمْ لَا یُشْرِکُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ
اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ
تحقیق جو لوگ اپنی پروردگار کی ڈر سی ڈرتے ہین اور جو لوگ اپنی پروردگار کی نشانیون کی ساتہہ ایمان لاتی ہین اور
جو لوگ اپنی پروردگار کی ساتہہ شریک نہین کرتی اور جو لوگ کہ دیتے ہین جو کچہہ دیتے ہین اور اونکی دل ڈرتی ڈرتی ہین کہ
وہ اپنی پروردگار کیطرف پہر جانیوالی ہین یہی لوگ بہلائیون مین جلدی کرتی ہین اور وہ اوسکی طرف سبقت لیجانیوالے
ہین۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید۔ رکوع ۲۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَ
مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ
وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ۔ کیا نزدیک نہین آیا وقت اون لوگون کی لئی جو ایمان لائی ہین یہہ کہ خدا کی یاد اور کلام
الہی کے سننے کے وقت عاجزی کرین اونکی دل اور نہ ہووین اون لوگون کیطرح جو اس سی پہلے دئے گئے کتاب

پس دیر باز ہوئی اونپر مدت پس سخت ہوگئی اونکی دل اور اونمین سی بہت فاسق ہین۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ
سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہی اور نرم دلی کی علامت خدا کی بندگی کیطرف رجوع کرنا ہی ولنعم ما قال ؎ دلی کز نور معنی
نیست روشن ٭ مخوانش دل کہ آن سنگ است و آہن ٭ دلی کز گرد غفلت زنگ دارد ٭ ازان دل سنگ و آہن ننگ دارد۔
پاره ۲۲ ومن یقنت۔ سوره فاطر۔ رکوع ۴۔ اِنَّمَا یَخْشٰی مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ۔ سوا اسکی نہین کہ
ڈرتی ہین اللہ سی اوسکی بندون مین سی عالم لوگ تحقیق اللہ غالب بخشنی والا ہی۔ پاره ۲۰ امن خلق السموات سوره قصص
رکوع ۸۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِیْنَ۔ یہہ گہر پچہلا یعنے جنت مقرر کرتی ہین ہم اون لوگونکی لیے جو دنیا مین نہ بڑائی چاہتی ہین اور نہ فساد کرتی ہین
اور آخرت پرہیزگارون کی لیے ہی۔ پاره ۱۵ سبحن الذی۔ سوره بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔ اور مت
چل زمین پر اکڑتا ہوا تحقیق تو ہرگز نہ پہاڑیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچیگا پہاڑون کی لمبائی کو۔ یہہ سب باتین تیرے
رب کی نزدیک بری اور ناپسندیدہ ہین۔ پاره ۲۱ اتل ما اوحی۔ سوره لقمان۔ رکوع ۲ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ
صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ اور مت موڑ اپنی گالون کو لوگون کی لیے اور مت چل زمین پر اتراکر
تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا کسی تکبر کرنیوالی شیخی کرنیوالی کو۔ اور میانہ روی کر تو اپنی چال مین اور نرم کر
آواز کو تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سی گدہی کی آواز ہی۔ پاره ۲۰ امن۔ سوره قصص رکوع ۸۔ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ مت خوش ہو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا بہت خوش ہونیوالونکو۔ پاره ۲۴ فمن اظلم سوره
مومن۔ رکوع ۸۔ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ۔ یہہ عذاب اس سبب سے ہی
کہ تم زمین پر ناحق خوش ہوتی اور اتراتی تہے۔ پاره ۲۷ قال فما خطبکم۔ سوره نجم۔ رکوع ۲۔ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی وہ خوب جانتا
ہی تمکو جسوقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سی اور جسوقت کہ تم اپنی ماؤن کی پیٹون مین بچے تہے پس مت اپنی آپکو اچہا سمجہو وہ
اوس شخص کو خوب جانتا ہی جو پرہیزگاری کرتا ہی۔ ایضاً۔ سوره حدید۔ رکوع ۳ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ
لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ اور مت خوش ہو اوس چیز کی ساتھہ کہ آئی ہی تمہاری پاس اور اللہ نہین دوست رکہتا
کسی تکبر کرنیوالی شیخی کرنیوالی کو۔ پاره ۵ والمحصنت۔ سوره نسا۔ رکوع ۹۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

تحقیق اللہ نہیں دوست رکہتا اوس شخص کو جو تکبر کرنیوالا فخر کرنیوالا ہے۔ پارہ ۸ ولو اننا۔ سورہ اعراف رکوع ۲
فَمَا یَکُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَکَبَّرَ۔ پس نہیں لائق تیرے لیئے یہہ کہ تکبر کرے تو۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۳۔ اِنَّهٗ لَا
یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ۔ تحقیق وہ نہیں دوست رکہتا تکبر کرنیوالونکو۔ رکوع ۴۔ فَلَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ پس البتہ
بُری ہے جگہہ بڑائی کرنیوالون کی۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ زمر۔ رکوع ۲۔ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ۔ کیا
نہیں ہے دوزخ مین جگہہ رہنی کی تکبر کرنیوالون کے لیئے۔ پارہ ۳۰ عم۔ سورہ بلد۔ رکوع ۱۔ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ۔ پہر ہوا اون لوگونمین سے جو ایکدوسرے کو
نصیحت کرتے ہین صبر کرنیکی اور نصیحت کرتے ہین ایکدوسری کو رحم کرنیکی یہی لوگ مبارک ہین۔ پارہ ۱۰ واعلموا سورہ
توبہ۔ رکوع ۱۱۔ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔ پس چاہیے کہ ہنسین تہوڑا اور روِوین بہت۔ پارہ ۱۵ سبحٰن الذی
سورہ بنی اسرائیل۔ رکوع ۶ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اور کہہ میری بندونکو کہ کہین ایکدوسری کو
وہ بات کہ بہت اچہی ہے۔ پارہ ۱ الم۔ سورہ بقر۔ رکوع ۱۰۔ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ اور لوگون سے اچہی بات
کہین +

کلام رسول مقبول ؐ۔ مشکوۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق۔ فصل ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ
رواہ مسلم۔ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا مہربان ہے دوست رکہتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز
کہ نہین دیتا سختی پر اور اوس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے۔ وَعَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ
الْخَیْرَ۔ رواہ مسلم۔ جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی محروم ہوا نرمی سے وہ سب خوبیون سے محروم ہوا
ایضًا باب الشفقۃ والرحمۃ۔ فصل ۱۔ عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ
مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِیْمٌ رَقِیْقُ الْقَلْبِ لِکُلِّ ذِیْ قُرْبٰی وَمُسْلِمٍ وَعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِیَالٍ رواہ
مسلم۔ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشتی تین طرح کے ہین۔ ایک حاکم عادل احسان کرنیوالا توفیق
دیا گیا بہلائیون کی۔ دوسرا مہربان نرم دل ہر قرابتی و مسلمان یعنے اپنے و بیگانہ پر۔ تیسرا پرہیز کرنیوالا اوس چیز
سے کہ نہین حلال یعنے سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر باوجود عیالداری کے۔ ایضًا باب الشفقۃ والرحمۃ۔ فصل ۱
عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ متفق علیہ جریر بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوس شخص پر اپنی رحمت خاص نہین کرتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا۔ ایضًا

فصل ۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ
يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ - رواہ ابو داود - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خلقت پر رحم کرنے والوں
پر اللہ رحم کرتا ہے - رحم کرو تم اون لوگوں پر جو زمین پر ہیں تاکہ رحم کرے تم پر جو آسمان پر ہے - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ وَالْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ - رواہ احمد - ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ سنا میں نے حضرتؐ سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں چھینی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلقت پر مگر اوس شخص کے دل
سے جو بد بخت ہے - ایضاً باب الغضب والکبر - فصل ۱- عَنْ عِيَاضِ ابْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ - رواہ مسلم - عیاض بن حمار
مجاشعی سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک نہ فخر کرے
کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر - عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ
مُسْتَكْبِرٍ متفق علیہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ ہ‍ن میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں جو بیچارہ غریب ہے لوگوں کی
نظروں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکی قسم کو سچا کر دیتا ہے ہ‍ن میں تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ
جو سخت گو جھگڑالو حرامخور بخیل تکبر کرنیوالا ہے - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رواہ مسلم - ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا
کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر ایک
شخص چاہتا ہے کہ اوسکا کپڑا اچھا ہووے اور جوتا اچھا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق خدا جمیل یعنی نیک صفت ہے جمال
اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنے اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ و غرور حق کو باطل کرنا اور
لوگوں کو ذلیل و حقیر جاننا ہے - ایضاً فصل ۳- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا
فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ
عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ
اَوْ خِنْزِيْرٍ - رواہ البیہقی - عمر سے روایت ہے کہ اونہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ تم تواضع اور فروتنی اختیار
کرو کیونکہ میں نے حضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص تواضع کرے لوگوں سے اللہ کے لئے بلند کرتا ہے اللہ مرتبہ اوسکا پس

وہ اپنے دل اور نظر مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھہ مین بڑا ہی اور جو شخص تکبر کرتا ہی پست کرتا ہی اللہ قدر اوسکا پس وہ لوگون کی آنکھہ مین حقیر ہی اور اپنے دل اور نظر مین بڑا ہی یہانتک کہ وہ لوگونکی نزدیک کتی یا خنزیر سے خوار تر ہی۔ ایضاً باب الرفق والحیاء وحسن الخلق۔ فصل ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رواہ احمد۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو اوس شخص کی کہ وہ حرام ہوا آگ پر اور آگ اوسپر حرام ہوئی۔ حرام ہوئی آگ ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت لوگونمین ملنے جلنے والے نیک خو پر۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ رواہ البیهقی قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت ہی کہ حضرت سے لوگون نے پوچھا کہ کونسی عمدہ چیز آدمی کو دیگئی ہی فرمایا خلق نیک۔ ایضاً۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ رواہ ابوداود۔ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاملتر ہین مومنون کے ایمان مین وہ لوگ ہین جو بہت اچھے ہین خلق مین۔ ایضاً فصل عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا۔ رواہ البخاری۔ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت محبوب تم مین سے وہ شخص ہی جو بہت اچھا ہی خلق مین۔ عَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِهْتَ اَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ رواہ مسلم۔ نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا میں نے حال نیکی وگناہ کا پس آپ نے فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ قسم نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی جو کھٹکے تیرے سینے مین اور مکروہ جانے تو یہہ کہ لوگ اوس عمل پر واقف ہون ❖

اقوال صحابہؓ۔ جلد ۳۔ فضیلۃ الرفق۔ بلغ عمر بن الخطابؓ ان جماعۃ من عمالہ اشتکوا فامرہم ان یوافوہ فلما اتوہ قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایتها الرعیۃ ان لنا علیکم حق النصیحۃ بالغیب والمعاونۃ علی الخیر ایتها الرعاۃ ان للرعیۃ علیکم حقًا فاعلموا انہ لا حلم احب الی اللہ ولا اعم من حلم امام ورفقہ ولیس شیئًا ابغض الی اللہ من جہل امام وخرقہ واعلموا انہ من یاخذ بالعافیۃ فیمن بین ظہریہ یرزق العافیۃ ممن ہو دونہ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہہ خبر پہونچی کہ بعض عامل ظلم کرتے ہین آپنے اونکو طلب فرمایا جب وے حاضر ہوئے تو آپنے بعد حمد وثنا کے ارشاد فرمایا کہ اے رعیت ہمارا حق تمپر یہہ ہی کہ پیٹھہ پیچھے خیرخواہی کرو اور اچھی بات پر مددگار رہو اور اے عاملو رعیت کا تمپر حق ہی پس جان لو کہ جیسی نرمی امام کی

اور اوسکا حلم اللہ کو پسند ہی ویسا کوئی حلم محبوب اور عام نہین اسیطرح کوئی چیز اللہ تعالی کے نزدیک امام کی ظلم وجہل سی بُری نہین اور یہہ بھی جان رکھو کہ جو شخص اپنی سامنی والونکو عافیت سی رکھتا ہی اوسکو غائب لوگون کیطرف سی بھی عافیت اور آسائش پہونچتی ہی۔ قال عمرو بن العاص لابنہ عبد اللہ ما الرفق قال ان تکون ذا اناۃ فتلاین الولاۃ قال فما الخرق قال معاداۃ امامک ومناواۃ من یقدر علی ضررک۔ اور حضرت عمرو بن العاص رضؓ نی اپنے بیٹے عبد اللہ سی پوچھا کہ رفق کیا چیز ہی اونہون نی جواب دیا کہ جسصورت مین آدمی حاکم ہو تو حاکمون سی نرمی برتی اونہون نی پوچھا کہ خرق یعنی جہالت ودرشتی کیا شے ہے آپنی فرمایا کہ امام سی اور ایسی لوگون سے جنکو اختیار وقابو ضرر پہونچانیکا ہو دشمنی اور عداوت رکھنی۔ ایضاً۔ جلد ۴۔ بیان توبہ۔ وقال عمر رضؓ اجلسوا الی التوابین فانھم ارق افئدۃ۔ حضرت عمر فرماتی ہین کہ توبہ کرنیوالون کی پاس بیٹھو کیونکہ اونکی دل زیادہ نرم ہوتی ہین۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ فضیلۃ التواضع۔ قال عمر رضؓ ان العبد اذا تواضع للہ رفع اللہ حکمتہ وقال انتعش رفعک اللہ واذا تکبر وعدی طورہ وھصہ اللہ الی الارض وقال اخسا خساک اللہ فھو فی نفسہ کبیر وفی اعین الناس حقیر۔ حضرت عمر رضؓ فرماتی ہین کہ جب آدمی خدا کی لئی فروتنی کرتا ہی تو اللہ اوسکی حکمت کو بلند کرتا ہی اور یہہ کہتا ہی کہ بلند ہو خدا نی تجھے بلند کیا اور جب تکبر وتعدی کرتا ہی تو اوسکو زمین مین دہنساتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ دور ہو خدا نی تجکو دور کردیا پس ایسا شخص اپنی دانست مین بڑا ہی مگر لوگون کی نظرون مین حقیر ہی وقالت عائشۃ رضؓ انکم لتغفلون عن افضل العبادۃ التواضع۔ حضرت عائشہ رضؓ نی فرمایا ہی کہ تم غافل ہو بہت بڑی عبادت سی جو فروتنی ہی۔ وقال ابو بکر الصدیق رضؓ وجدنا الکرم فی التقوی والغنی فی الیقین والشرف فی التواضع حضرت ابو بکر صدیق نی فرمایا کہ ہمنی جوانمردی تقوی مین پائی اور دولتمندی یقین مین اور بزرگی فروتنی مین۔ منبہات۔ باب السباعی۔ وعن ابن عباس رضؓ حق علی العاقل ان یختار سبعا علی سبع الفقر علی الغنی والذل علی العز والتواضع علی الکبر والجوع علی الشبع والغم علی السرور والدون علی المرتفع والموت علی الحیوۃ۔ ابن عباس رضؓ سی روایت ہی کہ لائق ہی دانا شخص کو کہ سات چیزونکو سات پر اختیار کری فقیری کو دولتمندی پر اور ذلت کو عزت پر اور فروتنی کو تکبر پر اور بہوک کو پیٹ بہرنی پر اور غم کو خوشی پر اور پستی کو بلندی پر اور مرنی کو زندگی پر۔ احیاء العلوم۔ جلد ۳۔ فضیلۃ حسن الخلق۔ وقال انس بن مالک ان العبد لیبلغ بحسن خلقہ اعلی درجۃ فی الجنۃ وھو غیر عابد ویبلغ بسوء خلقہ اسفل درک فی جہنم وھو عابد انس بن مالک رضؓ فرماتی ہین کہ آدمی بسبب اپنی نیک خُلق کی باوجود غیر عبادت کی بہشت کی اعلیٰ درجہ مین پہونچ جاتا ہی

در سبب اپنی بدخلقی کی باوجود عبادت کی دوزخ کی نیچے کی درجہ مین پہنچتا ہی - وسئل ابن عباس ما الکرم
فقال هو ما بین الله فی کتابه العزیز ان اکرمکم عند الله اتقاکم قیل فما الحسب قال احسنکم خلقا
افضلکم حسبا وقال لکل بنیان اساس واساس الاسلام حسن الخلق - حضرت ابن عباسؓ سی پوچہا گیا
کہ بزرگی کیا ہی آپنی فرمایا کہ وہ وہ ہی جسکو خدا نی اپنی کتاب مین بیان کیا کہ بہت بڑا تمہارا خدا کی نزدیک وہ شخص ہے جو
بہت پرہیزگار ہی - پہر لوگون نی کہا کہ حسب کیا ہی آپنی کہا کہ جو شخص خوش خلق زیادہ ہی وہی حسب مین بڑا ہی اور کہا کہ
واسطی ہر مکان کی بنیاد ہی اور بنیاد اسلام کی خوش خلقی ہی - ایضاً - جلد ۳ - بیان احوال الصحابۃ - وسئل ابن
عباسؓ عن الخائفین فقال قلوبهم بالخوف فرحة واعینهم باکیة یقولون کیف نفرح والموت من ورائنا
والقبر امامنا والقیامة موعدنا وعلی جهنم طریقنا وبین یدی الله ربنا موقفنا - کسی نی ابن عباسؓ
سی حقیقت خائفین کی پوچہی تو آپنی فرمایا کہ خائف وہ لوگ ہین جنکی دل خوف سی خوش ہین اور آنکہین روتی ہین اور
کہتے ہین کہ ہم کیسی خوش ہوں اسصورت مین کہ موت پیچہی لگی ہی اور قبر سامنی ہی اور قیامت ہمارا وعدہ گاہ ہی اور دوزخ پر سے
ہمارا رستہ ہی اور خدا کی سامنی ہمکو کہڑا ہونا ہی - منہات - باب العشاری - وقال انس بن مالکؓ ان الارض
تنادی کل یوم بعشر کلمات وتقول یا ابن ادم تسعی علی ظهری ومصیرک فی بطنی وتعصی علی ظهری
وتعذب فی بطنی وتضحک علی ظهری وتبکی فی بطنی وتفرح علی ظهری وتحزن فی بطنی وتجمع المال
علی ظهری وتندم فی بطنی وتاکل الحرام علی ظهری وتاکلک الدیدان فی بطنی وتختال علی ظهری و
تذل فی بطنی وتمشی مسرورا علی ظهری وتقع حزینا فی بطنی وتمشی فی النور علی ظهری وتقع فی
الظلمات فی بطنی وتمشی علی المجامع علی ظهری وتقع وحیدا فی بطنی - انس بن مالک نی فرمایا کہ ہر
دن زمین دس باتین پکارتی ہی اور کہتی ہی ای ابن آدم دوڑتا ہی تو میری پیٹہہ پر اور رجوع تیرا میری پیٹ مین ہی اور
گناہ کرتا ہی تو میری پیٹہہ پر اور عذاب پایگا تجکو میری پیٹ مین اور ہنستا ہی تو میری پیٹہہ پر اور رویگا میری پیٹ
مین اور خوشی کرتا ہی تو میری پیٹہہ پر اور غمگین ہوگا میری پیٹ مین اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹہہ پر اور پشیمان ہوگا
میری پیٹ مین اور تکبر کرتا ہی تو میری پیٹہہ پر اور ذلیل ہوگا تو میری پیٹ مین اور چلتا ہی تو خوش میری پیٹہہ پر اور گریگا
تو غمگین میری پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹہہ پر اور گریگا تو اندہیری مین میری پیٹ مین اور چلتا ہی
تو جماعتون مین میری پیٹہہ پر اور گریگا تو اکیلا میری پیٹ مین +

وجہ ترجیح تعلیم مہدیؑ

اس فصل مین دونون تعلیمون کو پڑہنی سی اظہر من الشمس ہی کہ جسقدر تعلیم محمدی مین نرم مزاجی و رحمدلی اور فروتنی و مسکینی اور خوش خلقی کی ترغیب و تحریص اور تکبر و غرور اور بدخلقی سی نفرت ظاہر کی گئی ہی عیسوی تعلیم مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہی - علاوہ اسکی حضرت مسیح نی اس فضل کی اکثر تعلیم کی برخلاف انجیلی نصیحتون کی مخالفون اور اونپر طعن کرنیوالونکو کتی و سوور کہکر شاگردونکو اون سی پرہیز و نفرت کرنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمایا کہ وہ چیز جو پاک ہی کتونکو مت دو اور اپنی موتی سورون کی آگے نہ پہینکو - دیکہو متی ۷ - ۶ - جسکے معنے یہہ ہین کہ جو لوگ دین ہو تکرار و گفتگو کرتی ہین تم اون سی پرہیز کرو اور اونکو یہہ پاک تعلیم مت دو - پس یہان مسیح نی انجیل کے مخالفونکو خود ہی کتا و سوور بتانی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنی پیرونکو بہی ایسی امتیاز کی تاکید فرماکر ایسی لوگونکو کتا و سوور سمجہنی کی ہدایت فرمائی ہی جو حسن خلق اور فروتنی کی تعلیم کو بالکل بیخ و بن سی برکندہ کرتی ہی +

فصل نہم

فضیلت کظم غیظ و حلم و رحم و عفو تقصیرات اور مذمت غضب و حقد و حسد

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۲۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنے بہائی پر بے سبب غصہ ہو عدالت مین سزا کے قابل ہوگا - ایضاً - آیت ۵ - مبارک وی جو حلیم ہین کیونکہ وی زمین کی وارث ہونگی - ۳۸ تم سن چکی ہو کہ کہا گیا آنکہ کی بدلی آنکہہ اور دانت کی بدلی دانت - ۳۹ پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیری دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دی - ۴۰ - اور اگر کوئی چاہی کہ تجہپر نالش کرکی تیری قبا لیوے کرتے کو بہی اوسی لینے دی - ۴۱ - اور جو کوئی تجہی ایک کوس بیگار لیجاوی اوسکی ساتہہ دو کوس چلا جا - ۴۴ پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنی دشمنونکو پیار کرو اور جو تمپر لعنت کرین اونکی لئی برکت چاہو جو تم سی کینہ رکہین اونکا بہلا کرو اور جو تمہین دکہہ دین اور ستاوین اونکی لئی دعا مانگو - باب ۶ - آیت ۱۴ - اگر تم آدمیون کی گناہ بخشوگی تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہی تمہین بخشیگا - ۱۵ اگر تم آدمیون کی گناہ نہ بخشوگی تو تمہارا باپ بہی تمہاری گناہ نہ بخشیگا - انجیل لوکا باب ۶ - آیت ۳۲ - اور اگر تم اونہین جو تمہین پیار کرتی ہین پیار کرو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گناہگار بہی اپنی پیار کرنیوالونکو پیار کرتے ہین ۳۳ - اور اگر تم اونکا جو تمہارا بہلا کرین بہلا کرو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گنہگار بہی یہی کرتی ہین ۳۵ پس اپنی دشمنونکو پیار کرو اور بہلا کرو ۳۶ پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہی تم رحیم ہو - باب ۱۷ - آیت ۳ - خبردار رہو اگر تیرا بہائی تیرا گناہ کری اوسی ڈانٹ اگر توبہ کری اوسی معاف کر ۴ - اور اگر ایکدن مین سات بار تیرا گناہ کری اور ایکدن مین سات بار آکی کہے کہ توبہ کرتا ہون تو اوسی معاف کر - انجیل متی باب ۵ - آیت ۹ مبارک وی جو صلح کرنیوالی ہین کہ وی خدا کی فرزند کہلاوینگے +

کلام حواریین نامہ یعقوب باب ۱ - آیت ۱۹ - ای میری پیاری بہائیو ہر ایک آدمی سننی مین تیز اور بول اُٹہنی مین
دہیرا اور غصہ کرنی مین دہیما ہووی - نامہ رومیان - باب ۱۲ - آیت ۱۴ - اونکی لئی جو تمہین ستاتی ہین برکت
چاہو خیر مناؤ اور لعنت نہ کرو - ۱۷ بدی کی عوض مین کسی سی بدی نہ کرو - ۱۹ - ای عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ غصہ
کی راہ چہوڑدو کیونکہ یہہ لکہا ہی کہ خداوند کہتا ہی کہ انتقام لینا میرا کام ہی - مین ہی بدلہ لونگا - ۲۰ پس اگر تیرا دشمن
بہوکا ہو اوسکو کہلا - اگر پیاسا ہو اوسی پانی دی اور بدی کا مغلوب نہو بلکہ بدی پر نیکی سی غالب ہو - نامہ افسیون
باب ۴ - آیت ۲۶ غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو ایسا نہو کہ سورج ڈوبی اور تم خفا کی خفا رہو ۲۷ - اور شیطان کو جگہہ نہ دو
۳۱ ساری کڑواہٹ اور غضب اور غصہ اور غل اور بدخواہی سمیت تم سی دور کیجا دین ۳۲ - اور تم ایکدوسری پر مہربان
اور دردمند ہو اور ایکدوسری کو بخشا کرو - نامہ رومیان باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی کہ جنسی صلح
ہو اور ایکدوسری کی ترقی ہو پیروی کرین - نامہ اول پطرس باب ۲ - آیت ۱ - سو سبہی تم سب بدی اور سب دغا اور
مکر وہ اور ڈاہ اور ساری بدگوئیونکو چہوڑکی ۲ نوپیدہ بچون کی مانند کلام کی خالص دودہ کی مشتاق ہو - باب ۳ آیۃ
۹ بدی کی عوض بدی نکرو گالی کی عوض گالی ندو بلکہ اوسکی خلاف برکت چاہو +

کلام الہی - پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۳ - الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكٰظِمِيْنَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ - پرہیزگار لوگ وہ ہین جو خوشی و سختی کی حالتین خدا کی
راہ مین دیتی ہین اور بند کرتی ہین غصہ کو اور معاف کرتی ہین خطائین لوگون سی اور اللہ دوست رکہتا ہی احسان کرنی
والونکو - اس آیت کی معانی کی تشریح ذیل کی قصون سی بخوبی واضح ہوتی ہی جو تفسیر حسینی وغیرہ مین اسطرح پر منقول
ہین کہ ایکدن حضرت امام حسینؓ ایک جماعت مہمانون کی ساتہہ دسترخوان پر بیٹہی تہی کہ آپکی غلام سی بسبب بہشت کی گرم
شوربی کا پیالہ آپکی سر مبارک پر گر پڑا اور ٹوٹ گیا امام نی از روئی تادیب کی اوسکی طرف دیکہا اسپر غلام نی والکاظمین الغیظ
پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی غصہ بند کرلیا - پہر غلام نی والعافین عن الناس پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی تجہی معاف بہی کردیا
بعد ازان غلام نی واللہ یحب المحسنین پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی تجکو اپنی مال سی آزاد بہی کردیا - اسیطرح کسی نی امام اعظم
کو طمانچہ مارا آپنی فرمایا کہ مین بہی تجکو طمانچہ مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور خلیفہ سی تیری شکایت کرنی پر قادر ہون
مگر نہین کرتا اور صبح کی وقت تیری ظلم سی خدا کی آگی فریاد کرسکتا ہون لیکن نہین کرتا اور قیامت کو تجہہ سی خصومت
کرکی داد لی سکتا ہون مگر یہہ بہی نہین کرتا بلکہ اگر مجکو قیامت کی روز رستگاری حاصل ہوئی اور میری سفارش قبول
ہوئی تو بغیر تیری بہشت مین قدم نہ رکہونگا - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۲ - وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

Marfat.com

یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَّالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۔ اور بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو چلتی ہین زمین پر آہستہ اور جسوقت بات کرتی ہین اونسی جاہل لوگ بے ادبی سے تو کہتی ہین کہ سلام ہی اور بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو رات گذارتی ہین اپنی پروردگار کو سجدہ کرتی ہوئی اور کہڑی ہوئی۔ تفسیر حسینی وغیرہ مین سلاما کی تفسیر مین لکہا ہی کہ جاہلون کی بے ادبی کی جواب مین ایسی اچہی بات کہتی ہین کہ جس سے گناہ سی سلامت رہتی ہین چنانچہ محقق رومی نی لکہا ہی ؎ اگر گویند زراقی و سالوس + بگو ہستم دو صد چندان میرو + دگر از خشم دشنامی دہندت + دعا کن خوشدل و خندان میرو + انتہی۔ پارہ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران رکوع ۱۹ لَتُبْلَوُنَّ فِیْ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ البتہ آزمائی جاؤ گی تم اپنی مالون اور جانون مین اور البتہ سنو گی تم اون لوگون سی جو دئی گئی ہین تم سی پہلی کتاب اور اون لوگون سی جو شرک کرتی ہین ایذا بہت اور اگر تم صبر کرو اور بدلہ لینی سی بچو تو تحقیق یہہ بات ہمت کی کاموں مین سی ہے۔ پارہ ۱۳ وما ابری۔ سورہ رعد۔ رکوع ۳۔ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِکَ لَهُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۔ جو لوگ صبر کرتی ہین مصیبتون و تکلیفون پر محض اپنی خدا کی رضامندی کی لئی اور قائم کرتی ہین نماز اور اوس چیز سی کہ ہمنی اونکو دیا ہی خرچ کرتی ہین پوشیدہ و ظاہر مین اور برائی کا نیکی کی ساتہ مقابلہ کرتی ہین انہین لوگون کی لئی عاقبت کا گہر ہی۔ تفسیرون مین لکہا ہی کہ یدرؤن بالحسنة السیئة کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی بری اور فحش کلام سی پیش آتا ہی تو وہ اوسی اچہی کلام کی ساتہہ سلوک کرتی ہین یا یہہ کہ جب وہ کسی چیز سی محروم کئی جاتی ہین تو وہ اوسکی مقابلہ مین عطا کو کام مین لاتی ہین اور جب اونپر ظلم کیا جاتا ہی تو معاف کردیتی ہین اور جب اونسی کوئی دوستی قطع کرتا ہی تو وہ اوسی ملاپ کرتی ہین اور جب گناہ کرتی ہین تو توبہ کرتی ہین اور جب کوئی نامعقول بات دیکہتی ہین تو اوسکی بدلنی کا حکم دیتی ہین۔ پارہ ۶ لا یحب اللہ۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۱۔ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَکَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ۔ اللہ ظاہر کرنا بری بات کا پسند نہین کرتا مگر اوس شخص کے لئی جسپر ظلم ہوا اور اللہ سننی والا جاننی والا ہی اگر ظاہر کرو تم بہلائی کو یا چہپاؤ اوسکو یا معاف کرو برائی کو پس تحقیق اللہ بخشنی والا قدرت والا ہے یعنی کسی کی برائی ظاہر کرنی خدا کو پسند نہین البتہ مظلوم کا ظالم کی ظلم کی بات کو ظاہر کرنا روا ہی لیکن تاہم اگر مظلوم اوسکو چہپائی یا بالکل معاف کردی تو اوسکی لئی نہایت ہی عمدہ بات ہی کیونکہ اللہ ہی باوجود قدرت انتقام کی

Marfat.com

اپنی گنہگارون کی خطا معاف کرتا ہی۔ تفسیر حسینی و معالم وغیرہ مین لکہا ہی کہ اس آیت مین مظلومون کو معاف کر دینی کی ترغیب دیگئی ہی تاکہ وہ اخلاق ربانی سی متخلق ہو سکین۔ پارہ ۹ قال الملاء۔ رکوع ۲۴ سورہ اعراف۔ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ لازم پکڑ معاف کرنی کی عادت کو اور حکم کر بہتر بات کا اور مونہہ پہیر لی جاہلون سی۔ تفسیر معالم وغیرہ مین لکہا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نی جبرائیل علیہ السلام سی اسکی معنی پوچہی اونہون نی کہا کہ خدا تعالی یہہ فرماتا ہی کہ جو شخص تجہسی قطع ملاپ کری تو اوس سی ملاپ کر اور جو شخص تجہکو محروم کری تو اوسپر عطا کر اور جو شخص تجہپر ظلم کری تو اوسکو معاف کر دی۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۶ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ اور اگر تم بدلہ لینا چاہو تو صرف اوسقدر بدلہ لو جتنی تمکو ایذا دیگئی اور اگر صبر کرو اور بدلہ نہ لو تو یہہ صبر کرنیوالون کی لئی بہتر بات ہی۔ پارہ ۱۸ قد افلح۔ سورہ مومنون۔ رکوع ۶۔ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ بدی کا نیکی کی ساتہہ مقابلہ کر ہم اوس چیز کو جو بیان کرتی ہین خوب جانتی ہین۔ تفسیر حسینی وغیرہ مین لکہا ہی کہ اس آیت مین خدا تعالی اپنی حبیب کو مکارم اخلاق سی جو اتم و اکمل و اشرف و اجمل صفات ہین علم دیکر فرماتا ہی کہ بدی کو اوس چیز کی ساتہہ دور کر جو بہت اچہی ہی یعنی عفو و رحمت کی ساتہہ مجرمون کی ایسی وجہ سی قصور معاف کر کہ اونکی ممانعت شرع مین نہو یا سفیہون کی جہل کو اپنی علم سی دور کر انتہی۔ پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۲۔ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ۔ اگر پہونچی تمکو بہلائی تو ناخوش کرتی ہی یہود و کفار کو اور اگر پہونچی تمکو برائی تو وہ خوش ہوتی ہین اور اگر تم اونکی ظلم و ایذا پر صبر کرو اور بدلہ لینی سی بچو تو اونکا مکر تمکو کچہہ ضرر نہ دیگا تحقیق اللہ اوس چیز کو جو وہ کرتی ہین گہیرنیوالا ہی پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ حجر۔ رکوع ۶۔ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ۔ پس بدلہ لینی سی درگذر کر درگذر کرنا اچہا۔ پارہ ۲۰ امن خلق السموات۔ سورہ قصص رکوع ۶۔ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ۔ جن لوگونکو دی ہمنی پہلی اسکی کتاب وہ قرآن پر ایمان لاتی ہین اور جب اونپر قرآن پڑہا جاتا ہی تو کہتی ہین کہ ہم اسپر ایمان لائی تحقیق یہہ ہماری رب کی طرف سی سچ ہی تحقیق ہم اسکی پہلی مسلمان تہی۔ ان لوگون کو بسبب اسکی کہ اونہون نی صبر کیا دو بار ثواب دیا جاویگا اور یہہ لوگ برائی کو بہلائی کی ساتہہ

ڈالتی ہین اور جو ہمنے اونکو دیا ہی اوسمین سی خرچ کرتی ہین اور جب کوئی بیہودہ بات لوگون سی سنتے ہین تو اوس سی وہ موہنہ پہیر لیتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری لئی ہماری عمل ہین اور تمہاری لئی تمہاری عمل ہین تمپر سلام رخصت کا ہی اور ہم جاہلون کی صحبت نہین چاہتی۔ تفسیر حسینی و معالم وغیرہ مین اس آیت کی شان نزول مین لکھا ہی کہ جب ابن سلام وغیرہ عیسائی لوگ مسلمان ہو گئی تو مدینہ کی منافقون و کفار اور یہودیون نی اونپر طعن و تشنیع اور سب و شتم کرنا شروع کیا اور طرح طرح کی اذیتین دینی لگے اور وہ اونکی گالیون کی بدلی اونکو دعا دیتی تھی۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم سورہ حم السجدہ۔ رکوع ۵۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔ نہین برابر ہوتی نیکی اور بدی بدی کو اچھی خصلت کی ساتھہ دور کر پس ایسا کرنی سی وہ شخص کہ تیری اور اوسکی درمیان دشمنی ہی ایسا دوست ہو جاتا ہی کہ گویا وہ ایک صدیق اور قرابتی ہی اور یہہ خصلت (یعنے برائی کا نیکی کی ساتھہ مقابلہ کرنا) صرف اونہین لوگون کو سکہلائی جاتی ہی جو صبر کرتی ہین اور بغیر بڑی نصیب والی شخص کے اور کسی کو نہین سکہلائی جاتی۔ تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ولا تستوی الحسنة ولا السیئة کی معنی یہہ ہین کہ صبر و غضب و حلیمی و جہل و عفو اور برائی یکسان خصلتین نہین ہین اور ابن عباس نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی اس آیت مین یہہ حکم کرتا ہی کہ غضب کی وقت صبر کرو اور کسی کی جاہلی کی بات پر حلم استعمال کرو اور کسی کی برائی کو معاف کر دو۔ تفسیر حسینی مین اس آیت کی ذیل مین لکھا ہی کہ حقائق مین امام اعظم سی منقول ہی کہ وہ کہتی تھے کہ جب کوئی ہمکو یہہ خبر پہونچاتا تہا کہ فلان شخص تمکو برائی سی یاد کرتا ہی تو ہم اوسکی حق مین دعائی خیر کرتی تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوتا تہا کہ پہر ہمین یہہ خبر ملتی تہی کہ وہی شخص ہمکو نیکی سی یاد کرتا ہی۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوری۔ رکوع ۴۔ فَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ۔ پس جو کچھہ تمکو کسی چیز سی دیا گیا ہی وہ تہوڑا سا فائدہ ہی زندگی دنیا کا اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہی وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنی والا ہی اون لوگون کی لئی جو ایمان لائی اور اپنی پروردگار پر توکل کرتی ہین اور بچتی ہین بڑی گناہون اور بیحیائیون سی اور جسوقت غصہ ہوتی ہین وہ بخشدیتی ہین۔ پہر اسی مین ہی وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ بدی کا بدلہ بدی ہی مثل اوسکی لیکن جس شخص نی کسی کی بدی کو معاف کر دیا اور بدلہ نہ لیکر مصالحت کر لی پس ثواب اوسکا اللہ پر ہے تحقیق وہ نہین دوست رکہتا ظالمونکو۔ تفسیر حسینی اور معالم وغیرہ مین لکھا ہی کہ حسن بصری سی منقول ہے کہ قیامت کی روز یہہ ندا

آئیگی کہ جس کسی کو خدا پر کچھ حق ہو وہ اوٹھکر لیوے پس اوسوقت کوئی کھڑا نہو گا مگر وہ شخص جسنے اپنے ظالم کا قصور معاف کیا ہوگا ۔ عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ہست ✦ بی حلم و عفو کار فتوت تمام نیست ✦ بگذر ز جرم خصم و کرم کن کہ عاقبت ✦ در عفو لذتی ہست کہ در انتقام نیست ۔ پھر اسی مین ہے وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور جسنے صبر کیا لوگون کی اذیت پر اور بخشدیا اونکو تحقیق یہہ ہمت کی کامون سے ہے ۔ پارہ ۱۸ قد افلح ۔ سورہ نور رکوع ۳ ۔ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ اور نہ قسم کہاوین تم مین سے صاحب بزرگی اور کشائش کی یہہ کہ نہ دیوین خدا کی رستہ مین قریبیون اور فقیرون اور وطن چھوڑنے والون کو اور چاہیے کہ معاف کرین اور درگذر کرین کیا تم نہین چاہتے یہہ کہ بخش دیوے اللہ تمکو اور اللہ باوجود قدرت انتقام کی بخشنے والا اور مہربان ہے ۔ معالم التنزیل حسینی وغیرہ تفاسیر مین لکہا ہے کہ یہہ آیت حضرت ابابکر صدیق کے حق مین اوسوقت نازل ہوئی تہی کہ جب اونہون نے مسطح نام ایک شخص کی نسبت جو اونکی ماسی کا بیٹا تہا اور حضرت عائشہ پر بہتان باندہنے اور گالی دینے والون مین سے تہا ۔ قسم کہائی تہی کہ اوسکو خیرات نہ دیا کرینگے ۔ خدا تعالی نے اونکو روکدیا کہ صاحب خیرات و کشائش کو ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ اونکو مناسب ہے کہ اپنے دشمنون کے قصور معاف کرکے اونپر بخشش کرین چنانچہ جب یہہ آیت آنحضرت نے حضرت ابوبکر کو سنائی تو اونہون نے وہ خیرات جو مسطح کو دیا کرتے تہے اوسیوقت دیدی اور آئیندہ کیلیے قسم کہائی کہ مین کبہی اوسکو خیرات دینی بند نہ کرونگا ۔ انتہی ۔ سبحان اللہ حضرت مسیح نے تو صرف حکم ہی دیا تہا کہ جو گالی دیوے اوسپر بخشش کرو مگر آنحضرت صلعم کے ذریعہ جو خدا کے احکام ہمکو ملے ہین اونہون نے دشمنون پر بخشش کرنیکی تعمیل بہی کرادی ہے ۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد ۔ سورہ جاثیہ ۔ رکوع ۲ ۔ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ کہہ اون لوگون کیلیے جو ایمان لائے ہین یہہ کہ اون لوگون کے قصور بخشدیوین جو نہین ڈرتے عذاب کے دن سے تاکہ جزا دے ہر قوم کو ساتہہ اوس چیز کے کہ کماتے تہے ۔ تفسیر مدارک و معالم مین اس آیت کی شان نزول مین لکہا ہے کہ قبیلہ بنی غفار مین سے ایک مشرک نے حضرت عمر کو گالی دی آپنے اوس سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا جسپر یہہ آیت نازل ہوکر حکم ہوا کہ بخشدینا چاہیے اور بدلہ لینے کا فکر نہ کرنا چاہیے ۔ انتہی ۔ دیکہو اس آیت مین مسلمانونکو مسلمانون کے علاوہ کفار و غیر مذہب کے لوگون کی بہی قصور معاف کردینے کا کس صراحت اور شد و مد سے حکم دیا گیا ہے ۔ پادری ٹہاکر داس صاحب اور نیز اونکے ہمخیال عیسائیونکو اگر وے آنکہین رکہتے ہین تو اس آیت کو ذرا آنکہہ کہولکر پڑہنا چاہیے ۔ پارہ ۲۶ حم ۔ سورہ حجرات رکوع ۱ ۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۔ اور اگر دو جماعت مومنون مین آپسمین لڑپڑین تو

Marfat.com

اونکی درمیان صلح کرادو - پارہ حم۲۶ - سورہ حجرات - رکوع ۱ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ - مومن آپسمین بہائی ہین پس صلح کرادو اپنی دو بہائیون مین اور ڈرو اللہ سی تاکہ رحم کیے
جاؤ - پارہ والمحصنت۵ - سورہ نسا - رکوع ۸ - اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ - کیا کفار لوگ
حسد کرتی ہین لوگون کا اوس چیز پر جو ہمنی اونکو اپنی فضل سی دیا ہی - پارہ عم۳۰ - سورہ فلق - رکوع ۱ - وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ - مین پناہ مانگتا ہون برائی گرہون مین پہونکنی والیون یعنی جادو
گرنیون اور برائی حسد کرنیوالی سے جب حسد کرتا ہے +

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوة - باب الغضب فصل ۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ
اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ - متفق علیہ - ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ
پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچہاڑی بلکہ حقیقت مین پہلوان وہ ہی جو غصہ کی وقت اپنی نفس پر قابو رکہی -
ابوداود - باب من کظم غیظا - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ
لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ - عبداللہ بن مسعود سی روایت ہی کہ حضرتؐ
نی فرمایا کہ تم اپنی درمیان کسکو پہلوان شمار کرتی ہو لوگون نی کہا کہ پہلوان وہ ہی جسکو مرد نہ پچہاڑ سکین حضرتؐ نی فرمایا
کہ یہہ بات نہین ہی ولیکن پہلوان وہ شخص ہی جو غصہ کی وقت اپنی نفس کو قابو مین رکہی - مشکوة باب الغضب فصل ۳ -
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى - رواہ احمد - ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ نہین پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ
عزوجل کے گہونٹ غصہ سی کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ کی - وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ - بہز بن حکیم سی روایت ہی کہ حضرتؐ
نی فرمایا کہ تحقیق غصہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسی کہ مصبر خراب کرتا ہی شہد کو - ایضاً - باب الغیظ فصل ۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رواہ البخاری - ابوہریرہ
سی روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرتؐ سی عرض کی کہ آپ مجکو کوئی نصیحت کرین آپنی فرمایا کہ غصہ مت کر - پہر عرض کی
اوسنی یہی بات کئی بار اور آپنی یہی فرمایا کہ غصہ مت کر - ایضاً - باب الرفق والحیا فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى
اَذَاهُمْ رواہ الترمذی - ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگون مین اور صبر کری اونکی

Marfat.com

پر بہتر ہی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگونمین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر - ایضاً - باب الغضب فصل ۳
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ - انس سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ جو شخص بند رکھی
اپنی زبان لوگون کی عیب جوئی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب اوسکی اور جو شخص روکی اپنا غصہ لوگون سی باز رکھیگا اللہ تعالی
اوس سی عذاب اپنا قیامت کی دن اور جو شخص عذر کری اپنی تقصیر کا طرف اللہ کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا -
ایضاً - باب ما یُنہی عنہ - فصل ۳ - عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ
یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ رواہ البیہقی جابر سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ جب
شخص عذر خواہی کری اپنی دینی بہائی سی پس وہ معذور نرکہی اوسکو یا اوسکا عذر قبول نکری تو ہوگا اوسپر گناہ
مثل گناہ صاحب مکس یعنی عشر لینی والی کی جو ظلم سی لیتا ہی - ایضاً باب الغضب - فصل ۳ - عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ ؑ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ
ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ موسی ؑ نی خدا سی پوچہا تہا کہ ای میری خدا تیری بندونمین سی کون تیری نزدیک
بہت عزیز ہی فرمایا وہ شخص کہ جب بدلہ لینی پر قادر ہو تو بخشدیوی - ایضاً باب القصاص فصل ۲ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً
وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً - رواہ الترمذی - ابی درداء سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ جس شخص نی زخم کہایا اپنی بدن مین
پہر اوسنی معاف کردیا زخمی کرنیوالی شخص کو اور اوسی بدلہ لیا اوسنی اللہ اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اور اوسی گناہ دور
کرتا ہی - ایضاً - باب الظلم - فصل ۲ - عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ
اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ
اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا - رواہ الترمذی - حذیفہ سی روایت ہی کہ حضرت ؐ نی فرمایا کہ تم امعہ مت ہو اور وہ یہہ
کہ تم کہو کہ اگر لوگ نیکی کرینگی تو ہم بہی اونسی نیکی کرینگی اور اگر وہ بدی کرینگی تو ہم بہی بدی کرینگی بلکہ اپنی نفسون کو
اس بات پر ٹہراؤ کہ اگر لوگ تم سی نیکی کرین تو تم بہی اون سی نیکی کرو اور اگر لوگ تم سی برائی کرین تو تم مت ظلم کرو -
یعنی احسان کرو کیونکہ ظلم اور برائی کا ترک کرنا احسان ہی - ایضاً - باب البکاء - فصل ۳ - عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ ﷺ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَکُوْنَ صَمْتِیْ

فِکْرًا وَنُطْقِی ذِکْرًا وَنَظَرِی عِبْرَۃً وَاٰمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رواہ رزین۔ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ حکم کیا مجکو میری رب نی نو چیزون کا۔ ایک ڈرنا اللہ سی پوشیدہ و ظاہر مین۔ دوسرا حالت غصہ و رضا مین بات ایسی راست و درست کہنا جو حد اعتدال سی تجاوز نکری۔ تیسری حالت فقر و غنا مین میانہ روی کرنا چوتھی نیک سلوک کرون مین اوسی جو مجسی بدسلوکی کری اور ناتہ داری کاٹی۔ پانچوین دون مین اوسکو جو مجکو محروم کری۔ چھٹی معاف کرون مین اوسکو جو مجہپر ظلم کری۔ ساتوین میرا چپ رہنا فکر ہو یعنی جب چپ ہون تو خدا کی صنعتون اور صفتون مین فکر کرون۔ آٹھوین میرا بولنا ذکر ہو یعنی جب بات کرون تو خدا کی ذکر مین ہو نوین میرا دیکہنا عبرت کا دیکہنا ہو یعنی جب مخلوقات مین نظر کرون تو بروجہ عبرت و ہوشیاری کی کرون۔ ایضًا۔ باب البر والصلۃ۔ فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُہُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْہِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْہُمْ وَیَجْہَلُوْنَ عَلَیَّ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّہُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰہِ ظَہِیْرٌ عَلَیْہِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت سی ایک شخص نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری رشتہ دار ہین کہ مین تو اونسی سلوک کرتا ہون اور وہ مجسی برادری کا حق کاٹتی ہین اور مین اونسی احسان کرتا ہون اور وی مجسے برائی کرتی ہین اور مین اونسی غمخواری کرتا ہون اور وی مجسی جہالت کرتی گالیان دیتی ہین حضرت نی فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نی کہا تو گویا تو اونکی مونہہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہی اور ہمیشہ خدا کیطرف سی تیری ساتہہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اونپر غالب کہیگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا۔ ایضًا۔ باب الظلم۔ فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلَمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْہَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ رواہ البخاری۔ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جسپر کچہہ مظلمہ ہو اپنی بہائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیی کہ آج اوسی بخشا لیوی اوسدن سی پہلے کہ جسدن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کی کچہہ نیک کام ہونگی تو اوسی لیکر بقدر ظلم کی مظلوم کو دلائی جاینگے اور اگر ظالم کی کچہہ بہی نیک عمل نہونگی تو مظلوم کی گناہ لیکر ظالم پر لادی جاوینگی۔ مشارق الانوار باب ۲۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَّلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلَمَۃٍ اِلَّا زَادَ اللّٰہُ بِہَا عِزًّا۔ رواہ مسلم۔ ام سلمہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین گہٹتا مال زکوۃ دینی سی اور کوئی مرد ظلم کو جو اوسپر واقع ہوا ہو معاف نہین کرتا مگر یہہ کہ خدا اوسکی معاف کرنیکی سبب سے اوسکی عزت

قدر بڑھاتا ہے - مشکوٰۃ باب الحذر والتانی - فصل ۱ - عن ابن عباس ان النبی ؐ قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ - رواہ مسلم - ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے اشج کو کہ عبد القیس کا سردار تھا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ خدا انکو دوست رکھتا ہے ایک حلیمی دوسری جلدی نکرنی کام میں - احیاء العلوم - جلد ۳ - بیان فضیلت حلم - عن ابی ہریرۃ قال النبی ؐ ابتغوا الرفعۃ عند اللہ قالوا وما ھی یا رسول اللہ ؐ قال تصل من قطعک وتعطی من حرمک وتحلم عمن جھل علیک - رواہ حکیم الترمذی فی النوادر - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک علو مقام کا طالب ہونا چاہیے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا باتیں ہیں آپنے فرمایا کہ ملے تو اوس سے جو تجھسے جدا ہوا اور دے تو اوسکو جو تجھکو محروم کرے اور حلم کرے تو اوس پر جو تجھپر جہل و سختی کرے - مشکوٰۃ باب ما ینہی عنہ فصل ۱ - عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ؐ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے عیوب کا تفحص اور عیب جوئی نہ کرو اور دام دیگر قیمت نہ بڑھاؤ اور آپسمیں حسد نکرو اور آپسمیں بغض و عداوت نرکھو اور ایکدوسرے کی جڑ نہ کاٹو اور آپسمیں پشت دیگر نہ بیٹھو اور رہو ای بھائی ای خدا کے بندو - ایضاً - فصل ۲ - عن ابی الدرداء قال رسول اللہ ؐ الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین ھی الحالقۃ - رواہ الترمذی - ابی الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ ایسے عمل کے کہ افضل ہے درجہ و ثواب سے روزہ و صدقہ اور نماز سے کہا ہمنے فرمایئے - فرمایا کہ آپسمیں لوگوں کی صلح کرا دینی اور اونمیں فساد ڈالنا وہ مونڈنے والا یعنے دین میں خلل ڈالنے والا ہے - عن الزبیر قال رسول اللہ ؐ دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین - رواہ احمد والترمذی - زبیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا آئی ہے تمہاری طرف بیماری پہلی امتوں کی حسد اور بغض جو مونڈنے والی ہیں نہیں کہتا میں کہ بالوں کو مونڈتی ہیں بلکہ دین کو مونڈتی ہیں - عن ابی ہریرۃ عن النبی ؐ قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب - رواہ ابو داؤد - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم حسد سے کیونکہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھاتا ہے کہ جسطرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے ◆

Marfat.com

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم - جلد ۳ - فضیلۃ کظم الغیظ - قال عمرؓ من اتقی اللہ لم یشف غیظہ ومن خاف اللہ لم یفعل ما یشاء ولولا یوم القیمۃ لکان غیر ما ترون - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اپنا غصہ ظاہر نہیں کرتا اور نہ وہ بات کرتا ہے جو اوسکا دل چاہتا ہے اور اگر قیامت نہوتی تو جو کچھہ حال اب دیکھہ رہے ہو اسکے خلاف ہوتا - ایضاً فضیلۃ الحلم - قال عمرؓ تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینۃ والحلم - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پڑھو تم علم اور سیکھو واسطے علم کے وقار اور حلم - وقال علیؓ لیس الخیر ان یکثر مالک وولدک ولکن الخیر ان یکثر علمک ویعظم حلمک - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہہ خیر و برکت نہیں ہے کہ تیرا مال اور اولاد زیادہ ہو بلکہ برکت یہہ ہے کہ تیرا علم اور حلم بہت سا ہو - وقال علیؓ ان اول عوض الحلیم من حلمہ ان الناس کلہم اعوانہ علی الجاہل - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حلیم کو حلم کے سبب پہلا عوض تو یہی ملتا ہے کہ سب آدمی اوسکی طرفدار ہوکر اوسکے بدخواہ کے درپے ہوتے ہیں - وقال معاویۃؓ لا یبلغ العبد مبلغ الرأی حتی یغلب حلمہ جہلہ وصبرہ شہوتہ ولا یبلغ ذلک الا بقوۃ العلم - حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آدمی اجتہاد اور تجویز کے درجہ کو نہیں پہونچتا جبتک اوسکا حلم جہل پر غالب نہو اور صبر شہوت پر اور یہہ بات بزور علم حاصل ہوتی ہے - وقال معاویۃ لعمرو بن الاہتم ای الرجال اشجع قال من رد جہلہ بحلمہ قال ای الرجال اسخی قال من بذل دنیاہ لصلاح دینہ - حضرت معاویہ نے عمرو بن اہتم سے پوچھا کہ مردوں میں سے بہادر کون ہے اونہوں نے فرمایا کہ جو اپنے حلم کے سبب سے جہل کو ہٹا دے پھر پوچھا کہ زیادہ سخی کون ہے فرمایا کہ جو دنیا کو دین کی بہتری کے لیے خرچ کر ڈالے - وقال انس بن مالکؓ فی قولہ تعالی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم الخ ہو الرجل یشتمہ اخوہ فیقول ان کنت کاذبا فغفر اللہ لک وان کنت صادقا فغفر اللہ لی - حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ قولہ تعالی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کا مصداق وہ شخص ہے کہ جب اوسکو اوسکا کوئی بھائی گالی دیوے تو وہ یوں کہے کہ اگر تو جھوٹا ہے تو تجکو خدا بخشے اور اگر سچا ہے تو مجکو بخشے - وسب رجل ابن عباسؓ فلما فرغ قال یا عکرمۃ ہل للرجل حاجۃ فنقضیہا فنکس الرجل راسہ واستحیی - حضرت ابن عباسؓ کو کسی شخص نے گالیاں دیں جب وہ گالیوں سے فارغ ہوچکا تو آپنے اپنے غلام عکرمہ کو کہا کہ دیکھو تو اگر اس شخص کی کچھہ حاجت ہے تو پوری کردو - پس اوس شخص نے اپنا سر نگون کرلیا اور شرمندہ ہوا - مشکوۃ باب الغضب فصل ۳ - عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب - رواہ البخاری - ابن عباس سے درباره تفسیر آیت ادفع بالتی ہی

حسن کی روایت ہی کہ اونہون نی کہا کہ اسکی معنی یہہ ہین کہ صبر کرنا غصہ کی وقت اور معاف کرنا برائی کی وقت
پس جب لوگ صبر اور عفو کو اختیار کرین تو خدا اونکو آفات نفس اور خلق سی نگاہ رکھیگا اور پست ہوگا اونکا
دشمن گویا کہ وہ اونکا دوست حمیم قریب ہی۔ احیاء العلوم جلد ۳ - ذم الغضب قال عبد اللہ بن مسعود
انظروا الی حلم الرجل عند غضبہ وامانتہ عند طمعہ وما علمک بحلمہ اذا لم یغضب وما علمک
بامانتہ اذا لم یطمع - ابن مسعود نی فرمایا کہ مرد کا حلم غصہ کی وقت دیکھنا چاہئی اور امانت کو طمع کی وقت جانچنا
چاہئی اور جب غصہ نہوا سوقت کی حلم کا کیا اعتبار ہی اسیطرح بدون طمع کی امانت کا اعتبار نہین - وکان عمر رض
اذا خطب قال فی خطبتہ افلح منکم من حفظ من الطمع والهوی والغضب - اور حضرت عمر رض خطبہ مین ارشاد
فرماتی کہ تم مین سی فلاح کو پہنچا وہ شخص جو طمع اور ہوائی نفسانی اور غصہ سی بچا رہا - ایضاً - فضیلۃ العفو والاحسان
سئل ابو الدرداء عن اعز الناس قال الذی یعفو اذا قدر فاعفوا یعزکم اللہ - ابو الدرداء سی کسی
نی پوچھا کہ بہت پیارا آدمیونمین سی کون ہی آپنی فرمایا کہ جو قدرت کی ہوتی قصور معاف کردی پس معاف کرو تم پیارا
جانیگا تمکو اللہ - وقال معاویۃ رض علیکم بالحلم والاحتمال حتی تمکنکم الفرصۃ فاذا امکنتکم فعلیکم بالصفح
والافضال - اور معاویہ رض نی فرمایا کہ جبتک تمکو انتقام کا قابو اور موقع نہ ملی تبتک حلم اور برداشت کرو اور جب
موقع ملجاوی تو عفو اور احسان کرو - ادب المفرد - باب ۱۷۳ - قال عمر رض من لا یرحم لا یرحم ولا یغفر
من لا یغفر ولا یعف من لم یعف ولا یوق من لا یتوق - حضرت عمر رض نی فرمایا کہ جو شخص لوگونپر رحم نہین
کرتا اوسپر رحم نہین کیا جائیگا اور بخشا نہ جائیگا جو لوگونپر بخشش نہین کرتا اور معاف نہ کیا جاویگا جو لوگون کی قصور معاف نہین
کرتا اور بچایا نہ جاویگا جو خود نہین بچتا - ابو داود - باب فی التجاوز عن ابن الزبیر رض فی قولہ خذ العفو
قال امر نبی اللہ ان یاخذ العفو من اخلاق الناس ابن زبیر رض سی درباره تفسیر آیت خذ العفو روایت
ہی کہ خدا تعالی اپنی نبی کو یہہ حکم کرتا ہی کہ وہ لوگون سی اونکی قصور معاف کرنیکی عادت اختیار کرین - مشکوۃ باب
ما ینہی عنہ من التہاجر فصل ۱ - عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلعم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین و
یوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئاً الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال
انظروا ہذین حتی یصطلحا - رواہ مسلم - ابو ہریرۃ سی روایت ہی کہ حضرت صلعم نی فرمایا کہ کہولی جاتی ہین بہشت
کی دروازی دوشنبہ و پنجشنبہ کی دن تو گناہ معاف ہوتی ہین ہر ایک بندہ کی جو خدا کی ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکی
گناہ معاف نہین ہوتی جسکی درمیان اور اوسکی بہائی کی درمیان غصہ اور کینہ ہوتا ہی سو حکم ہوتا ہی کہ مہلت

دونون کو یہانتک کہ آپسمین صلح کرلین - احیاء العلوم - جلد ۳ - باب ذم الحسد - وقال ابو الدرداء
ما اکثر عبد ذکر الموت الا قل فرحه وقل حسده - ابو الدرداءؓ فرماتی ہین کہ جو آدمی موت کو کثرت
سی یاد کریگا اوسکی ہنسی اور حسد دونون کم ہوجاوینگی - وقال معاویةؓ کل الناس اقدر علی رضاه الا
حاسد نعمة فانه لا یرضیه الا زوالها - حضرت معاویہؓ فرماتے ہین کہ مین سب آدمیون کو راضی کرنے پر
قدرت رکہتا ہون مگر حاسد نعمت کو وہ بدون زوال نعمت راضی ہی نہین ہوتا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

واضح ہو کہ غصہ سی حقد یعنی کینہ اور حقد سی حسد پیدا ہوتا ہی چنانچہ جب آدمی غصہ کی وقت بمجبوری انتقام نہین لی سکتا اور غصہ پینا پڑتا ہی تو یہہ باطن پر گر کر حقد بنجاتا ہی جسکے معنی یہہ ہین کہ کسی کو ثقیل و گران جاننا اور اوس سی بغض و نفرت کرنی اور یہہ جب مستحکم ہوگیا تو اوسی سی حسد یعنی بدخواہی پیدا ہوجاتی ہی - سو اس فصل مین ان سب باتون کی مذمت اور مضرت اور انکی مقابلہ مین صبر و حلم و عفو اور احسان کی فضیلت اور تاکید جس خوبی و صراحت سی تعلیم محمدیؐ مین بیان ہوئی ہی صاحب بصیرت کی نزدیک عیسوی تعلیم سی کئی درجہ اعلیٰ و افضل ہی بلکہ انجیل کی بعض آیات کی تاوقتیکہ تاویل صالحہ نکیجاوی مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا ناقص ٹہیرتی ہی چنانچہ مسیح کی کلام سی ظاہر یہہ پایا جاتا ہی کہ دشمن سی انتقام لینا بالکل درست نہین ہی اور قرآن سی یہہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمن سی وہ بھی طور پر بغیر کسیطرحکی زیادتی کی انتقام لینا تو درست ہی لیکن صبر اور معاف کردینا بہت بہتر ہی - سو مین کہتا ہون کہ حضرت مسیحؑ کی ممانعت انتقام کو حسب فصحاء کی مرگش گیر تا بہ بیاری راضی شود کی اگر نہایت تاکید صبر اور معافی تصورات پر محمول کیا جاوی تو مسیح کی ایسی تعلیم بدلائل ذیل معیوب ٹہرتی ہی - اول یہہ کہ جب توریت مین آنکہہ کی بدلی آنکہہ اور دانت کی بدلی دانت کا انتقام لینا جائز لکہا ہی تو اسصورت مین مسیح کا یہہ قول ناسخ احکام توریت ٹہریگا حالانکہ خود ہی جناب مسیح فرماتی ہین کہ مین توریت کو منسوخ کرنے نہین آیا - دوم - عدالت جو کہ اس جہان کی کارخانہ کی انتظام کی ایک رکن اعظم ہی اور جسپر تمام دنیا کی آبادی اور امن و آسائش بنی آدم منحصر ہی ٹوٹ جاتی ہی - سوم - عموماً احکام الہی ایسی ہونی چاہیئی جو طاقت انسانی سی باہر نہون اور سب لوگ اونپر عمل کرسکین جیسا کہ قرآن مین لکہا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها - مگر مسیح کی اس مقولہ پر (جو تیری داہنی گال پر طمانچہ مارے دوسری بہی اوسکی طرف پہیردی - یا جو نالش کرکی تیری قبا لی کرتی کو بہی اوسی لینے دی - یا جو تجھی ایک کوس بیگار لیجاوی اوسکی ساتہہ دو کوس چلا جا - یا اپنی دشمنونکو پیار کرو) کوئی انسان جسکی سرشت اربعہ عناصر سی ہوئی ہی

Marfat.com

ہرگز عمل نہین کرسکتا - البتہ فرشتے جو محض نور سے پیدا ہوئے ہین ایسا کرسکتے ہین چنانچہ انہین مشکلات کی وجہ
سے تفسیر اسکاٹ مین ان آیات کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ مسیح کی مراد یہہ نہین ہے کہ ہم اس حکم کو لفظی طور پر مانین
یعنے اگر کوئی ہماری ایک گال پر طپانچہ مارے تو ہم حقیقت مین دوسری کو پہیر دین بلکہ اسکا اصل مطلب یہہ ہے کہ ہم
انتقام نہ لین اور حلیم فروتن اور صابر اور صلح خواہ ہون اور ادنےٰ ادنےٰ باتون پر نالش کے لئے عدالت مین فوراً
نہ جائین" - انتہی ملخصاً - اور دشمنون سے پیار کی نسبت لکہا ہے کہ البتہ دشمن سے پیار کرنا ناممکن ہے - مسیح کی مراد
یہہ ہے کہ ہم اوسسے مروت اور نیک سلوک کرین اور دل سے اوسکا بہلا چاہین اور اوسکے لئے دعا مانگین" - انتہی -
چہارم - عقل سلیم جو خاص امتیاز حسن و قبح کے لئے پیدا ہوئی ہے وہ ہرگز مسیح کے اقوال کی ظاہری معنی کو تسلیم
نہین کرسکتی بلکہ برخلاف اسکے یون کہتی ہے ۵ چو با سفلہ گوئی بہ لطف و خوشی + فزون گردش کبر و گردن
کشی + درشتی نگیر و خردمند بیش + نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش + نہ مر خویشتن را فزونی نہد + نہ یکبارہ تن در
مذلت دہد +
مسیحی تعلیم مین بسبب غصہ ظاہر کرنیکی ممانعت ہوئی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی سبب سے کسی پر اپنا غصہ ظاہر کرے تو
منع نہین ہے - دیکہو متی ۵ - ۲۲ - افسیون ۴ - ۲۶ - مگر محمدی تعلیم والکاظمین الغیظ - اور لا تغضب ارشاد فرما کر
غصہ کو بالکل بند رکہنے کا حکم دیتی ہے - پہر طرفہ یہہ کہ مسیح خود اپنے حکم کے پابند نہین رہے اور اونہون نے بے سبب
غصہ ظاہر کیا چنانچہ متی باب ۱۲ کی آیت ۳۸ و ۳۹ مین ہے - تب بعضے فقیہون اور فریسیون نے جواب مین کہا
کہ اے اوستاد ہم تجہسے ایک نشان دیکہا چاہتے ہین - اوسنے اونہین جواب دیا اور کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ
نشان ڈہونڈہتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جائیگا - انتہی دیکہو بیوجہ طالبین
معجزہ سے مسیح نے ایسے کریہہ الفاظ غصہ کے بہرے ہوئے بولے کہ انبیا تو بجائے خود رہے عام مہذبین بہی منہ سے نہین
نکال سکتے بلکہ شرع محمدیہ مین تو حرامکار یعنے زانی کا لفظ کہنے والے پر حد قذف لازم آتی ہے حالانکہ طالبین معجزہ
نے کوئی ایسا گناہ نہین کیا تہا کہ جسکے سبب سے وہ ان سخت گالیون کے مستوجب ہوے - کیا حضرت مسیح بغیر ان سخت الفاظ
کے بولنے کے معجزہ دکہانے سے انکار نہین کرسکتے تہے - علاوہ اسکے طالبین معجزہ تو انسان تہے مسیح نے بے سبب درخت پر بہی
غصہ ظاہر کیا ہے چنانچہ مرقس باب ۱۱ مین ہے ۱۲ صبح کو جب بیت عنیا سے باہر آئے تو اوسکو بہوک لگی ۱۳ - اور دور سے
انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکہہ کے وہ گیا کہ شاید اوسمین کچہہ پاوے جب وہ اوس پاس آیا تو پتون کے
سوا کچہہ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تہا - ۱۴ تب یسوع نے اوسسے خطاب کرکے کہا کوئی تجہسے پہل کبہی نہ کہاوے - ۲۰ - اور

۴

صبح کو جب وے ادہر سے گذرے تو دیکہا کہ وہ انجیر کا درخت جڑہ سے سوکہہ گیا ۲۱ تب پطرس نے یاد کر کے اوسّے کہا اے ربی دیکہہ انجیر کا یہہ درخت جسپر تونے لعنت کی تہی سوکہہ گیا ہے انتہی - دیکہو بیچارے درخت کا کیا قصور جو اوسکو مسیح نے بہوکہہ سے بیصبری کی حالتمین جب اور کچہہ چارہ نہ بنا تو بوجہ غصہ مین بد دعا یہ کلمہ کہکر اوسکو سکہا دیا حالانکہ ظاہر ہے کہ وہ غیر موسم مین کسطرح پہل دے سکتا تہا -

پہر مسیح نے دشمنون سے صلح کرنیوالون کی نسبت یہہ فرماکر مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہین کہ وے خدا کے فرزند کہلاینگے اونکی تعریف فرمائی ہے - مگر اپنی نسبت فرماتے ہین کہ یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا - صلح کروانے نہین بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہون متی ۱۰ - ۳۴ - اور ظاہر ہے کہ جب حضرت مسیح خداوندی طاقت سے بجائے صلح کرانے کے تلوار چلانے آئے ہین تو کون شخص دنیا پر اپنے دشمن سے صلح کر سکتا ہے - پس عیسوی تعلیم مین صلح کے حکم کا وجود و عدم برابر ہے - اور وہ جو تفسیر اسکاٹ مین آیت ۳۴ کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ مسیح کا مطلب یہہ ہے کہ "تلوار میرے سبب سے چلیگی اور فساد اوٹہیگا" بالکل پوچ ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو نیا مذہب جاری کرتا ہے جو لوگ اوسکے تابع ہوجاتے ہین اونسے اونکے وہ رشتہ دار جو اوسپر ایمان نہین لاتے ایسے دشمن ہوجاتے ہین کہ جان سے مار ڈالنے تک فرق نہین کرتے - دور کیون جاتے ہو اون مسلمانون ہی کیطرف دیکہو کہ جو حضرت پر ایمان لائے تہے اونکے ہی کافر رشتہ دار واقربا کسقدر دشمن ہوگئے تہے کہ اونکو آگ مین جلانے تک فرق نہین کرتے تہے - پس یہہ کوئی خصوصیت مسیحی دین مین نہین ہے کہ عیسائیون سے ہی اونکے غیر عیسائی رشتہ دار دشمنی کرتے اور ایذا دیتے ہین +

فصل دہم

محبت خدا و رسول و اہل ایمان - اور ذکر و حمد او سبحانہ و تعالی

کلام مسیح ؑ - انجیل متی باب ۲۲ - آیت ۳۷ - یسوع نے اوسّے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور ساری سمجہہ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے - ایضاً باب ۱۰ - آیت ۳۷ - جو کوئی باپ یا ماکو مجہسے زیادہ چاہتا ہے میرے لائق نہین ہے اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجہسے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہین - انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۲۳ جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جسنے اوسے بہیجا ہے عزت نہین کرتا - باب ۶ - آیت ۲۸ تب اونہون نے اوسّے کہا کہ ہم کیا کرین تاکہ خدا کے کام بجا لاوین - ۲۹ یسوع نے جواب مین اونہین کہا کہ خدا کا کام یہہ ہے کہ تم اوسپر جسے اوسنے بہیجا ہے ایمان لاؤ - باب ۱۳ - آیت ۳۴ - مین تمہین نیا حکم دیتا ہون کہ ایکدوسرے سے محبت رکہو جیسا مینے تم سے محبت رکہی ویسے ہی تم ایکدوسرے سے محبت رکہو - ۳۵ - اسّے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپسمین محبت رکہو - ا

آیت ۱۵- اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میری حکموں پر عمل کرو - ۲۱ جس پاس میرے احکام ہین اور وہ اونپر عمل کرتا ہی وہی مجھے محبت رکھتا ہی اور وہ جو مجھے محبت رکھتا ہی میرے باپ کا پیارا ہوگا - باب ۱۵- آیت ۲۳ وہ جو مجھے عداوت کرتا ہی میری باپ سے بہی عداوت کرتا ہی +

کلام حواریین - یوحنا کا پہلا خط - باب ۳- آیت ۱۰- اور وہ جو اپنے بہائی سے محبت نہین رکہتا خدا کا نہین باب ۴- آیت ۷- ای پیارو آؤ ہم ایکدوسری سے محبت رکہین کیونکہ محبت خدا سے ہی اور جو محبت رکہتا ہی وہ خدا سے پیدا ہوا ہی اور خدا کو پہچانتا ہی - ۲۰- اگر کوئی کہے کہ مین خدا سے محبت رکہتا ہون اور اپنے بہائی سے دشمنی رکہے تو جہوٹا ہی کیونکہ اگر وہ اپنے بہائی سے جسکو اوسنے دیکہا ہی محبت نہین رکہتا ہی تو خدا سے جسکو اوسنے نہین دیکہا کیونکر محبت رکہہ سکتا ہی - باب ۵- آیت ۲ جب ہم خدا سے محبت رکہتے ہین اور اوسکے حکموں پر عمل کرتے ہین تو اسسے جانتے ہین کہ ہم خدا کے فرزندون سے بہی محبت رکہتے ہین - ۳ کیونکہ خدا کی محبت یہہ ہی کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین - رومیونکا خط باب ۱۲- آیت ۴- جیسا ہماری ایک بدن مین بہت سے عضو ہین اور ہر ایک عضو کا ایک کام نہین - ۵- ایسے ہی ہم جو بہت سے ہیں مسیح مین ہوکے ایک بدن ہوئے ہین اور ایک ایک عضو - ۹- محبت بے ریا ہووے - ۱۰ برادرانہ محبت سے ایکدوسری کو پیار کرو تمطاؤس کو دوسرا خط باب ۲- آیت ۲۲- اور اون سب کے ساتہہ جو پاک دل سے خداوند کا نام لیتے ہین راستبازی اور ایمان اور محبت اور صلح کی پیروی کر - رومیونکو خط باب ۱۵- آیت ۵ و ۶- اور خدا جو صبر اور تسلی کا بانی ہی تمکو یہہ بخشے کہ تم یسوع مسیح کیطرح آپسمین ایکدل اور ایکزبان ہوکے خدا کی جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہی بڑائی کرو - ۱۱- ای ساری قومو خداوند کی حمد کرو اور ای لوگو تم سب اوسکی ستائش کرو +

کلام الہی - پارہ واعلموا سورہ توبہ - رکوع ۳- قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ - کہہ ای محمد اگر ہووین باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بہائی تمہارے اور عورتین تمہاری اور کنبہ تمہارا اور مال جو کمایا ہی تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو اوسکے ٹہنڈا ہوجانے سے اور گہر جو پسند کرتے ہو اونکو بہت پیارے تمکو اللہ اور اوسکے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو - پارہ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۸- وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ - اور جو کوئی دوست رکہے اللہ اور اوسکے رسول اور اون

Marfat.com

لوگونکو جو ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے غالب ہین - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۰ - وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ جو لوگ ایمان لائے زیادہ ہین محبت مین واسطے اللہ کے - پارہ ۶ لایحب اللہ سورہ مائدہ
رکوع ۸ - یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ - خدا اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہین - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ آل عمران
رکوع ۴ - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ - کہہ اے محمد ﷺ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے
ہو تو میری پیروی کرو دوست رکھیگا تمکو اللہ اور بخشیگا تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے - کہہ اے
محمد ﷺ فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول کی پس اگر پھر جاؤ تو تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا کافرونکو - پارہ ۵
والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۱۱ - وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے فرمانبرداری کی رسول کی پس
تحقیق فرمانبرداری کی اللہ کی - پارہ ۱۸ قد افلح سورہ نور - رکوع ۷ - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ
وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ - اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور ڈرے اللہ سے اور
پرہیزگاری پس ایسے ہی لوگ مراد پانیوالے ہین - پارہ ۱۶ قال الم سورہ مریم - رکوع ۶ - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا - تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے البتہ کریگا واسطے اونکے خدا
ایکدوسرے سے محبت کرنا - پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۱ - وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا - اور یاد کرو خدا کی نعمت اپنے اوپر جسوقت تم ایک
دوسرے کے دشمن تھے پس الفت و محبت ڈالی تمہارے دلونمین پس تم اوسکی نعمت کے ساتھ ایکدوسرے کے بھائی ہوگئے
پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ حشر - رکوع ۱ - وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - اور جن لوگون نے جگہہ پکڑی ہے مدینہ مین اور ایمان مین پہلے
ہین مہاجرین سے وہ دوست رکھتے ہین اوس شخص کو جو وطن چھوڑکر اونکی طرف آوے اور نہین پاتے اپنے دلونمین
کچھہ حسد اوس چیز سے کہ دیجاوین مہاجرین اور اختیار کرتے ہین اونکو اپنی جانونپر اگرچہ اونکو حاجت ہو اور
جو شخص نگاہ رکھا گیا ہے اپنے نفس کی حرص سے پس یہی لوگ نجات پانیوالے ہین - تفسیر حسینی وغیرہ مین آیت
کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب رسولخدا ﷺ کو بنی نضیر کا مال ملا تو آپنے انصار کو بُلاکر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھ
بڑی مروت اور نہایت احسان کیا ہے اگر چاہو تو یہہ سب مال تمکو بانٹ دون اور مہاجرین بدستور تمہارے گھر رہین

Marfat.com

ٹہیری رہین یا چاہو تو یہہ مال مہاجرین کو دیدون اور وہ تمہاری گہرون سی نکلکر اپنی لیئی گذارہ کی جگہہ تلاش کرلین
سعد بن وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہؓ نی جو رؤسائی مدینہ مین سی تہی عرض کیا کہ یا رسول خدا
ہم یہہ چاہتی ہین کہ آپ یہہ سب مال مہاجرین کو ہی تقسیم فرمادین اور وی بدستور ہماری گہرون مین ٹہری رہین
اسپر آنحضرتؐ نی اونکی حق مین دعا کی اور خدا تعالی نی اونکی تعریف مین آیت مذکور نازل فرمائی - پارہ ۵ والمحصنت
سورہ نساء - رکوع ۱۵ - فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ - پس جب تمام
کرچکو نماز کو پس یاد کرو اللہ کو کہڑی اور بیٹہی اور اپنی کروٹون پر یعنی ہر وقت - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ منافقون
رکوع ۲ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ - ای لوگو جو ایمان لائی ہو نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور نہ اولاد خدا کی یاد سی اور جو شخص
ایسا کری پس وہی لوگ ٹوٹا پانیوالی ہین - سچ ہی مقتضائی ایمان یہی ہی کہ خدا کی محبت سب چیزون پر غالب ہو جیسا
کہ کسی بزرگ نی فرمایا ہی ؎ چشم دل از نعیم دو عالم بہ بستہ ایم + مقصود ما ز دنیا و عقبی توئی و بس کذا فی الحسینی
پارہ ۱۱ یعتذرون سورہ توبہ - رکوع ۱۴ - اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مراد پانیوالی وہ ہین جو توبہ کرنیوالی خدا کی تعریف کرنیوالی خدا کی راہ مین پہرنیوالی رکوع کرنیوالی سجدہ کرنیوالی
حکم کرنیوالی بہلائی کی ساتہہ اور منع کرنیوالی نا معقول سی اور نگاہ رکہنیوالی ہین اللہ کی حدون کو اور بشارت دی
ایمان والونکو پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۲۱ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا - ای لوگو جو ایمان لائی ہو مت
پکڑو کافرونکو دوست سوائی مسلمانون کی کیا چاہتی ہو تم یہہ کہ کرو اللہ کی لئی اپنی پر الزام ظاہر - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ
سورہ ممتحنہ - رکوع ۳ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ - ای لوگو جو ایمان لائی ہو مت دوستی کرو اوس قوم سی کہ غصہ ہوا اللہ اونپر
تحقیق نا امید ہوئی آخرت سی جیسی نا امید ہوئی کافر قبر والون سی - ایضاً - رکوع ۱ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ - ای لوگو جو ایمان لائی ہو مت پکڑو دشمن
میری کو اور دشمن اپنی کو دوست کہ پیغام بہیجتی ہو اونکی طرف محبت کا +

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوۃ - کتاب الایمان - فصل ۱ - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ

فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار۔ متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین وے ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ اور اوسکا رسول تمام جہان سے زیادہ تر محبوب ہو۔ دوسری یہہ کہ محبت کرے آدمی سے اسطرح پر کہ نہ چاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے لیے یعنے محبت مین دنیا کا کچھہ لگاؤ نہو تیسرے یہہ کہ برا جانے کفر مین پہر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسا اوسکو برا لگتا ہے آگ مین ڈالا جانا۔ ایضاً۔ عن انس قال رسول اللہ ﷺ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایماندار ہونیکا تم مین سے کوئی جبتک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ در فرزند اور سب آدمیون سے۔

ایضاً۔ فصل ۲۔ عن ابی امامۃ قال رسول اللہ ﷺ من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان۔ رواہ ابوداود۔ ابی امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دوست رکھے کسی کو محض واسطے خدا کے اور دشمن جانے محض خدا کے لیے اور دے محض خدا کے واسطے اور نہ دے محض خدا کے لیے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان کو۔ ایضاً۔ فصل ۳۔ عن معاذ انہ سال النبی ﷺ عن افضل الایمان قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وماذا بعد قال ان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لہم ما تکرہ لنفسک۔ رواہ احمد۔ معاذ سے روایت ہے کہ اونہون نے حضرت سے پوچھا کہ افضل ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ افضل صفات ایمان کی یہہ ہین کہ جسکو دوست رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دوست رکھے اور جسکو دشمن رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دشمن رکھے اور زبان کو خدا کے ذکر مین مشغول رکھے معاذ نے کہا کہ اسکے بعد کیا کرون آپنے فرمایا کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی لوگون کے لیے پسند کر اور جو اپنے لیے نہین پسند کرتا وہ لوگون کے لیے بہی ناپسند کر۔ مشکوۃ۔ باب الشفقۃ۔ فصل ۱۔ عن انس قال رسول اللہ ﷺ لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا جبتک کہ اپنے بہائی کے لیے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے لیے چاہتا ہے۔ ایضاً۔ باب الحب فی اللہ۔ فصل ۱۔ عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ این المتحابون بجلالی الیوم اظلہم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن کہیگا کہ کہان

Marfat.com

ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکھتے تھے میری عظمت و جلال کے سبب سے آج مین اونکو اپنے سایہ مین رکھونگا
حالانکہ اوس دن کوئی سایہ بغیر میری سایہ کے نہین ہوگا - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ
فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ - رواہ مالک - معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت کہتے تھے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ
واجب ہوئی میری دوستی اون لوگون کے لئے جو ایکدوسرے کو میرے لئے دوست رکھتے ہین اور میرے ذکر
و ثنا کے لئے باہم بیٹھتے ہین اور میری رضا کے لئے ایکدوسرے کی زیارت کرتے ہین اور میرے ہی لئے ایکدوسرے
پر مال خرچ کرتے ہین - باب الشفقة - فصل ۱ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ
فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ
بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى - متفق علیہ - نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ایمانداروں کی مثال اپنے آپسکی
محبت اور ترحم و مہربانی مین بدن کی سی ہے جبکہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کے بے
خوابی اور تپ مین شریک ہو جاتے ہین یعنی اگر آنکھ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہے اسیطرح
ایمانداروں کی آپسکی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین
ایضاً - فصل ۲ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ؐ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا
يُؤْلَفُ - رواہ احمد والبیہقی - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن محل ہے الفت کا اور نہین
بھلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا اور نہین الفت کیا جاتا - مشکوٰۃ باب ثواب التسبیح والتحمید -
فصل ۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ
اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ - رواہ البیہقی - ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلے
وہ لوگ بہشت کی طرف بلائے جائینگے جو خدا کی حمد کرتے ہین خوشی اور ناخوشی مین - ایضاً - باب ذکر اللہ عز
وجل - فصل ۱ - عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ - رواہ مسلم - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھتے ہین خدا کے ذکر اور یاد کرنے کو تو اونکو فرشتے چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا
کی رحمت اونکو چھپا لیتی ہے اور اونپر چین اور آرام اترتا ہے - عَنْ اَبُوْ مُوْسٰى مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ
يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ - رواہ مسلم - ابو موسی سے

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اوس گھر کی مثال جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گھر کی جسمین خدا کا ذکر نہین ہوتا مثال زندہ اور مردہ کی ہے +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم جلد ۴ - کتاب المحبۃ والشوق - قال ابوبکر الصدیقؓ من ذاق من خالص محبۃ اللہ تعالی شغلہ ذلک عن طلب الدنیا واوحشہ عن جمیع البشر - ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے خالص محبت خدا سے مزہ پایا وہ دنیا کے ڈھونڈھنے سے ہٹ گیا اور تمام آدمیون سے بھاگ گیا - منبہات - باب التساعی - قال ابوبکر الصدیقؓ العباد ثلثۃ اصناف لکل صنف ثلث علامات یعرفون بہا صنف یعبدون اللہ تعالی علی سبیل الخوف وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الرجاء وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الحب فللاول ثلث علامات یستحقر نفسہ ویستقل حسناتہ ویستکثر سیئاتہ وللثانی ثلث علامات یکون قدوۃ الناس فی جمیع الحالات ویکون اسخی الناس کلہم بالمال فی الدنیا ویکون احسن الظن باللہ فی الخلق کلہم وللثالث ثلث علامات یعطی ما یحبہ ولا یبالی بعد ان یرضی ربہ ویعمل بسخط نفسہ بعد ان یرضی ربہ ویکون فی جمیع الحالات مع ربہ فی امرہ ونہیہ - یعنی فرمایا ابوبکر صدیقؓ نے کہ عبادت کرنیوالی تین قسم کے ہین ہر ایک قسم کی تین نشانیان ہین جو پہچانی جاتی ہین اون سے - ایک قسم یہہ ہے کہ وہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق ڈر کے اور ایک قسم یہہ کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق امید کے اور ایک قسم یہہ ہے کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق محبت کے - سو پہلی قسم کی تین نشانیان ہین حقیر جانتا ہے اپنے تئین اور کمتر جانتا ہے اپنی نیکیان اور بہت جانتا ہے اپنی بدیان - اور دوسری قسم کی بھی تین نشانیان ہین پیشوا ہوتا ہے آدمیون کا تمام حالتون مین اور بڑا سخی ہوتا ہے تمام آدمیون سے ساتھہ مال کے دنیا مین اور اچھا گمان کرتا ہے ساتھہ اللہ کے تمام خلق مین - اور تیسری قسم کی تین نشانیان ہین دیتا ہے جو چیز دوست رکھتا ہے اور نہین پرواہ کرتا بعد راضی ہونے اپنے پروردگار کے اور عمل کرتا ہے ناخوشی پر نفس کا بعد راضی ہونے پروردگار کے اور رہتا ہے تمام حالات مین اپنے رب کے ساتھہ اوسکے حکم اور نہی مین - احیاء العلوم جلد ۲ - باب فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ - قال عبد اللہ بن عمرؓ واللہ لو صمت النہار لا افطرہ وقمت اللیل لا انامہ وانفقت مالی علقاً علقاً فی سبیل اللہ اموت یوم اموت ولیس فی قلبی حب لاہل طاعۃ اللہ وبغض لاہل معصیۃ اللہ ما نفعنی ذلک شیئا - ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ قسم ہے مجکو خدا تعالی کی کہ دن بھر کا روزہ رکھنا اور رات بھر کا خدا کی عبادت مین کھڑا رہنا اور نفیس نفیس مال کا فی

Marfat.com

سبیل اللہ خرچ کرڈالنا ہرگز فائدہ نہ دیگا مجکو وفات کی روز جبتک کہ میری دل مین خدا کی لوگون کی محبت اور اوسکے نافرمانون کی عداوت نہو۔ وقال علیؓ علیکم بالاخوان فانہم عدۃ فی الدنیا والآخرۃ الا تسمع الی قول اھل النار فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ دوست ضرور پکڑو کہ وہ دنیا مین بہی کام آتی ہین اور آخرت مین بہی دیکہو دوزخ والی اوس روز یہہ کہینگے کہ ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا نہین اور نہ صدیق حمیم۔ وجاء رجل الی ابی ھریرۃؓ فقال انی ارید ان اواخیک فی اللہ فقال اتدری ما حق الاخاء قال عرفنی قال انک لا تکون احق بدینارک ودرھمک منی قال لم ابلغ ھذہ المنزلۃ اٰنًا قال فاذھب عنی۔ ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ کی پاس آکر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آپکی ساتہہ دیندارانہ برادری کرون آپنے فرمایا کہ کیا تو جانتا ہے کہ برادری کا حق کیا ہے اوسنے کہا کہ آپ بیان فرمائین آپنے کہا کہ حق برادری کا یہہ ہے کہ تو اپنے سونے اور چاندی پر مجہسے زیادہ حقدار نہو وے اوسنے کہا کہ مین ابہی اس منزل کو نہین پہونچا آپنے فرمایا کہ پہر چلا جا۔ احیاء۔ جلد ۴۔ کتاب المحبۃ والشوق۔ قال ابن عباسؓ اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین یحمدون اللہ تعالی علی کل حالٍ۔ ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے پہل قیامت کو وہ لوگ جنت کیطرف بلائے جائینگے جو ہر حالین خدا کی حمد و ثنا مین مصروف ہین +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین جو انا جیل و نامجات اور قرآن وحدیث اور اقوال صحابہ سے عیسوی و محمدیؐ تعلیم درج ہوئی ہی اگر اوسکو غور سے پڑہا جاوے تو عیسوی تعلیم پر محمدیؐ تعلیم کو حسب ذیل فوقیت و ترجیح حاصل ہے۔

اول یہہ کہ عیسوی تعلیم مین خدا کی محبت کی علامت صرف اوسکے حکمون پر عمل کرنا بیان ہوئی ہے جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۱۵ و ۲۱۔ اور خط اول یوحنا باب ۵۔ آیت ۳ مین مصرح ہے اور یہہ علامت ایسی ہے کہ ہر ایک شخص بظاہر حکمون پر عمل کرکے آدمیونکے سامنے خدا کی محبت کا دعوی کرسکتا ہی لیکن یہہ سچی محبت کا نشان نہین ہے اور سچی محبت کا نشان وہ ہی جو تعلیم محمدیؐ مین ہی کہ خدا اور اوسکے رسول کو اپنی جان و مال و اولاد اور ماں باپ اور بہائی بندون سے جو دنیا مین عزیز ترین اشیاء ہین زیادہ دوست و عزیز سمجہے اور خدا کی محبت و رضامندی کے مقابلہ مین اپنی جان و اولاد اور مال وغیرہ کی کچہہ حقیقت و حیثیت نہ سمجہے اور انکے تلف ہونے کی کچہہ پرواہ نہ کرے سو اس معیار مین پورا اترنا بڑے جوانمردون اور کملاء کا کام ہے۔ اگرچہ مسیحؑ نے بہی فرمایا ہے کہ جو ماں باپ یا بیٹا بیٹی

کو مجھسے زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہیں ہے - مگر یہہ ارشاد مسیح کا صرف اپنی نسبت ہے خدا کی محبت کی نسبت اونہون نے کوئی بلا توسط صریح اشارہ نہیں کیا - دوم یہہ کہ انجیل مین گو خدا اور مسیح اور ایکدوسرے سے محبت کرنیکی بہت تاکید پائی جاتی ہے لیکن کفار یعنی منکرین خدا و مسیح کے ساتھہ محبت وغیر محبت کا کہین تذکرہ نہین ہوا اور یہہ بڑی بہاری فروگذاشت ہوئی ہے حالانکہ قرآن شریف مین خدا تعالی نے صاف فرما دیا ہے کہ کفار سے جو میرے مغضوب لوگ ہین ہرگز محبت نہ کرو اور تمہاری محبت اور عداوت محض میرے واسطے ہو یعنی جس شخص سے مین راضی ہون تم بہی اوس سے محبت کرو اور جس سے مین ناراض ہون تم بہی اوس سے نفرت کرو - سو یہہ بات واقعی ہے کیونکہ دوست کے دشمن سے محبت کرنی یا دوست کے دوست سے دشمنی کرنی عین دوست سے دشمنی کرنی ہے - اور یہہ ایسی فروگذاشت کا نتیجہ ہے کہ بعض عیسائی مسیح کے اس قول کے "اپنے دشمنونکو پیار کرو" یا اسکے ہم مثل اقوال سے عام محبت یعنی غیر مذہب کے لوگون سے محبت کرنیکی سند پکڑتے ہین حالانکہ یہہ اونکی محض خام خیالی ہے کیونکہ غیر عیسائیون اور اون لوگون سے جو عیسائی تعلیم کے برخلاف ہین صریحاً نفرت کرنے اور کنارہ کش ہونے کا حکم ہے - دیکہو نامہ دوم یوحنا باب - آیت ۱۰ - اگر کوئی تمہارے پاس آوے اور یہہ تعلیم نہ لاوے تو اوسے گہر مین نہ آنے دو اور اوسے سلام نہ کرو کیونکہ جو کوئی اوسے سلام کرتا ہے اوسکے برے کامون مین شریک ہوتا ہے - نامہ اقرنتیان باب ۱۶ - آیت ۱۷ - اے تم اون لوگون پر جو اس تعلیم کے برخلاف جو تمنے پائی پہوٹ پڑنے اور ٹہوکر کہانے کے باعث ہین لحاظ رکہو اور اونسے کنارے رہو - انتہی اور ظاہر ہے کہ جب انجیل کے برخلاف والون سے یہانتک کنارہ کشی کا حکم ہے کہ اونکو گہر مین آنے دینے اور سلام تک کرنیکی اجازت نہین تو پہر محبت کی کہان گنجائش رہی اور اسکی کسطرح اجازت ہوئی - علاوہ اسکے یہان دشمنون سے ہم مذہب دشمن مراد ہین اور یہہ اظہر من الشمس ہے کہ جسطرح ہندو مسلمان وغیرہ مذاہب کے لوگون کا دنیاوی معاملات کے باعث اپنے ہم مذہب بہائیون کے ساتھہ اکثر عداوت و دشمنی رہتی ہے اسیطرح عیسائی لوگ بہی دنیاوی معاملات کے باعث آپسمین ایک دوسرے سے حسد و عداوت رکہکر ایک دوسرے کے دشمن بنتے ہین سو حضرت مسیح اسی دشمنی کے دور کرنے اور آپسمین محبت کرنے کی تاکید فرمائے ہین - سوم اپنے دینی بہائی سے محبت کرنے کی علامت عیسوی تعلیم مین بالکل مفقود ہے بخلاف محمدی تعلیم کے کہ اوسمین حضرت نے کس وضاحت سے فرمایا ہے کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا تاوقتیکہ وہ اپنے بہائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے +

فصل یازدہم

ریا کی مذمت اور عبادت مین اخلاص کی ترغیب و تاکید

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۶ - آیت ۱ - خبردار تم اپنے نیک کامونکو لوگونکے سامنے دکھلانے کے لئے نکرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا - ۲ - اسلئے جبکہ تو خیرات کرے تو اپنے سامنے تُرہی مت بجا جیسے ریاکار عبادتخانون اور رستونمین کرتے ہین تاکہ لوگ اونکی تعریف کرین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا اجر پاچکے - ۳ - پر جب تو خیرات کرے تو چاہئے کہ تیرا بایان ہاتھ نہ جانے جو تیرا دایان ہاتھ کرتا ہے - ۴ - تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے خود ظاہر مین تجھے بدلہ دیوے - ۵ - اور جب تو دعا مانگے ریاکارون کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادتخانون مین اور رستون کے کونون پر کھڑے ہوکر دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہین تاکہ لوگ اونہین دیکھین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا بدلہ پاچکے - ۶ - لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین ہے دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلہ دیگا - ۷ - اور جب دعا مانگتے ہو غیر قومون کی مانند بیفائدہ بکبک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہین کہ اونکی زیادہ گوئی سے اونکی سنی جائیگی - ۹ - سو تم اسطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہووے - ۱۰ - تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے - ۱۱ ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش - ۱۲ - اور جسطرح ہم اپنے قرضدارونکو بخشتے ہین تو اپنے قرضین ہمکو بخشدے - ۱۳ - اور ہمین آزمائش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین آمین - ۱۶ - اور جب تم روزہ رکھو مکارون کی مانند اپنا چہرہ اوداس نہ بناؤ کیونکہ وے اپنا مونہہ بگاڑتے ہین کہ لوگ اونہین روزہ دار جانین - ایضاً - باب ۵ - آیت ۸ - مبارک وے جو پاکدل ہین کہ وے خدا کو دیکھینگے

کلام حواریین - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۸ - وہ جو خیرات بانٹتا ہے صاف دلی سے بانٹے

کلام الٰہی - پارہ والمحصنت - سورہ نساء - رکوع ۲۱ - اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا - تحقیق منافق لوگ فریب دیتے ہین اللہ کو اور وہ فریب کی سزا دینے والا ہے انکو اور جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے دکھلاتے ہین لوگونکو اور نہین یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا - پارہ عم - سورہ ماعون - فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ - پس افسوس ہے واسطے اون نماز پڑھنے والون کے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور جو دکھاوے کے لئے پڑھتے ہین اور برتنے کی چیز ادینا لوگونکو نہین دیتے - پارہ حم سورہ محمد - رکوع ۴ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور مت باطل کرو اپنے عملونکو دکہاوے سے۔
پارہ والمحصنت سورہ نسا۔ رکوع ۶۔ وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ اور نہیں اللہ ان لوگونکو
دوست نہیں رکہتا جو دکہاوے کو اپنا مال خرچ کرتے ہین۔ پارہ تلک الرسل سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۶۔ یٰٓا
اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ
لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ
عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ
لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو تم اپنی خیراتون کو
ساتہہ نہوری اور ایذا کے مانند اوس شخص کے جو خرچ کرتا ہے اپنے مال کو واسطے دکہلانے لوگون کے اور نہین ایمان لایا
ساتہہ اللہ اور دن پچہلے کے پس مثال اوسکی مانند مثال اوس شخص کی ہے جسپر ہو مٹی پس پہونچے اوسکو سخت
مینہہ پس کردے اوسکو صاف۔ نہین قدرت پاتے اہل ریا کسی چیز پر جسکو کمایا اونہون نے اور اللہ راہ نہین دکہاتا
قوم کافرونکو۔ اور مثال ان لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اپنا مال اللہ کی رضامندی چاہنے کو اور خوب پکا ارادہ
کرکے اپنے دلون سے ایسی ہے جیسی مثال ایک باغ کی جو بلندی پر ہو پہونچے اوسمین بارش تو لاوے پہل اوسکے
دُگنے اگر نہ پہونچے اوسپر بارش تو شبنم ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کا دیکہنے والا ہے۔ ایضاً۔ رکوع ۳۷۔
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَیُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَیِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ اگر ظاہر کرو تم خیرات کو تو اچہا ہے اور اگر چہپاؤ تم اوسکو اور فقیرونکو
دیدو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور دور کرتا ہے تم سے گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے اعمال پر خبردار ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ
اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِیْمٌ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اور جو دیتے ہو تم خیرات سو تمہارے ہی لئے ہے اور سچا لئیے کہ نہ خرچ کرو تم مگر اللہ کی رضامندی
چاہنے کے لئے اور جو کچہہ دوگے تم خیرات پوری کیجائیگی تمہاری ائے (یعنے اوسکا ثواب تمہین پورا پہنچایا جائیگا)

Marfat.com

خیرات اون لوگون کی لئی ہی جو روکی گئی ہین اللہ کی رستی مین نہین طاقت رکہتی زمین مین چلنی کی جانتا ہی اونکو ناواقف دولتمند نہ مانگنی کی وجہ سی تو پہچان لیگا اونکو اونکی چہری سے نہین سوال کرتی لوگون سی اصرار کے ساتہہ اور جو کچہہ دوتم خیرات تو اللہ اوسکا علیم ہی۔ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے رات مین اور دن مین چہپا کر اور علانیہ تو اونکی لئی اونکا اجر ہی اونکی رب کی پاس ور نہو گا خوف اونپر اور نہ وہ رنجیدہ ہونگی۔ تفسیرون مین لکہا ہی کہ یہہ آیت اوس وقت نازل ہوئی تہی کہ جب حضرت ابا بکر صدیق نے خدا کی راہ مین چالیس ہزار دینار بہطور پر کہ دس ہزار دینار خفیہ اور دس ہزار علانیہ اور دس ہزار رات کی وقت اور دس ہزار دن کی وقت خیرات کئی تہے۔ پارہ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۷۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ دعا مانگو تم اپنی رب سی عاجزی کے ساتہہ اور پوشیدہ تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سی نکلجانیوالونکو اور مت فساد کرو زمین کی اندر پیچہی اوسکی درستی کی اور پکارو اللہ کو خوف اور طمع سی۔ پارہ قال الملاء۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۲۴۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ یاد کرو اپنی پروردگار کو اپنی دلمین عاجزی اور ڈر اور کم آواز سی صبح اور شام کو اور غافلان ذکر خدا سی مت ہو۔ پارہ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ کہہ ای محمد حکم کرتا ہی میرا پروردگار ساتہہ انصاف کی اور سیدہا کرو اپنی مونہہ کو طرف کعبہ کی ہر نماز کی وقت اور پکارو اوسکو خالص کر کر واسطی اوسکی عبادت کو۔ پارہ ومالی۔ سورہ زمر۔ رکوع ۱۔ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ پس بندگی کر اللہ کی خالص کر کر واسطی اوسکی عبادت خبردار ہو واسطی اللہ ہی کی ہی عبادت خالص رکوع ۲۔ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔ کہہ ای محمد کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اللہ کی خالص کر کر واسطی اوسکی عبادت۔ پارہ فمن اظلم۔ سورہ مومن۔ رکوع ۲۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ پس پکارو اللہ کو خالص کر کر واسطی اوسکی عبادت کو اگرچہ ناخوش ہوین کافر لوگ۔ رکوع ۷۔ هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وہی زندہ ہی نہین کوئی معبود سوا اوسکی پس پکارو اوسکو خالص کر کر واسطی اوسکی عبادت کو سب تعریف واسطی اللہ کی ہی جو پروردگار عالمون کا ہی۔ پارہ اتل ما اوحی۔ سورہ لقمان۔ رکوع ۳۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

Marfat.com

وَاِلَی اللّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۔ اور جو کوئی خالص کرے اپنے عمل کو خدا کی طرف اور وہ نیکی کرنیوالا ہے تو بیشک اوسنے محکم پکڑی دستاویز مضبوط اور اللہ کی طرف ہے بازگشت سب کاموں کی - پارہ عم ۳۰ - سورہ بینہ - رکوع ۱ - وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۔ اور نہیں حکم کیے گئے مگر یہہ کہ عبادت کریں اللہ کو خالص کر کر واسطے اوسکے دین کو بطور ابراہیم کے اور قائم رکھیں نماز اور دین زکوۃ اور یہہ ہے دین لوگوں قائم رہنیوالوں کا - پارہ ۱۹ وقال الذین سورہ شعرا - رکوع ۵ - یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۔ اوسدن نہ فائدہ دیگا مال اور نہ بیٹے لیکن صاحب فائدہ کا وہ ہے جو لاوے اللہ کے پاس دل بے عیب اور پاک - پارہ ۲۶ حم - سورہ ق رکوع ۳ - وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ھٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ اور نزدیک کیا جاویگا بہشت پرہیزگاروں کے اور کہا جاویگا یہہ وہی ہے جسکا تم وعدہ دیے گئے تھے تیار کیا ہے ہمنے واسطے رجوع کرنیوالے اور نگاہ رکھنیوالے احکام الہی کے جو ڈرتا ہے اللہ سے پوشیدگی مین اور آتا ہے دل رجوع کرنیوالے خالص سے ۔

دعاؤن کی نسبت اسطرح پر مانگنے کا اشارہ ہوا ہے - سورہ فاتحہ - اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ دکہا ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگون کی کہ انعام کیا ہے تونے اونپر نہ راہ اونکی جنپر غضب کیا ہے تونے اور نہ گمراہون کی پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۵ - رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے - پارہ ۳ تلک الرسل - سورہ آل عمران رکوع ۱ - رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۔ اے پروردگار ہمارے مت ٹیڑہا کر ہمارے دلونکو بعد اسکے کہ راہ دکہائی ہمکو تونے اور عطا کر اپنے پاس سے رحمت تحقیق توہی عطا کرنیوالا ہے - رکوع ۲ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اور اللہ دیکھنیوالا ہے بندونکو جو کہتے ہین اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش ہمارے گناہ اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ اے رب ہمارے بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری کام مین اور ثابت رکھہ قدم ہمارے اور مدد دے تو ہمکو کافرون پر - پارہ ۹ قال الملاء - سورہ اعراف - رکوع ۱۱ - رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ

Marfat.com

بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ - ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان ہماری قوم کی ساتھ حق کی اور تو بہت عمدہ حکم کرنیوالا ہی - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ کہف - رکوع ۱ - رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا - ای رب ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہمارے کام ہمارے بہلائی سے +

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوۃ باب الریا - فصل ۱ - عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ النَّبِیُّ ؐ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ متفق علیہ جندب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ عیب اوسکے اور رسوا کریگا اوسکو اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکہانے کے دکہائیگا اللہ عمل بُرے اوسکے جو پوشیدہ رکہتا ہی - ایضا - فصل ۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ - رواہ البیہقی - عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص سناوے لوگونکو عمل اپنے سناویگا اللہ اوسکے عمل ریائی کو اپنی خلق کی کانون مین اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو - ایضا - فصل ۳ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ - رواہ احمد - شداد بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے دکہلاوے کے لئے نماز پڑہی پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکہلاوے کے لئے روزہ رکہا پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکہلاوے کے لئے صدقہ دیا پس اوسنے شرک کیا - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَاِذَا صَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا - رواہ ابن ماجہ - ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس جسطرح پڑہتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ تب بہی اسیطرح پڑہتا ہی تو فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق و راستی کے - ایضا - کتاب الرقاق - فصل ۲ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِکَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ - رواہ احمد - ابی امامہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت قابل رشک یعنی بہت اچہا اور رو سے حال و مال کے میری دوستونمین سے میرے نزدیک البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑے کا نماز سے اچہی کرتا ہے

Marfat.com

بندگی اپنے رب کی اور اطاعت کرتا ہے اوسکی پوشیدگی وخلوت مین اور وہ گمنام ہے لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا اوسکی طرف ساتھہ اونگلیون کے اور ہے روزی اوسکی بقدر کفایت کے پس صبر وقناعت کی اوپر پھر چٹکی بجائی حضرتؐ نے اپنے ہاتھہ سے (جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب اور رہنے جلنے کسی چیز کے بجلاتے ہین) پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی اوسکی موت مین کم ہین عورتین رونیوالیان اوسکی مرنے پر کم ہے میراث اوسکی مشارق الانوار باب الثامن - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ - متفق علیہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کہین سایہ نہوگا - ایک تو منصف سردار - دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون یعنی عبادتگاہون مین عبادت کے لئے لگا رہتا ہے - چوتھے دو مرد جو خدا ہی کے لئے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر - پانچوان وہ مرد جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون - چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو ایسا چھپایا کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھہ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھہ نے - ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکہین خدا کے خوف سے - مشکوۃ باب تنزیہ الصوم فصل ا - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ - رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو روزہ مین بہتان کرنا اور جھوٹی واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کہانا پینا چھوڑنے (یعنے روزہ رکھنے کی) کچھہ پرواہ نہین - ازدی کتاب الضعفا - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَمْسٌ یُّفَطِّرْنَ الصَّائِمَ اَلْكِذْبُ وَالْغِیْبَةُ وَالنَّمِیْمَةُ وَالْیَمِیْنُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظْرَةُ بِشَهْوَةٍ - پانچ چیزین روزہ دار کا روزہ توڑ دیتی ہین جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا - مشکوۃ باب الریا والسمعۃ فصل ا - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ - رواہ مسلم - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تمہاری صورتون اور تمہاری مالون

نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے یعنے بدون پاک دلی اور خالص نیت کے ظاہر کی صفائی
کا کچھ اعتبار نہیں۔ مشارق الانوار۔ باب الثانی۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلَا وَاِنَّ
فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ۔
متفق علیہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ مشکوۃ۔ باب
تصحیح النیۃ۔ فصل ا۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی۔ متفق علیہ
عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عملوں کا اعتبار نیتوں سے ہے اور ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اوسنے نیت کی +

اقوال صحابہؓ ۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ کتاب النیۃ والاخلاص۔ وکتب عمر بن الخطابؓ الی ابی موسی
الاشعری من خلصت نیتہ کفاہ اللّٰہ تعالی ما بینہ وبین الناس۔ عمر خطابؓ نے ابی موسی اشعری کی طرف
لکھا کہ جسکی نیت پاک ہوئی ہے اوسکو اللّٰہ تعالی وہ بات کفایت کردیتا ہے جو اوسمیں اور لوگوں میں ہو۔
وقال زید بن حارثؓ اذا استوت سریرۃ العبد وعلانیتہ فذالک النصف وان کانت سریرتہ
افضل من علانیتہ فذالک الفضل فان کانت علانیتہ افضل من سریرتہ فذالک الجور۔ زید بن
حارث نے کہا ہے کہ جب بندہ کا پوشیدہ و ظاہر یکساں ہو تو یہ عدل ہے اور جب پوشیدگی بہتر ہو ظاہر سے تو اسکا
نام فضل ہے اور اگر ظاہر بہتر ہو پوشیدہ سے تو اسکا نام جور ہے۔ وقال ابو ہریرۃؓ یبعثون یوم القیامۃ علی
قدر نیاتھم۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی نیتوں کے اندازہ پر اوٹھائے جاینگے۔ وقال عمر بن
الخطابؓ افضل الاعمال اداء ما افترض اللّٰہ تعالی والورع عما حرم اللّٰہ تعالی وصدق النیۃ فیما
عند اللّٰہ تعالی۔ عمر خطاب نے فرمایا کہ بہتر عملوں کا ادا کرنا اوس چیز کا ہے جو خدا نے فرض کی ہے اور پرہیز کرنی
اوس چیز سے جو خدا نے حرام کی ہے اور سچی نیت رکھنی اوس چیز میں جو خدا کے نزدیک ہے۔ منبہات۔ باب الثلاثی
وعن علیؓ وکانوا من قبلنا یتواصون بثلث خصالٍ ویکاتبون بھا من عمل لآخرتہ کفاہ اللّٰہ امر
دینہ ودنیاہ ومن احسن سریرتہ احسن اللّٰہ علانیتہ ومن اصلح ما بینہ وبین اللّٰہ اصلح اللّٰہ
ما بینہ وبین الناس۔ علیؓ نے فرمایا کہ پہلے لوگ وصیت کیا کرتے تھے تین خصلتوں کی اور لکھا کرتے تھے اونکو اور
وہ یہ ہیں کہ جو کام آخرت کا کریگا اللّٰہ اوسکے کام دین اور دنیا کے بنائیگا اور جو اپنا باطن سنواریگا اللّٰہ اوسکا
ظاہر سنواریگا اور جسنے درست کیا اپنا معاملہ اللّٰہ کے ساتھ درست کریگا اللّٰہ معاملہ اوسکا لوگوں کے ساتھ۔

Marfat.com

ایضاً باب الثمانی عن علیؑ لا خیر فی صلوٰۃ لا خشوع فیہا ولا خیر فی صوم لا امتناع فیہ عن اللغو ولا خیر فی دعاءٍ لا اخلاص فیہ - علیؓ سے روایت ہے کہ اوس نماز میں بہتری نہیں ہے جسمیں عاجزی نہو اور اوس روزہ میں بہتری نہیں ہے جسمیں لغو باتوں سے پرہیز نکیا جاوے اور اوس دعا میں بہتری نہیں جسمیں اخلاص نہو

احیاء العلوم جلد ۳ - بیان ذم الشہرۃ - قال علی کرم اللہ وجہہ تبذّل ولا تشتہر ولا ترفع شخصک لتذکر وتعلّم واکتم واصمت تسلم تسر الابرار وتغیظ الفجار - علیؓ نے فرمایا کہ خیرات کر اور شہرت کو اور اپنے درجے کو مت بڑہا تاکہ لوگ تجکو جانیں اور یاد کریں بلکہ اپنے آپکو چھپا اور خاموش رہ کہ اسمین نجات ہے نیک بندے تجسے خوش رہینگے اور بدکار تجسے جگر کباب ہونگے - ایضاً - بیان ذم الریا - فیروی ان عمر بن الخطاب رأی رجلاً یطاطی رقبتہ فقال یا صاحب الرقبۃ ارفع رقبتک لیس الخشوع فی الرقاب انما الخشوع فی القلب روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گردن جھکائے بیٹھا ہے تاکہ لوگ اوسکو پارسا سمجھیں آپنے فرمایا کہ اے گردن والے اوٹھا اپنی گردن کیونکہ عاجزی دل میں ہے نہ گردن جھکانے میں - ورأی ابو امامۃ الباہلی رجلاً فی المسجد یبکی فی سجودہ فقال انت انت لو کان ھذا فی بیتک - ابو امامہ باہلیؓ نے ایک شخص کو مسجد مین سجدہ کے درمیان روتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ اگر تو یہ بات اپنے گہر میں کرتا تو بہت اچھا ہوتا - وقال عکرمۃ ان اللہ یعطی العبد علی نیتہ ما لا یعطیہ علی عملہ لان النیۃ لا ریاء فیہا - عکرمہ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے آدمی کو نیک نیتی پر وہ چیز عطا کرتا ہے جو اوسکے عمل کرنے پر نہیں دیتا کیونکہ نیت میں کوئی دکھاوا نہیں ہو سکتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل میں انجیل و قرآن سے جو تعلیم مذکور ہوئی ہے اوس سے مثل آفتاب نیمروز روشن ہے کہ محمدی تعلیم عیسوی تعلیم پر کلی ترجیح رکھتی ہے کیونکہ تعلیم محمدی میں جملہ عبادات و خیرات دو قسم کی بیان ہوئی ہیں - ایک فرضی دوم نفلی سو فرضی عبادت کا تو پاک دل اور خالص نیت سے محض واسطے رضامندی اپنے خالق کے ظاہر ادا کرنا اور نفلی عبادت کا پوشیدہ بجالانا بہتر ہے لیکن انجیل میں ظاہر کی ممانعت ہوکر خاص حکم ہوا ہے کہ عبادت و خیرات بالکل پوشیدہ ادا کرو حالانکہ جو فائدے پاک دل اور صاف نیت سے ظاہراً خیرات یا عبادت ادا کرنے میں حاصل ہو سکتے ہیں وہ پوشیدہ کرنے میں مفقود ہو گئے چنانچہ اگر خیرات یا عبادت ظاہراً پاک دل ہو ادا کیجاوے تو ایسے کو دیکھا دیکھی اور لوگوں کو بھی اوسکے کرنے کی ترغیب ہوگی - دوم امید ہے کہ ایسا کرنے سے شاید بخیل و بے نماز لوگ بھی اپنے بخل و غفلت سے شرمندہ ہوکر توبہ اختیار کریں - سوم - فرضی خیرات و عبادت کو ظاہراً ادا کرنے میں اوسکی

ترک کی تہمت سے بچاؤ ہے +

فصل دوازدہم

جمع کرنے مال اور بخل کی مذمت اور انفاق فی سبیل اللہ اور قناعت کی ترغیب

کلام مسیح - انجیل متی باب ۶ - آیت ۱۹ - مال اپنے واسطے زمین پر جمع نکرو جہان کیڑا اور مورچہ خراب کرتے ہیں اور جہان چور سیندہ دیکے چراتے ہیں - ۲۰ بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو جہان نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتا ہے اور نہ چور سیندہ دیکے چراتے ہیں ۲۱ کیونکہ جہان تمہارا خزانہ ہے وہین تمہارا دل بھی لگا رہیگا - ۲۴ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے +

کلام حواریین - نامہ عبرانیان - باب ۱۳ - آیت ۵ - تمہارا چلن لالچ کا نہووے اور جو موجود ہے اوسی پر قناعت کرو کیونکہ اوسنے آپ کہا ہے کہ مین تجھے ہرگز نہ چھوڑونگا - ۱۶ پر سخاوت اور بھلائی کرنی نہ بھولو - نامہ یعقوب باب ۴ - آیت ۴ پس جو کوئی دنیا کا دوست ہوا چاہتا ہے وہ آپکو خدا کا دشمن ٹھہراتا ہے - نامہ تمطاؤس اول باب ۶ - آیت ۱۰ - کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیوں کی جڑ ہے ۱۷ - اس جہان کے دولتمندونکو حکم کر کہ بلند پرواز نکرین اور بے بنیاد دولت پر بھروسہ نرکہین - ۱۸ - اور یہہ کہ وے نیکوکاری کرین اور بھلے کام سے دولتمند ہوین اور سخاوت پر تیار اور بانٹنے پر مستعد ہووین - نامہ پطرس اول باب ۴ - آیت ۱۰ ہر ایک جسقدر اوسکو نعمت ملی سو اوسکو چاہئے جو خدا کی طرح طرح کی فضل کے اچھے مختار کی مانند ہین ایکدوسری کی خدمت مین خرچ کرے - ۱۱ - اگر کوئی خدمت کرے تو اتنی کرے جتنا اوسے خدا نے مقدور دیا ہے - نامہ یوحنا باب ۲ - آیت ۱۵ - دنیا کی محبت نرکھو نہ اون چیزونکی جو دنیا مین ہین

کلام الہی - پارہ واعلموا - سورہ توبہ - رکوع ۵ - وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ - اور جو لوگ بند کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو خدا کی راستہ مین پس خوشخبری دے اونکو ساتھ عذاب درد دینے والے کے - پارہ عم - سورہ ہمزہ - رکوع ۱ - وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ - وائے ہے واسطے ہر غیبت کرنیوالے عیب لگانیوالے کے جسنے اکٹھا کیا مال کو اور گنتا رہا اوسکو جانتا ہے کہ مال اوسکا ہمیشہ رہیگا اوسکے لئے نہین نہین بلکہ ڈالا جاویگا حطمہ مین - پارہ یعتذرون - سورہ یونس - رکوع ۶ - قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ - کہہ ساتھ فضل خدا اور اوسکی رحمت کے ہی چاہیے کہ خوش ہوین وہ بہتر ہے مال کی جمع کرنے سے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۸ - وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو اللہ نے اپنی فضل سے وہ بہتر ہی اونکی لئے بلکہ وہ برا ہی اونکی لئے البتہ طوق پہنائی جاویگی وہ چیز کہ بخیلی کی ہی ساتھ اوسکی قیامت کی روز

پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۶ - اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ - تحقیق اللہ نہیں دوست رکہتا اوس شخص کو کہ تکبر کرنیوالا شیخی کرنیوالا ہی وہ جو بخیلی کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو بخیلی کا اور چہپاتے ہیں اوسکو جو اللہ نے اونکو اپنی فضل سے دیا ہی -

پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید - رکوع ۳ - وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ - اور اللہ دوست نہیں رکہتا ہر ایک تکبر کرنیوالی فخر کرنیوالی کو وہ جو بخل کرتے اور حکم کرتے ہیں لوگونکو بخل کا -

پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ حشر - رکوع ۱ - وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی اپنی نفس کے بخل سے بچایا جاوے (یعنی اپنی نفس کو مال کی محبت سے بچاوے) پس ایسے ہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں -

پارہ ۳۰ عم - سورہ ماعون - رکوع ۱ - وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور وائے واسطی اون لوگوں کے ہے جو منع کرتے ہیں (یعنی نہیں دیتے) برتنے کی چیز -

پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا - اور مت کر اپنی ہاتھ کو اپنی گردن کی طرف بندہا ہوا اور مت کہولدے اوسکو نہایت کہولدینا (یعنی نہ حد سے زیادہ بخل کر اور نہ حد سے زیادہ بچا دے) کہ پس بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا پچہتاتا -

پارہ ۲۶ حم - سورہ محمد - رکوع ۴ - هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ - خبردار ہو تم ای لوگو جو بلائے جاتے ہو کہ خرچ کرو خدا کی راہ میں پس بعض تم میں سے وہ شخص ہوتا ہی کہ بخیلی کرتا ہی اور جو کوئی بخیلی کرتا ہی پس سوا اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہی اپنی نفس سے کہ اوسکو ثواب سے محروم کرتا ہی اور اللہ بے پرواہ ہی اور تم محتاج ہو -

پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید - رکوع ۳ - اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ - ایمان لاؤ اللہ اور اوسکی رسول پر اور خرچ کرو اوس مال سے کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلوں کا اوسمیں پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا مال واسطے اونکی بڑا ثواب ہی -

پارہ ۲ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۴ - وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خرچ کرو خدا کی راستہ میں اور مت ڈالو اپنی ہاتہوں کو ہلاکت

کیطرف (یعنی بخل مت کرو) اور نیکی کرو تحقیق اللہ نیکی کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی - پارہ ٣ تلک الرسل سورہ بقر
رکوع ٣٤ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ - ای ایمان والو خرچ کرو تم اوس چیز سی کہ دیا ہی ہمنی
تمکو - ایضاً - رکوع ٣٧ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ - ای ایمان والو
خرچ کرو پاکیزہ اوس چیز سی کہ کمایا ہی تمنے اور اوس چیز سی کہ نکالا ہی ہمنی واسطی تمہاری زمین سی اور مت ارادہ کرو
یہہ کہ خبیث کو اوسمین سی خرچ کرو اور تم نہین اوسکی لینی والی مگر یہہ کہ چشم پوشی کرو اوسمین - پارہ ٢٧ قال فما خطبکم
سورہ حدید - رکوع ١ - وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور کیا ہی تمہاری لئی یہہ کہ نہ خرچ کرو خدا کی راستہ
مین - پارہ ٣ تلک الرسل - سورہ بقر - رکوع ٣٦ - مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ
لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ - مثال اون لوگون کی جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتے ہین مثل ایک دانہ کی ہی کہ اگاوی
سات بالین ہر ایک بال مین سو دانہ ہو اور اللہ دگنا کرتا ہی جسکی لئی چاہی اور اللہ کشائش والا جاننی والا ہی - وہ
لوگ جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتی ہین پہر اوسکی خرچ کرنی کی بعد نہین لاتی نہورا اور نہ ایذا اونکی لئی ہی ثواب انکا
پاس اپنی خدا کی اور نہین اونپر ڈر اور نہ وہ غمناک ہونگی - پارہ ٤ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ١٠ - لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ - ہرگز نہ پہنچو گی بہلائی
کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو اور جو کچھہ کہ خرچ کرو تم کسی چیز سی پس تحقیق اللہ اوسکو جاننی
والا ہے - پارہ ٢٠ امن - سورہ قصص رکوع ٦ - وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتُهَا
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - ای لوگو جو کچھہ تم مال غیرہ سی دئی گئی ہو پس وہ فایدہ زندگانی
دنیا کا اور اوسکی زینت ہی اور نہین خدا کی نزدیک وہ اچہا اور بہت باقی رہنی والا کیا تم نہین سمجہتی - پارہ ١٥
سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ٦ - اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ
خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا - مال اور بیٹی زندگانی دنیا کی آرائش ہین اور باقی رہنی والیان نیکیان
تیری پروردگار کی نزدیک بہتر ہین ثواب در بہتر ہین امید رکہنی مین - موضح القرآن مین لکہا ہی کہ باقی رہنی والیان
نیکیان یہہ ہین کہ مثلاً کسی کو علم سیکہا یا جاوی جو جاری رہی یا کوئی نیک رسم ڈال جاوی یا مسجد بنا جاوی -

کوئی سرائی یا باغ وقف کرجاوی یا اپنی اولاد کو تربیت کر کی صالح چھوڑ جاوی۔ انتہی۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہی
کہ امام قشیری ؒ نی فرمایا کہ باقیات صالحات وہ اعمال ہین جو بغیر طمع وریا کی خالصاً لوجہ اللہ کئی جاوین تاکہ اونکا
ثمرہ ابد تک قائم رہی۔ پارہ ۵ والمحصنات۔ سورہ نسا۔ رکوع ۱۱۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ
لِمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا۔ کہہ ای محمد دنیا کی محبت رکھنی والونکو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہی اور آخرت اوس
شخص کی لئی بہتر ہی جو پرہیزگاری کرتا ہی اور نہ ظلم کئی جاوگی تاگی کی برابر یعنی تمہاری نیکیون مین سی دہاگی کا قدر بھی
جو بہت ہی بیمقدار ہوتا ہی گھٹایا نہ جائیگا۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۶۔ اَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ۔ کیا خوش ہوئی تم ساتھ زندگانی دنیا کی آخرت سی
پس نہین فائدہ دنیا کا آخرت مین مگر تھوڑا۔ ولنعم ما قال ؏ متاع این جہان فانی ومعیوب + نعیم آنجہان باقی و
مرغوب + چرا کس دولت باقی گذارد + بہ نعمتہای فانی سر بارد۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ سبا۔ رکوع ۵۔ وَمَا
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ۔ اور نہین مال تمہاری اور نہ اولاد تمہاری جو تمکو ہماری نزدیک کر سکین مگر
مقرب شخص وہی جو ایمان لائی اللہ پر اور اچھی کام کری پس انہین لوگون کی لئی بدلہ دوگنا ہی بسبب اسکی جو کیا اونہون
نی اور وہ بالاخانون کی اندر بیخوف ہین۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۳ مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ وَمَا عِندَ اللَّهِ
بَاقٍ جو کچھہ تمہاری پاس ہی تمام ہوجاتا ہی اور جو کچھہ اللہ کی پاس ہی باقی رہنی والا ہی۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوریٰ
رکوع ۳۔ مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ وَمَا لَهُ
فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ جو کوئی چاہتا ہی کھیتی آخرت کی زیادہ دیتی ہین ہم اوسکو کھیتی اور جو کوئی چاہتا ہی
کھیتی دنیا کی دیتی ہین ہم اوسمین سی اوسکو کچھہ اور نہین اوسکی لئی آخرت مین کچھہ حصہ۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید
رکوع ۳۔ اِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ۔ ای دنیا کی طالبو تم جانو یہہ زندگانی
دنیا کی ایک کھیل ہی اور دل بہلانا و بناؤ کرنا ہی اور آپسمین بڑائی کرنی اور مالون و اولاد مین زیادتی کرنی ہی اور
تم جانو یہہ کہ زینت دنیا کی جلدی دور ہوجائیگی مثل مینہہ کی کہ خوش لگتا ہی کھیتی کرنیوالونکو اوسکا اگنا پھر زور
سی اوٹھتی ہی پس تو دیکھتا ہی اوسکو زرد ہوئی پھر ہوجاتی ہی ریزہ ریزہ اور آخرت مین سخت عذاب ہی اوسکی لئی

Marfat.com

جو خدا کی بیفرمانی کری اور خدا کی طرف سی بخشش اور رضامندی ہی اوسکی واسطی جو فرمانبرداری کری اور زندگانی
دنیا کی محض اسباب غرور کا ہی - تفسیر بیضاوی اور مدارک مین لکہا ہی کہ خدا تعالی نی اس آیت مین ہونی دنیاوی
کے جلد زائل ہوجانی اور کم منفعت ہونی کی مثال کہیتی کے حال کے ساتہہ بیان فرمائی ہی یعنی دنیا کا حال مثل
اوس کہیتی کے ہی جو بارش کے ذریعہ سی پیدا ہو کر قائم ہوئی اور کہیتی والی یا کافر لوگ اوسی خوش ہوئی کیونکہ
وہ زینت دنیا سی زیادہ خوش ہوا کرتی ہین اور مومن کا حال یہہ ہی کہ جب کوئی تعجب انگیز چیز دیکہتا ہی تو
اوسکا فکر خدا کی قدرت کیطرف دوڑ کر اوسی خوش ہوتا ہی اور کافر کی جو دیکہا ہی ساری خوشی کر اوسکا فکر
اوسی تجاوز نہین کرتا اور اوسی مین غرق ہوجاتا ہی پہر وہ کہیتی خشک اور زرد ہو کر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہی
پارہ ۱۶ قال الم - سورہ کہف رکوع ۱۲ - قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا - کہہ کیا خبر دون مین تمکو ساتہہ ٹوٹا پانیوالون کی عمل مین وہ
لوگ کہ ضائع ہوئی اونکی سعی زندگانی دنیا مین اور وہ گمان کرتی ہین یہہ کہ وہ اچہا کام کرتی ہین ٭

کلام رسول مقبول - مشکوۃ - کتاب الرقاق فصل ۳ - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا
أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ - رواہ فی شرح السنہ جبیر بن نفیر سی روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ نہین مین حکم کیا گیا اس بات کا کہ جمع کرون مین مال کو اور تجارت کرنے والا ہون - عَنْ عَائِشَةَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ - رواہ احمد
عائشہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ دنیا گہر اوس شخص کا ہی جسکا آخرت مین کوئی گہر نہین اور مال اوس شخص کا
ہی جسکا مال نہین اور اوسکو وہ شخص جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین - طبرانی وحاکم - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
لِبِلَالٍ إِذَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ وَإِذَا أُعْطِيتَ فَلَا تَخْبَأْ - رواہ الطبرانی والحاکم - ابوسعید سی روایت ہی کہ حضرت
نی بلال کو فرمایا کہ جب کوئی تجہسی مانگی تو مت روک اور جب تجکو دیا جاوی تو مت چہپا - مشکوۃ باب فضل الفقراء
فصل ۳ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ
مِنَ الْعَمَلِ - رواہ البیہقی - علی سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ جو شخص خدا سی راضی ہوا تہوڑی سی رزق کی ساتہہ
مزو خدا راضی ہوگا اوسی تہوڑی سی عمل کی ساتہہ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ
إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ - رواہ احمد - معاذ بن جبل سی روایت
ہی کہ جب اونکو حضرت نی یمن کیطرف قاضی بنا کر بہیجا تو یہہ حکم فرمایا کہ اپنی تئین عیش و عشرت اور تن آسانی سے

بچانا کیونکہ جو خاص بندے خدا کے ہیں وہ عیش و عشرت میں نہیں رہتے۔ ایضاً کتاب الرقاق فصل ۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ۔ رواہ مسلم۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا وہ شخص جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت کی۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ۔ متفق علیہ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونگری بہت سے مال و متاع میں نہیں بلکہ حقیقت میں تونگری دل کی ہے۔ یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو کیونکہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی ہی احتیاج زیادہ ؎ آنانکہ غنی ترند محتاج ترند۔ حقیقت میں غنی اور بے پرواہ قناعت والا ہے جسکا دل غنی ہے کیونکہ جب دل سے دنیا کی محبت جاتی رہی تو کچھ حاجت نرہی ؎ تونگری بدلست نہ بمال۔ ایضاً باب التوکل والصبر فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَا رُزِقَ الْعَبْدُ رِزْقًا اَوْسَعَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّبْرِ۔ متفق علیہ۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت میں۔ یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہیں کیونکہ اگر قناعت نہیں تو کتنا ہی مال ہو حرص نہیں مٹتی ؎ ای قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست۔ ایضاً۔ باب الامل والحرص فصل ۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔ رواہ البخاری۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے مونڈھے پکڑکر فرمایا کہ دنیا میں ہو مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردوں میں گن رکھہ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَوْ کَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔ متفق علیہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بالفرض بالتقدیر آدمی کے پاس دو جنگل مال سے بھرے ہوئے ہوں تو البتہ اونکے ساتھہ تیسرے جنگل کو بھی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ اسی خاک کے نہیں بھرتا اور سپر اللہ راضی ہوتا ہے جو حرص و لالچ سے توبہ کرتا ہے +

اقوال صحابہؓ۔ منبہات۔ باب السباعی۔ وعن عثمانؓ انہ قال فی قولہ تعالی وکان تحتہ کنز لھما وکان ابوھما صالحا قال الکنز لوح من ذھب علیہ سبعۃ اسطر مکتوب فی احدھا عجبت لمن عرف الحساب وھو یجمع مالا وعجبت لمن عرف الموت وھو یضحک وعجبت لمن عرف الدنیا فانیۃ وھو یرغب فیھا وعجبت لمن عرف ان الامور بقدر وھو یغتم للفوات وعجبت لمن

ف النار وھو یذنب وعجبت لمن عرف اللہ یقیناً وھو یذکر غیرہ وعجبت لمن عرف الجنۃ
یقیناً وھو یستریح بالدنیا وعجبت لمن عرف الشیطان عدوا فاطاعہ۔ حضرت عثمانؓ نی آیت وکان
تحتہ کنز لہما کی بیان مین فرمایا کہ کنز ایک تختی سونی کی تہی اور اوسپر سات سطرین تہین لکہا ہوا تہا ایک مین تعجب
کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ پہچانا حساب کو اور جمع کری مال کو اور تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ پہچانا موت
کو اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سی کہ پہچانا دنیا کو فانی اور وہ اوسکی رغبت کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون
اوس شخص سی کہ پہچانا کہ کام ساتہہ تقدیر کی ہین اور وہ غم کری کسی چیز کی فوت ہونی سی اور تعجب کرتا ہون اوس
شخص سے کہ پہچانا دوزخ کو اور گناہ کری اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سی کہ پہچانا اللہ کو ساتہہ یقین کی اور یاد
کری اوسکی غیر کو اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سی کہ پہچانا بہشت کو یقین سی اور وہ راحت پکڑی دنیا کی ساتہہ
اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سی کہ پہچانا شیطان کو دشمن پہر فرمانبرداری کری اوسکی۔ احیاء العلوم جلد ۳
ذم البخل۔ وقال عبد اللہ بن عمرؓ الشح اشد من البخل لان الشحیح ھو الذی یشح علی ما فی یدی
غیرہ حتی یاخذہ ویشح بما فی یدیہ فیحبسہ والبخیل ھو الذی یبخل بما فی یدیہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ
فرماتے ہین کہ شح (حرص) بہ نسبت بخل کے زیادہ بُری ہی کیونکہ شحیح (حریص) دوسری کے مال پر بخل کرتا ہی اور اپنا
مال بہی نہین دیتا اور بخیل وہی ہی جو اپنی مال پر بخل کرتا ہی۔ ایضاً فضیلۃ السخا، قال علیؓ اذا اقبلت الدنیا
فانفق منہا فانہا لا تفنی واذا ادبرت عنک فانفق منہا فانہا لا تبقی۔ حضرت علیؓ فرماتی ہین کہ
اگر آدمی کی پاس دنیا آئی ہو جب بہی اوسمین سی خرچ کری کیونکہ وہ خرچ کرنے سی جاتی نہ رہیگی اور اگر دنیا جاتی ہو
جب بہی خرچ کرنا چاہئے کیونکہ نہ خرچ کرنی سی پہر نہین جاویگی۔ ایضاً باب ذم المال۔ ووضع علی کرم اللہ وجہہ
درہما علی کفہ ثم قال اما انک ما لم تخرج منی لم تنفعنی حضرت علیؓ نے ایکدرم اپنی ہتیلی پہ رکہکر فرمایا
کہ تو ایسی چیز ہی جبتک میری پاس سے نہ دور ہوگا مجکو فائدہ نہ دیگا۔ منبہات۔ باب الخماسی۔ قال عمرؓ رایت
جمیع المال فلم ار مالا افضل من القناعۃ۔ ملخصاً۔ یعنی حضرت عمرؓ نی فرمایا کہ مینی سب مالون کو دیکہا مگر نہ دیکہا
کوئی مال اچہا قناعت سی۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان فضیلۃ خصوص الفقراء۔ قال ابن مسعودؓ ما من یوم
الا وملک ینادی من تحت العرش یا ابن آدم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک۔ ابن مسعودؓ نی
فرمایا ہی کہ ہر روز ایک فرشتہ عرش کے نیچے آواز کرتا ہی کہ ای ابن آدم وہ تہوڑا جو کفایت کری تجکو اوس بہت سی بہتر ہی جو
تجکو سرکش بنا دی۔ وقال ابو الدرداء ما من احد الا وفی عقلہ نقص وذلک انہ اذا اتتہ الدنیا

Marfat.com

بالزیادۃ ظل فرحًا مسرورًا واللیل والنھار دائمان فی ھدم عمرہ ثم لا یحزنہ ذلک ویح ابن
آدم ما ینفع مال یزید وعمر ینقص ابوالدرداؓ نے فرمایا ہی کہ ہرایک شخص کی عقل مین فتور ہی کیونکہ جب اوسکو
دنیا زیادہ ہاتہ آتی ہی تو وہ خوش ہوتا ہی حالانکہ عمر اوسکی ہمیشہ کم ہوتی ہی اور وہ غمگین نہین ہوتا۔ افسوس ہی
ابن آدم نہین فائدہ دیتا مال جو زیادہ ہو اور عمر کم ہو۔ منبہات۔ باب الثلاثی۔ وعن عثمانؓ من ترک الدنیا
احبہ اللہ تعالی۔ عثمانؓ نے فرمایا ہی کہ جسنے چہوڑا دنیا کو دوست رکہا اوسکو اللہ نے۔ احیاء العلوم جلد ۳۔ بیان
ذم الدنیا۔ قال ابن مسعودؓ ما اصبح احد من الناس الا وھو ضیف ومالہ عاریۃ فالضیف مرتحل
والعاریۃ مردودۃ۔ ابن مسعودؓ فرماتی ہین کہ ہرایک آدمی مہمان ہی اور اوسکا مال امانت ہی پس مہمان ایک دن چل
بسیگا اور امانت مالک کی پاس واپس جاویگی۔ وقال علی کرم اللہ وجھہ فی خطبۃ اوصیکم بتقوی اللہ والترک
للدنیا التارکۃ لکم وان کنتم لا تحبون ترکھا المبلیۃ اجسامکم وانتم تریدون تجدیدھا فانما مثلکم
ومثلھا کمثل سفر سلکوا طریقًا وکانھم قد قطعوہ وافضوا الی علم فکانھم بلغوہ وکم عسی ان یجری المجری
حتی ینتھی الی الغایۃ وکم عسی ان یبقی من لہ یوم فی الدنیا وطالب حثیث یطلبہ حتی یفارقھا فلا تجزعوا
لبؤسھا وضرائھا فانہ الی انقطاع ولا تفرحوا بمتاعھا ونعمائھا فانہ الی زوال عجبت لطالب الدنیا
والموت یطلبہ وغافل ولیس بمغفول عنہ۔ حضرت علیؓ نے اپنے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ
خدا سے ڈرو اور دنیا کو ترک کرو گو تمکو اوسکا چہوڑنا اچہا معلوم نہو مگر وہ تمکو چہوڑ دیگی تم اوسکو نیا کرنا چاہتے ہو
اور وہ تمہاری جسمونکو پرانا کئی جاتی ہی تمہاری اور اوسکی مثال ایسی ہی جیسے مسافر کسی راہ مین چلین اور گویا اوسکو
طی کرلین یا پہاڑ پر پہونچین اور اوسپر مثلًا چڑہ چکین راہ تو چلتی چلتی کسی حد پر ختم ہی ہو جاتا ہی اور اکثر ایسا ہی
ہی کہ جسکی بات دنیا مین بنی ہوئی ہی موت کا جلد باز پیادہ اوسکی پیچہے ہی یہانتک کہ دنیا سے جدا ہو جاوے پس اوسکی
تکلیف و نقصان مین مضطر نہونا چاہیے کہ اخیر کو منقطع ہو جاویگی اور نہ اوسکی متاع و دولت پر خوش ہونا چاہیے
کہ وہ بہی اخیر کو جاتی رہیگی مجہی طالب دنیا سے بڑا تعجب ہی کہ وہ تو طالب دنیا ہی اور موت اوسکی طالب ہی اور غافل ہی
تعجب ہی کہ اوسکو غفلت ہی مگر اوسکی حال سے غفلت نہین کیجاویگی ÷

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین اناجیل اور قرآن شریف وغیرہ سے جو تعلیم درج ہوئی ہی ناظرین خود انصاف کرسکتے ہین کہ مذمت
جمع مال وبخل اور فضیلت انفاق فی سبیل اللہ اور ترک دنیا وطمع وغیرہ کے باب مین جسقدر قرآن شریف واحادیث

نبوی اور اقوال صحابہ مین ارشاد ہوا ہی اناجیل و نامجات مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہی۔ پس اس بارہ مین بہی بسبب کثرت تاکید اور وضاحت و تفصیل کے محمدی تعلیم ہی کو ترجیح و فوقیت حاصل ہے +

فصل سیزدہم

توکل کی فضیلت اور ترغیب مین

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۶۔ آیت ۲۵۔ مین تم سے کہتا ہون کہ اپنی زندگی کے لئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کہائینگے اور کیا پئینگے۔ ۲۶ ہوا کے پرندونکو دیکہو وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹہیون مین جمع کرتے ہین تو بہی تمہارا آسمانی باپ انکو کہلاتا ہے کیا تم اونسے بہت بہتر نہین ہو ۳۱۔ اسلئے یہہ کہکے فکر مت کرو کہ ہم کیا کہائینگے یا پئینگے۔ ۳۲ کیونکہ ان سب چیزون کی تلاش مین غیر قومین رہتی ہین اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہی کہ تم اون سب چیزون کی محتاج ہو۔ ۳۳ پر تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اوسکی راستبازی کو ڈہونڈو تو یہہ سب چیزین بہی تمہین ملینگی ۳۴ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزون کی آپ ہی فکر کر لیگا۔ آج کا دکہ آج ہی کے لئے بس ہے +

کلام حوارین۔ نامہ اول پطرس باب ۵۔ آیت ۷۔ اور اپنی ساری فکر اوسپر ڈالدو کیونکہ اوسکو تمہاری فکر ہے +

کلام الہی۔ پارہ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۲۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور ڈرو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہئے کہ ایمان والے توکل کرین۔ رکوع ۴ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور اللہ ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ پارہ قد سمع اللہ۔ سورہ تغابن رکوع ۱۔ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہین اور اللہ ہی پر چاہئے کہ ایمان والے توکل کرین۔ پارہ اتل ما اوحی۔ سورہ احزاب۔ رکوع ۱۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا اور توکل کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز۔ ایضاً سورہ عنکبوت۔ رکوع ۶۔ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ بہت اچہا ہے ثواب اون عمل کرنیوالون کا جنہون نے سختی پر صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور بہت سے جانور ہین جو نہین اوٹہاتے پہرتے اپنی روزی خدا ہی انکو اور تمکو روزی دیتا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اس موقع پر کسی نے کیا اچہا کہا ہے ؎ بست زفیض کرم ذوالجلال + مشرب ارزاق بر آب لال + شاہ و گدا روزی او میخورند + مور و ملخ قسمت از و برند۔ پارہ ومامن دابۃ۔ سورہ ہود۔ رکوع ۱۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ ہر ایک زمین مین چلنے والے کی روزی پہونچانی اللہ ہی پر ہے۔ پارہ وما ابری۔ سورہ ابراہیم۔ رکوع ۲۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ - اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور کیون ہم اللہ پر توکل نہ کرین اور بیشک اوسنے دکہائین ہمکو راہین ہماری اور ضرور ہم صبر کرینگے اوسپر جو ایذا دیتے ہو تم اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے - پارہ ۱۰ واعلموا - سورہ انفال رکوع ۶ - وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے پس بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ - سورہ طلاق - رکوع ۱ - وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا - اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کریگا اوسکے لئے اللہ راہ نکلنے کی مشکل سے اور روزی دیگا اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے پس وہ کفایت ہے اوسکو تحقیق اللہ اپنے ارادہ کو پہونچنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کے لئے اندازہ مقرر کیا ہے - تفسیر مدارک و بیضاوی مین لکہا ہے کہ ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ حضرت نے اس آیت کو چند دفعہ پڑہکر فرمایا کہ یہہ ایک ایسی آیت ہے کہ اگر سب لوگ بخوبی عمل کرین تو بیشک اونکو کفایت کرے - انہین تفسیرون مین لکہا ہے کہ اس آیت مین وجوب توکل علی اللہ اور اوسی کی طرف سب کام سونپنے کا بیان ہے کیونکہ جب معلوم ہو گیا کہ بجز تقدیر الہی کے روزی یا اور کوئی چیز حاصل نہین ہو سکتی تو تسلیم اور توکل کے سوا اور کیا باقی رہا - ولنعم ما قیل ؎ از سبہا بگذر و تقوی طلب + تا خدا روزی رساند بے سبب + حق زجائے بخشدت روزی حلال + کہ نباشد در گمان و در خیال - پارہ ۲۱ امن - سورہ نمل رکوع ۵ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ - پس توکل کر اللہ پر تحقیق تو حق ظاہر پر ہے - پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۳ - وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اللہ پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے - رکوع ۱۷ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ - پس جب کسی کام کا ارادہ محکم کرے تو پس توکل کر اللہ پر بیشک اللہ دوست رکہتا ہے توکل کرنیوالونکو - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۱۱ - فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا - پس منہہ پہیر لے منافقون سے اور بہروسہ کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کام بنانیوالا - پارہ ۱۰ واعلموا - سورہ توبہ - رکوع ۷ - قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - کہہ ہرگز نہ پہونچیگا ہمکو مگر جو لکہا اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہے کارساز ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۵ - وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا - اور توکل کر اوس زندہ پر کہ نہین مرتا اور پاکی بیان کر

اوسکی تعریف کی ساتہہ اور وہ اپنی بندون کی گناہون کی ساتہہ کافی خبردار ہی ۔ سورہ شعرا ۔ رکوع ۱۱ ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۔ اور توکل کر اوس غالب مہربان پر ۔ پارہ ۲۰ امن ۔ سورہ عنکبوت ۔ رکوع ۲ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ ۔ تحقیق جنکو پوجتی ہو اللہ کی سوا مالک نہین تمہاری روزی کی سو تم ڈہونڈہو اللہ کی یہان روزی اور اوسکی بندگی کرو ۔ پارہ ۱۱ یعتذرون ۔ سورہ توبہ ۔ رکوع ۵ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ سو اگر پہر جاوین تو کہہ کافی ہی مجکو اللہ کوئی معبود نہین مگر وہ اوسی پر مینی توکل کیا اور وہ ہی پروردگار بڑی تخت کا ۔ پارہ ۱۴ ربما ۔ سورہ نحل ۔ رکوع ۱۳ ۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ سو جب پڑہی تو قرآن تو پناہ مانگ ساتہہ اللہ کی شیطان راندہی ہوئی سی بیشک نہین ہی اوسکا غلبہ اون لوگون پر جو ایمان لائی اور اپنی پروردگار پر توکل کرتی ہین ۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت ۔ سورہ سبا ۔ رکوع ۷ ۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ جو کچھہ کہ اللہ رحمت سی کہول دیوی لوگون کی لئی پس کوئی اوسکا بند کرنیوالا نہین اور جو کچہہ کہ بند کرلیوی پس کوئی اوسکو بجز اوسکی چہوڑنیوالا نہین اور وہ غالب حکمت والا ہی ۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم ۔ سورہ زمر ۔ رکوع ۴ ۔ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ کہہ ای محمد کفار کو کیا تم دیکہتی ہو اوس چیز کو جو پوجتی ہو سوا خدا کے اگر ارادہ کری اللہ میری ضرر کا تو کیا وہ اوسکی ضرر کو کہولنی والی ہین یا ارادہ کری مجہہ پر مہربانی کا تو کیا وہ اوسکی مہربانی کو بند کرنیوالی ہین کہہ ای محمد کافی ہی مجکو اوسی پر توکل کرتی ہین سب توکل کرنیوالی +

کلام رسول مقبول ۔ مشکوۃ باب التوکل ۔ فصل ۲ ۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا ۔ رواہ الترمذی ۔ ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرو جیسا کہ حق توکل کرنیکا ہے تو تمکو ایسی روزی دیگا جیسی کہ پرندونکو دیتا ہی جو صبح کو بہوکی باہر نکلتی اور شام کو سیر ہو کر اپنی گہونسلون مین واپس آتی ہین ۔ فصل ۳ ۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ ۔ رواہ ابو نعیم ۔ ابی الدردا سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ رزق آدمی کو ڈہونڈہتا پہرتا ہی جیسی موت اوسکو

ڈہونڈہتی ہے۔ ایضاً۔ فصل ا۔ عن ابن عباس قال رسول اللہ صلعم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفاً بغیر حساب ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون۔ متفق علیہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ستر ہزار شخص میری امت سے بغیر حساب کے بہشت مین جائینگے جو منتر نہین پڑہتے اور فال و شگون نہین کیرتے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہین۔ فصل ۲۔ عن ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلعم یوماً فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد کتب اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف۔ رواہ احمد والترمذی۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مین ایکدن حضرت کے ساتہہ چلا جاتا تہا کہ آپنے مجکو فرمایا کہ ای لڑکے خدا کے حقوق نگاہ رکہہ اگر تو خدا کے حقوق نگاہ رکہیگا تو تجکو وہ سب آفتون سے بچا دیگا۔ نگاہ رکہہ تو اللہ کے حق کو پاویگا تو اوسکو اپنے سامنے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا پس اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان رکہہ کہ اگر سب لوگ اکٹہے ہوکر تجکو کچہہ نفع پہونچایا چاہین تو کچہہ نفع نہ پہونچا سکینگے مگر وہ چیز جو خدا نے تیری قسمت مین لکہی ہے اور اگر سب اکٹہے ہوکر تجکو ضرر پہونچایا چاہین تو ہرگز ضرر نہ پہونچا سکینگے مگر وہ جو خدا نے تیرے حق مین لکہدیا ہے اوٹہای گئی ہین قلمین اور سوکہہ گئے ہین نامے یعنے جو کچہہ ہونا تہا وہ تقدیر مین لکہا گیا ہے +

اقوال صحابہؓ احیاء العلوم جلد ۴۔ باب التوکل۔ قال عمرؓ لا ابالی اصبحت غنیاً او فقیراً فانی لا ادری ایھما خیر لی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ مجہے کچہہ پرواہ نہین خواہ مین غنی رہون یا فقیر کیونکہ مجہے معلوم نہین کہ توانگری و فقیری مین سے میرے حق مین کونسی بہتر ہے۔ وقیل لابی الدرداء فی مرضہ ما تشتکی قال ذنوبی قیل فما تشتہی قال مغفرۃ ربی قالوا الا ندعو لک طبیباً قال الطبیب امرضنی۔ ابو درداؓ سے حالت مرض مین کسی نے پوچہا کہ آپکو کس چیز کی شکایت ہے آپنے فرمایا کہ اپنے گناہون کی لوگون نے پوچہا کہ آپکا دل کس چیز کو چاہتا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کی مغفرت کو لوگون نے عرض کیا کہ ہم آپکے لئے طبیب بلا دین آپنے فرمایا کہ مجکو طبیب ہی نے بیمار کیا ہے یعنے خدا نے۔ ایضاً فضیلۃ التوکل۔ قال سعید بن جبیر لدغتنی عقرب فاقسمت علی امی لتسترقین فناولت الراقی یدی التی لم تلدغ وقرء الخواص قولہ تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت الخ فقال ما ینبغی للعبد بعد ھذہ الایۃ ان یلجاء الی احد غیر اللہ تعالی۔ سعید بن جبیر فرماتے ہین کہ مجکو

Marfat.com

بچہوئی کاٹا میری ماں نے مجکو قسم دلائی کہ تو جہڑ والی ہینے جہاڑ نیوالی کے ہتہ مین اپنا دہ ہتہ دیدیا جسنے نہین کاٹا تہا اور ابراہیم خواص نے یہہ آیت پڑہی و توکل علی الحی الذی لایموت آخر تک پہر فرمایا کہ بندے کو بعد اس آیت کے خدا کے سوا کسی کی طرف التجا نہ کرنی نہ چاہئے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

یہان ناظرین خود خیال کرسکتے ہین کہ توکل بر خدا کے بارہ مین جس کثرت اور صفائی سے محمدی تعلیم مین ترغیب و تاکید بیان ہوئی ہے مسیحی تعلیم مین اوسکا عشر عشیر بہی دکہائی نہین دیتا حالانکہ توکل بر خدا ایک ایسی اعلی درجہ کی تعلیم ہے جو خدا کی سچی محبت کی ایک بڑی بہاری علامت اور ایک روشن نشان ہے +

فصل چہاردہم

فضیلت صبر و شکر و تسلیم اور رضا بقضاء اللہ

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۱۱ - مبارک ہو تم جب میری واسطے تمہین لعن طعن کرین اور ستاوین اور ہر طرح کی بری باتین جہوٹ سے تمہارے حق مین کہین - ۱۲ خوش ہو اور خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا بدلہ ہے

کلام حواریین نامہ رومیان باب ۲ - آیت ۷ - اونکو جو نیکوکاری پر صبر کے ساتھہ قائم رہکر بزرگی اور عزت اور بقا کے طالب ہین ہمیشہ کی زندگی دیگا - نامہ یعقوب باب ۵ - آیت ۱۱ - دیکہو ہم اونکو جو صبر کرتے ہین نیکبخت سمجہتے ہین - نامہ اپطرس باب ۲ - آیت ۲۰ کیونکہ اگر تمنے گناہ کرکے طمانچے کہائے اور صبر کیا تو کونسا فخر ہے پر اگر نیکی کرکے دکہہ پاتے اور صبر کرتے ہو تو اسمین خدا کے نزدیک تمہاری فضیلت ہے +

کلام الہی - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۱۸ - یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ - ای ایمان والو مدد لو صبر اور نماز کے ساتھہ بیشک اللہ صبر کرنیوالون کے ساتہہ ہے - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ - اللہ دوست رکہتا ہے صبر کرنیوالونکو - پارہ ۱۲ وما من دابۃ - سورہ ہود - رکوع ۱۰ - وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ اور صبر کر پس تحقیق اللہ نیکی کرنیوالون کا ثواب ضایع نہین کرتا - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل - رکوع ۱۳ وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور ضرور ہم بدلہ دینگے اون لوگونکو جو صبر کرتے ہین ثواب اونکا ساتھہ بہتر اوس چیز کے جو کرتے تہے - پارہ ۲۳ ومالی - سورہ زمر - رکوع ۲ - اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ - ضرور صبر کرنیوالون کو اونکا بیحساب ثواب پورا دیا جاویگا - پارہ ۲۹ تبارک الذی - سورہ معارج - رکوع ۱ - فَاصْبِرْ صَبْرًا

جمیلًا پس صبر کر صبر اچھا یعنی بلا جزع و فزع - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۹ - وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ - اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بیشک یہہ ہمت کے کاموں سے ہے - پارہ واعلموا سورہ انفال رکوع ۶ - وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھہ ہے - پارہ اتل ما اوحی - سورہ عنکبوت - رکوع ۳ - وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور صبر کر اوس چیز پر جو پہونچے تجکو بیشک یہہ بڑے کامون سے ہے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۲۰ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - اے ایمان والو صبر کرو اور تہام رکھو ایکدوسرے کو اور دل لگائے رکھو عبادت مین اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم خلاصی پاؤ - پارہ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۱ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ - اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی عبادت کرتے ہو - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب بدلہ دیگا اللہ شکر کرنیوالونکو - پارہ فمن اظلم - سورہ مومن - رکوع ۷ - بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ - بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنیوالون سے ہو - پارہ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۵ - وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر اوسی کو پوجتے ہو - پارہ اتل ما اوحی - سورہ لقمان رکوع ۲ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ یہہ کہ شکر کر اللہ کا اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس وہ ضرور شکر کرتا ہے اپنی ہی جان کے فائدہ کے لئے - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۱۹ - وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمہارا تہوڑے ڈر اور بہوک اور مالون کے نقصان اور جانون کے نقصان اور پہلون کے نقصان مین اور بشارت دے اون صبر کرنیوالونکو کہ جسوقت پہونچے اونکو مصیبت تو کہتے ہین کہ ہم اللہ کے لئے ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین (یعنے جب ہم اوسی کے بندے ہین اور اُسی کیطرف ہر حالمین رجوع کرنیوالے ہین پس اگر اوسکی تقدیر پر راضی نہونگے تو وہ ہم سے کیونکر راضی ہوگا اور اگر ہم اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے اور مصیبت پر صبر کرینگے تو وہ ہمپر رحم کریگا اور اجر دیگا) وہی لوگ ہین جنپر عنایتین ہین اونکے رب کی طرف سے اور رحمت اور وہی لوگ ہدایت پانیوالے ہین - تفسیر بیضاوی مین لکہا ہے کہ صرف اس آیت کا زبان سے پڑہ دینا صبر کے واسطے کافی نہین بلکہ اسکی مطلب کو دلمین بہی بخوبی سمجہہ لے کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنے

والی ہیں اور وہ ہمکو جس حال میں رکھے اوسی پر راضی ہیں۔ تفسیر حسینی میں کلمہ انا للہ کے نیچے لکھا ہے کہ یہہ کلمہ اقرار ہے ساتھ انقیاد حکم قضا کے اور متصف ہونے ساتھ تسلیم و رضا کے۔ تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ سعید بن جبیر صحابی نے کہا ہے کہ کلمۂ استرجاع یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون اس امت کو مصیبت کے وقت قول و عمل کے لئے ایسا دیا گیا ہے کہ امم سابقہ میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید۔ رکوع ۳ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ۔ نہیں پہونچتی کوئی مصیبت زمین میں (مثل قحط و گرانی و نقصان مال و زراعت) اور نہ تمہاری جانوں میں (مثل بیماری و فقر و موت اولاد وغیرہ) مگر وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہہ بات اللہ پر آسان ہے تاکہ اوس پر غم نہ کہاؤ جو تم سے کہوئی گئی اور خوش نہو اوس چیز سے جو آئی ہے تمہارے پاس۔ پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ تغابن رکوع ۲۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ نہیں پہونچتی کوئی مصیبت مگر اذن اللہ سے اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر راہ دکہاتا ہے اوسکے دل کو صبر و ثبات کی طرف اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ تفسیر حسینی میں کلمہ یہد قلبہ کے نیچے لکھا ہے کہ جب آدمی نے جان لیا کہ یہہ سختی خدا کی مشیت سے ہے تو اوسکو جان و دل سے قبول کرتا ہے اور اوسکے عائد ہونے سے بیقرار نہیں ہوتا ہے بزرگوں نے کہا ہے کہ سختی آئینہ جمال مولی کا ہے پس آئینہ کو واسطے مشاہدہ نور جمال مولی کے دوست رکھنا چاہیئے ؎ ہرچہ از دستِ تو آید خوش بود + گر ہمہ دریای پر آتش بود + زخم گر از دستِ تو می آید بردن + گو بریزد از سینۂ من جوی خون +

کلام رسول مقبول ﷺ ترمذی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّبْرُ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز تمکو بری معلوم ہوتی ہے اوس پر صبر کرنے میں بہت خیر ہے۔ طبرانی۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ الصَّبْرُ رَجُلًا لَكَانَ كَرِيْمًا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ۔ اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو کریم ہوتا اور اللہ کو اچہے معلوم ہوتے ہیں صبر کرنیوالے۔ ایضاً۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَمُؤْمِنُوْنَ اَنْتُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا عَلَامَةُ اِيْمَانِكُمْ قَالُوْا نَشْكُرُ عَلَى الرَّخَاءِ وَنَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَنَرْضٰى بِالْقَضَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول خدا انصار پر داخل ہوئے تو اونسے پوچھا کہ تم ایماندار ہو سب چپ ہو رہے پہر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ہم ایماندار ہیں آپنے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی پہچان کیا ہے انصار نے عرض کیا کہ ارزانی

Marfat.com

پر شاکر رہتے ہیں اور مصیبت پر صابر اور حکم الٰہی پر راضی آپ نے فرمایا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی کہ ایماندار ہیں۔

طبرانی و بیہقی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُنَادِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَقُمِ الْحَمَّادُوْنَ فَتَقُوْمُ زُمْرَةٌ فَیُنْصَبُ لَهُمْ لِوَاءٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قِیْلَ وَمَنِ الْحَمَّادُوْنَ قَالَ الَّذِیْنَ یَشْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ندا ہوگی کہ بہت حمد کرنیوالے کھڑے ہوں چنانچہ ایک گروہ کھڑا ہوگا پھر انکے لئے ایک نشان کھڑا کیا جاویگا اور سیصورت سے جنت میں داخل ہونگے لوگوں نے عرض کیا کہ بہت حمد کرنیوالوں سے کون لوگ مراد ہیں آپنے فرمایا جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم جلد ۴۔ فضیلة الصبر فقد وجد فی رسالة عمر بن الخطابؓ الی ابی موسی الاشعری علیک بالصبر واعلم ان الصبر صبران احدهما افضل من الاخر الصبر فی المصیبات حسن وافضل منه الصبر عما حرم اللّٰہ تعالی واعلم ان الصبر ملاک الایمان وذلک بان التقوی افضل البر والتقوی بالصبر۔ حضرت عمرؓ نے جو خط حضرت ابو موسی اشعری کو لکھا تھا اوسمیں یہہ بھی تھا کہ اپنے اوپر صبر کو لازم کر دو اور جان لو کہ صبر کی دو قسمیں ہیں ایکدوسری سے بہتر ہے صبر کرنا مصیبتوں پر اچھا ہے مگر اوس سے افضل یہ ہے کہ جو چیز خدا نے حرام کی ہے اوس پر صبر ہو اور جان لو کہ صبر ایمان کی اصل ہے کیونکہ نیکیوں میں سے عمدہ تقوی ہے اور وہ صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وقال علی کرم اللّٰہ وجهه الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد ولا جسد لمن لا راس له ولا ایمان لمن لا صبر له۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے جسطرح کہ بدون سر کے بدن نہیں ہوتا اسیطرح جسکو صبر نہو اوسکا ایمان نہیں ہوتا۔ وقال ابو الدرداء ذروة الایمان الصبر للحکم والرضاء بالقدر۔ ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ ایمان کا کنگورہ حکم پر صبر کرنا اور تقدیر پر راضی رہنا ہے۔ ایضاً باب الرضاء بالقدر۔ وقال عمرؓ ما ابالی علی ای حال اصبحت وامسیت من شدة او رخاء۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تنگی اور فراخی میں سے جسحال میں رہوں مجکو کچھہ پرواہ نہیں ہوتی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

چونکہ انسان کے لئے دینی و دنیوی سختیوں و نرمیوں کی حالتیں صبر و شکر کرنا اور خدا کی رضا و قضا کو راضی و خوشی سے تسلیم کرنا ایک ایسا بہت بھاری ثبوت خدا کی محبت کا ہے کہ کوئی مقام و درجہ اوس سے نہیں پہونچسکتا اسلئے محمدی تعلیم میں اوسکا جس صراحت سے بیان ہوا ہے مسیحی تعلیم اوس سے بالکل ساکت ہے۔ اگرچہ حواریوں کی

لام مین صبر کے بارہ مین کچھہ کچھہ تاکید پائی جاتی ہے مگر تسلیم و رضا کی نسبت کہین نام و نشان ہی نہین پایا
یا بلکہ باوجودیکہ مسیح کفارہ ہونے کو دنیا پر تشریف لائے تھے تو بھی یہی چاہتے تھے کہ یہہ پیالہ جو مین پینے کو ہون
ل جائے اور بحالت اضطراب ایلی ایلی لما سبقتانی فرمایا جس سے اظہر من الشمس ہے کہ انجیل اعلی تعلیم سے بالکل
قاصر ہے جسکے تدارک کے لئے قرآن شریف کا نازل ہونا ازبس ضروری تھا وما علینا الا البلاغ +

تمام شد

تاریخ و تقریظ علامۃ الدہر فہامۃ العصر جناب مولوی غلام جیلانی صاحب ابو الدرجات خلف رشید جناب معلی الکل مولوی محمد عالم صاحب رئیس کھوڑی ضلع گجرات

کتاب ثمین - انیق - ادیب	لآب من الحق عند اللبیب
اصبت اذا قلت یا ناظراً	لمن یقرء السبق منہ الحبیب
لاعیاننا قرۃ ذکرہ	ویہدی بہ القلب نفس تطیب
وتباً لمن فر عن ذکرہ	ویغتم قلباً بقول الخطیب
وکیف وقد صنف الالمعی	بسعی جمیل وعزم مصیب
لہ عند رب وقار جلیل	وتفسیر من اللہ فتح قریب
فقیر المجید ینادونہ	ذکی - ذہین - خبیر - ادیب
وحید البرایا - فرید الزمان	خلیق - شریف - حسیب - نسیب
وکتب الاقاویل من فضلہ	وما یمنع احد بان یستجیب
بہا بان رجحان قرآننا	علی کلم عیسی لمن لا ینیب
وقد شاع حق لتحریرہ	لہ قدر اللہ ہذا النصیب
وقد فاق ترجیحہ عندنا	فویس لقول المعاب المریب
لان الاناجیل تملی عن	کلام النصاری لنخدع قریب
فلما فکرنا لتاریخہ	برأی مصیب وقلب مجیب

اشترنا الی عام تاریخه	بهذا الکتابَ انیقٌ ادیب ۱۲

ایضاً منہ در بحرِ دیگر

کتابٌ مُستطابٌ مُستبینٌ	کلامٌ بارعٌ - ذکرٌ مُدلِّل
علی خصمٍ دلیّ الطبعِ فوزٌ	لمن فی درسِهِ الابہیِ توغّل
کلامٌ فائقٌ قولٌ جدیدٌ	بیانٌ واضحٌ - بحثٌ مفصّل
و ترجیحٌ لقرآنِ الملیک	علی الانجیلِ بالوجهِ الکمل
و یهدی مَن تلاوةِ جزئیه عن	صراطٍ مستقیمٍ مَن تزلزل
لِما لایجحدونَ لہ کرامٌ	کلامٌ رادعٌ ممّن یُفضّل
و ہذا الفعلُ فضلٌ من الالٰہِ	لمن یعطیہِ بالکرمِ المُفضّل
اریبٌ - واحدٌ فی العصرِ مجداً ای من فضل بکرمه ۱۲	سنیٌّ النّاسِ فی الدرجاتِ اکمل
لہ ادبٌ لہ شرعٌ و سنّة	و فی ایامہ رجلٌ مُعدّل
لہ فیضٌ و برکاتٌ و لطفٌ	و مَن ربٌّ علیہ الفضلُ اقبل
و ہو لوذعیٌّ المعیٌّ	و فی دہرٍ من الاَمثالِ امثل
و ینبوعٌ لاخلاقٍ و حسنات	شریفُ القومِ - معتمدُ الافاضل
عمیدُ العصرِ فی خیرِ الرجال	حمیدُ الدہرِ خیرٌ عن اماثل
ابا الدرجات قُل فی المصرعین	لتاریخین من درکٍ محصّل
۱۲ کلامٌ رادعٌ - ذکرٌ جدیدٌ للناکبین عن الحق ۱۲	۱۲ کلامٌ فایقٌ ذکرٌ مُدلِّل

ایضاً منہ در فارسی

کتابِ مستطابِ لاجواب است	ز اسرارِ حقائق انتخاب است
کتابے نیست موجِ بحرِ تحقیق	کلامے نے کہ فرخندہ خطاب است
کشتیان رہت اطمینان و تسکین	نباشد چون ہمہ خیر و ثواب است
ابوالدرجات سالِ قولِ اقدس	۱۲ کلامِ فایق و ذکرِ صواب است

* این تاریخ آغاز انطباع کتاب است ۱۲

تاریخ از مصنف کتاب ہذا

کتابے نوشتم بتحقیق و صفت ⁂ چو الہام ربی شدہ آشکارا
کشیشان اگر درس این رانگیرند ⁂ بلا ریب یابند راہ ہدا را
ببارند گر مؤمنین زین تلاوت ⁂ ببینند در قلب نور صفا را
براانجیل ترجیح قرآن والا ⁂ چو ثابت شدہ اندرین قول بالا
بگواے فقیر محمدؐ ز سالش ⁂ براانجیل ترجیح قرآن والا

وصایا امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

منقول از متممات کتاب جامع اصول الاولیاء فی وصایا ابی حنیفۃؒ لابنہ حماد صفحہ ۲۷۸

قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ لابنہ حماد یا بنی ارشدک اللہ تعالی وایدک اوصیک بوصایا ان حفظتہا وحافظت علیہا رجوت لک السعادۃ فی دینک ان شاء اللہ تعالی اولہا مراعاۃ التقوی بحفظ جوارحک من المعاصی خوفا من اللہ تعالی والقیام باوامرہ عبودیۃ لہ تعالی والثانی ان لا تستقر علی جہل ما تحتاج الی علمہ والثالث ان لا تعیش الا مع من تحتاج الیہ فی دینک ودنیاک والرابع ان تنتصف من نفسک ولا تنتصف لہا الا لضرورۃ والخامس ان لا تعادی مسلما او ذمیا والسادس ان تقنع من اللہ بما رزقک من المال والجاہ والسابع ان تحسن التدبیر فیما ینفعک فی استغنائک عن الناس والثامن ان لا تستہین احدا من الناس علیک والتاسع ان تمنع نفسک عن الخوض فی الفضول والعاشر ان تلقی الناس مبتدئا بالسلام محسنا فی الکلام متحببا الی اہل الخیر مداریا لاہل الشر والحادی عشر ان تکثر ذکر اللہ تعالی والصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والثانی عشر ان تشتغل بسید الاستغفار وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان من قالہا حین یمسی فمات من لیلتہ دخل الجنۃ

ومن قالها حين يصبح فمات من يومه دخل الجنة وعن ابی الدرداء رضی الله عنه حين قيل له قد احترق
بيتك فقال ما احترق لكلمات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالها اول نهاره لم تصبه مصيبة حتى
يمسی ومن قالها آخر النهار لم تصبه مصيبة حتى يصبح اللهم انت ربی لا اله الا انت عليك توكلت وانت
رب العرش العظيم ماشاء الله كان ومالم يشأ لم يكن لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظيم اعلم ان الله على
كل شئ قدير وان الله قد احاط بكل شئ علما اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی ومن شر كل دابة انت
آخذ بناصيتها ان ربی على صراط مستقيم والثالث عشر ان تواظب على قرأة القرآن كل يوم وتهدی
ثوابها الى الرسول صلى الله عليه وسلم ووالديك واستاذك وسائر المسلمين والرابع عشر ان تحترز
من اعدائك اذ قد كثر فی الناس الفساد فعدوك من صديقك مستفاد والخامس عشر ان تكتم سر
وخاطرك ومذهبك والسادس عشر ان تحسن الجوار وتصبر على اذی الجار والسابع عشر ان
تتمسك بمذهب اهل السنة والجماعة وتجتنب عن اهل الجهالة وذی الضلالة والثامن عشر ان تخلص النية
فی جميع امورك وتجتهد فی اكل الحلال على كل حال والتاسع عشر ان تعتمد خمسة احاديث انتخبتها
من خمسمائة الف حديث - الاول انما الاعمال بالنيات والثانی من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه
والثالث لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه والرابع ان الحلال بيّن والحرام بيّن وبينهما امور
مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع فی الشبهات
فقد وقع فی الحرام كراع يرعى حول الحمى يوشك ان يقع فيه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله
محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب
والخامس المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والعشرون ان تكون بين الخوف والرجاء
فی حال صحتك وتموت بحسن الظن بالله تعالى وغلبة الرجاء وبقلب
سليم ان الله غفور رحيم

+ ط +

ك جن لا مذہبون کا یہہ قول ہی کہ امام ابو حنیفہؒ کو تمام عمر میں صرف سترہ احادیث ملی ہین اونہین اگر کچہہ ایمان ہی تو اونکو امام ہمدوح کا
یہہ قول پڑہکر ذرا تو شرمندہ ہونا چاہئی کہ امام صاحبؒ نے زبان مبارک سی پانچ لاکہہ احادیث کا یاد ہونا بیان کرین جنسی یہہ پانچ حدیث
اونہون نی انتخاب کین اور وہ اونکی تحقیر کی غرض سی صرف سترہ حدیث کا ملنا لوگون سی بیان کرتے ہین +

فہرست مضامین زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل

مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۲
مقدمہ امر اول۔ اناجیل مروجہ کے بیان مین	۳
انجیل متی کا بیان۔	۴
انجیل مرقس کا بیان۔	۵
انجیل لوکا کا بیان۔	″
انجیل یوحنا کا بیان۔	۶
دلیل اول اس امر کی کہ اناجیل اربعہ جنکی نام سے مشہور ہین اوسی قدیم علماء عیسائیون کا یہہ مطلب نہین کہ اونہون نے خود اونکو تصنیف کیا ہے بلکہ اس قول سے کہ یہہ متی یا مرقس یا لوکا یا یوحنا کی انجیل ہے "یہہ مراد ہے کہ یہہ آیات اون سے مروی ہین۔	۷
انجیل متی کی طرز تحریر سے ثابت ہے کہ یہہ انجیل متی نے خود تصنیف نہین کی۔ . . .	″
انجیل متی کی نسبت بہت سے عیسائی علما کا اتفاق	۸
پادری ٹھاکرداس اور پادری عمادالدین کے جوابون کا جواب۔	″
اسکاٹ صاحب کی تفسیر کے دلائل کا جواب۔	۹
انجیل یوحنا کی بھی طرز تحریر سے ثابت ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف نہین ہے۔	″
پادری عمادالدین کے جواب کی تردید۔	۱۰

مضمون	صفحہ
جسطرح حواریون سے بیانات سنکر انجیل لوکا لکھی گئی ہے اسیطرح بقول لوکا دیگر اناجیل بھی لکھی گئی ہین	۱۱
جسطرح اہل اسلام کی احادیث کی سند صحیح اور متصل آنحضرت تک پہونچتی ہے اسطرح سے اناجیل اربعہ کو اونکے منسوبین سے تصنیف ہونیکی کوئی سند متصل عیسائیون کے پاس نہین ہے . .	″
صاحب کتاب طلوع آفتاب صداقت اور صاحب اظہار عیسوی کی پیش کردہ سند کا جواب . . .	۱۲
دوسو سال سنہ عیسوی تک اناجیل کی نسبت ایسی کوئی پختہ شہادت پائی نہین جاتی جس سے ثابت ہوسکے کہ اناجیل مروجہ جن جن کیطرف منسوب ہین دراصل اونہین کی تصنیف ہین۔	۱۵
پادری عمادالدین کے جواب کی تردید۔	″
الہامی وغیر الہامی کتب کی تفریق وتمیز مین متقدمین عیسائیون کا ایک طرفہ قاعدہ۔	۱۶
کتب مقدسہ کی نسبت عیسائی کونسلون یعنے اجماع کی کارروائیون کا بیان۔ . . .	۱۷
دلیل دوم اناجیل مروجہ کے غیر الہامی ہونے کی۔	۱۸
دلیل سوم ایضاً ایضاً۔	″
حواریون ومصنفین اناجیل کا چال چلن۔	″

Marfat.com

مضمون	صفحہ
اناجیل مروجہ کے خلاف واقع بیانات۔	۲۰
دلیل چہارم اناجیل مروجہ کے غیر الہامی ہونیکی۔	۲۴
اناجیل کے بیانات مین ایکدوسرے سے اختلاف۔	؍؍
پولوس و دیگر حواریون کے نامجات وغیرہ کا بیان۔	۲۷
پولوس وغیرہ کے نامجات کو سب عیسائی نہین مانتے۔	۲۸
پادری عماد الدین کے جواب کی تردید۔	؍؍
پولوس کی اکثر تعلیم مندرجہ نامجات برخلاف توریت اور تعلیم مسیح ہے۔	۲۹
لوتھر وغیرہ پیشوا عیسائیون کے اقوال نسبت توریت و حضرت موسیٰؑ۔	۳۲
امر دوم - اناجیل غیر مروجہ کے بیان مین۔	۳۳
اناجیل اربعہ مروجہ کا بیان حالات و احکام مین بہ نسبت ایکدوسرے کے ناقص و غیر مکمل ہونا۔	۳۵
بقول مفسرین انجیل صرف یوحنا ہی کا اپنی انجیل مین مسئلہ الوہیت مسیح کو بیان کرنا جو دیگر تینون انجیلون سے رہ گیا تہا۔	۳۸
اناجیل غیر مروجہ کا بعض بیانات مین قرآن شریف سے مطابق ہو	۳۹
پولوس [illegible] کارروائیون کا بیان۔ . .	؍؍
انجیل برناباس مین حضرت محمد رسول اللہؐ کے آنے کی [illegible] پیشین گوئی کا بیان۔	۴۱
انجیل برناباس [illegible]	۴۲
امر سوم - نبی آخر الزمانؐ و قرآن کی خبر [illegible]	۴۷
امر چہارم تعلیم محمدی کی عمدگی پر محققین مسیحیون کی شہادت۔	۵۰
امر پنجم اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین اہل اسلام کی کونسی کتاب پیش کیجا سکتی ہے۔	۵۳
فصل ۱ - عزت والدین اور پرورش اولاد۔	۵۸
فصل ۲ - فضیلت صدق اور مذمت کذب۔	۶۳
فصل ۳ - جرائم متعلقہ زبان۔	۶۸
فصل ۴ - مذمت گناہ اور ترغیب تاکید نیکی۔	۷۹
فصل ۵ - روزمرہ کا دینی و دنیوی برتاؤ۔	۸۷
فصل ۶ - عورت مرد کی معاشرت اور پردہ کا بیان۔	۹۴
فصل ۷ - احسان باقربا و ہمسایہ و یتیمان و بیوگان و غلامان و مسافران و قیدیان و غربا و خدمت آقا وغیرہ	۱۰۲
فصل ۸ - فضیلت نرم مزاجی و رحمدلی و فروتنی و حسن خلق اور مذمت تکبر و غرور۔	۱۱۰
فصل ۹ - فضیلت کظم غیظ و حلم و رحم و عفو تقصیرات اور مذمت غضب و حقد و حسد۔	۱۱۸
فصل ۱۰ - محبت خدا و رسول و مومنین و ذکر و حمد و تسبیح۔	۱۳۲
فصل ۱۱ - ریا کی مذمت اور اخلاص کی ترغیب و تاکید	۱۴۰
فصل ۱۲ - مذمت ذخیرہ مال و بخل اور ترغیب انفاق۔	۱۴۹
فصل ۱۳ - فضیلت توکل بر خدا۔	۱۵۷
فصل ۱۴ - فضیلت صبر و شکر و تسلیم و رضا بالقضاء۔	۱۶۱

انتباہ - کوئی صاحب اس کتاب کو بغیر اجازت مصنف طبع کرانے کا مجاز نہین۔